سلسلہ تصوف نمبر ۳

اردو ترجمہ کتاب

شمس العارفین

از

تصنیف لطیف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سراج مشتاقان غوثیہ فخر خاندان آستانہ قادریہ فنافی الہو حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز

جسے

اللہ والے کی قومی دکان کے مالک ملک چنن الدین خلف ملک فضل الدین ککے زئی نقشبندی مجددی

تاجر کتب

کوچہ ککے زیاں — منزل نقشبندیہ — بازار کشمیری

لاہور نے

بصرف زرکثیر بامحاورہ اردو ترجمہ کرا کر نہایت صحت و صفائی کے ساتھ

مشہور عالم الحمرا پرنٹنگ پریس پنڈت رگھناتھ منیجر کے اہتمام سے چھپوائے

بیرون شیرانوالہ دروازہ

اُردو ترجمہ کتاب

شمس العارفین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شکر ہے پاک پروردگار کا جس نے عارفوں کے دلوں کو ہدایت اور خدا شناسی کے نور سے منوّر کیا اور صادقوں کے سینوں کو صدق اور یقین سے کھولا اور درود اور سلام ہو اُس کے رسول محمد نبی آخر الزمان اور اس کی آل اور اُس کے اصحاب پر جو صاحب مغفرت و رضوان ہیں۔ اب میں مدد الٰہی سے اس رسالے کا بیان شروع کرتا ہوں۔ جو مفصلہ ذیل کتابوں سے منتخب کیا گیا ہے۔ کلید التوحید۔ قرب دیدار۔ مجموع الفضل۔ عقل بیدار۔ جامع الاسرار۔ نور الہدیٰ۔ عین النما اور فضل اللقاء۔ جو کہ ہمارے شیخ سلطان ہُو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات ہیں۔ یہ کتاب علم تصوّف اور صاحب احسان خدا کی طرف پہنچنے کے بارے میں قادری رح طریقہ کے موافق لکھی گئی ہے۔ اور اس کا نام شمس العارفین رکھا گیا۔ اور مشکل کشا اور حضور نما اس کو خطاب دیا گیا ہے۔

باب اوّل۔ اس کتاب پر عمل کرنے اور اس کے پڑھنے کی فضیلتوں کے بارے میں۔

باب دوم۔ ذکر اور فکر کے شروع کرنے اور تصوّر کی ترتیب اور وجودی مشق۔ اور

اس کے مقامات اور ایسے سیاہ دِل کا علاج جس میں اسم اللہ کی تاثیر نہ ہو
حالات کے بیان میں ۔

باب سوم ۔ مکاشفہ اور مراقبہ اور اُن کے حالات کے بیان میں ۔

باب چہارم ۔ فنافی الشیخ اور فنافی الرسولؐ اور فنافی اللہ تعالےٰ کے بیان میں ۔

باب پنجم ۔ مجلس محمدیؐ میں ملازم اور مشرف ہونے اور اس کی فضیلت کے بیان میں ۔

باب ششم ۔ اہل قبور پر دعوت پڑھنے کی ترتیب کے بارے میں جو سب دعوتوں سے افضل اور اولیٰ ہے ۔

باب ہفتم ۔ متفرقات ۔

واضح رہے کہ قادری مرید پر عین فرض ہے کہ پہلے اس رسالے کو شروع سے اخیر تک مطالعہ کر کے طریقے کی تحقیق کرے اور بعد ازاں باطن میں توفیق سے حق میں مشغول ہو جائے ۔ اور جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے بندے کو اپنی عبادت اور معرفت کے لئے پیدا کیا ہے ۔ جیساکہ خود فرماتا ہے " وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ " (خدا نے جنوں اور انسانوں کو محض اس واسطے پیدا کیا ہے ۔ کہ وہ اُس کی عبادت کریں یعنی اُسے پہچانیں) ۔

باب اوّل

اس کتاب کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی فضیلتوں کے بارے میں

اگر کسی شخص کا نفس سرکش ہو ۔ اور اس کے دل میں شیطان کے موافق اور خدا کے مخالف خواہشیں پیدا ہوتی ہوں ۔ اور کسی علاج سے گناہوں سے باز نہ رہے اور ہرگز خدا کی طرف نہ لوٹے ۔ اور مُردہ دِل زیادتی غفلت کے

باعث شیطانی قید میں ہو۔ اور زندہ نہ ہوتا ہو۔ اور اسم اللہ کی تاثیر دل میں پیدا نہ ہوتی ہو۔ اور غریب اور مظلوم اور عاجز اور پریشان اور دنیا دی روزگار سے ہلاک ہو۔ اور مالدار اور مستقیم الاحوال نہ ہو۔ اور قدرت اور طاقت نہ رکھتا ہو۔ اور فاقہ اور فقر میں بسر کرتا ہو۔ اس کو چاہیئے کہ اس کتاب سے جس میں تمام دینی و دنیوی خزانے موجود ہیں۔ ہر ایک ظاہری اور باطنی خزانے کو لے۔ اور مطالعہ کرے۔ تو خلقت اس کی خادم ہو جائے گی۔ اور اس سے ہر ایک قسم کا مطلب حاصل ہو گا۔ اور تمام الہی خزانے اس کے ہاتھ لگیں گے۔ اور علم تصوف اور تصدیق تحقیقی کے طریقے کھل جائیں گے۔ جو شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے۔ اور اس پر عمل کرے وہ عارف باللہ اور صاحب توفیق ہو جاتا ہے۔ اور ہمیشہ مجلس محمدی میں اُسے حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اور تمام اولیاء اور انبیاء کے ارواح اُس سے ملاقات کرتے ہیں۔ اور کوئی ظاہر اور پوشیدہ چیز اس سے چھپی نہیں رہتی۔ اور یہ طریقہ محمدی اور عطائے الہی اور فضل خداوندی محقق ہے۔ اس کتاب میں ابتدا اور انتہا کے سارے طریقے مندرج ہیں۔ اگر پڑھے تو عالم فاضل ہو جاتا ہے۔ اور صاحب تفسیر اس سے چار علم حاصل کر سکتا ہے۔ علم کیمیا، اکسیر۔ علم دعوت اور تکسیر علم ذکر الہی اور روشن ضمیری۔ اور علم استغراق اور تاثیر صاحب نظر بر نفس اسیر۔

یہ کتاب سچے مریدوں۔ اور تصدیق کے طالبوں۔ اور تحقیق کے عارفوں۔ اور واصلانِ حق۔ اور با توفیق علماء اور فنا فی اللہ فقراء کے لئے جو دریائے عمیق وحدت میں غرق ہوں کسوٹی کا کام دیتی ہے۔ جس نے

اس کتاب سے اسم اعظم اور بے رنج خزانہ حاصل کیا۔ سوال اس کی گردن پر وبال ہے ٭

اور علم پر تصرف حاصل ہونا اس بات کا نام ہے۔ کہ اگر وہ ان مراتب پر پہنچ گیا ہو۔ تو فرش سے لے کر عرش تک ستر ہزار مرتبے سب اُس پر روشن اور واضح ہو جائیں۔ اور لوح محفوظ اُس کی ظاہری آنکھ کے مطالعہ میں رہے اور اس کی نگاہ سے مٹی چاندی اور سونا بن جائے۔ اور ماضی حال اور مستقبل کے حالات کشف و کرامت سے معلوم ہو جائیں۔ اور قبروں پر جائے تو اہل قبور فوراً حاضر ہو جائیں۔ اور اگر خشک درخت کی طرف نگاہ کرے۔ تو فوراً سرسبز ہو کر اُسی وقت شگوفہ نکالے۔ اور پکا میوہ کھانے کے لائق اُس میں لگ جائے۔ اور اگر زمین سے پانی طلب کرے۔ تو زمین اُسے پانی دے دے اور اگر آسمان کی طرف دیکھے۔ تو اسی وقت بادل چھا جائے۔ اور حسب خواہش مینہ برسنے لگے۔ اور اگر پانی کی طرف دیکھے تو سارا گھی بن جائے۔ اور اگر ریت کی طرف دیکھے تو شکر بن جائے وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ مراتب فقیر محمدی سے کچھ بعید نہیں۔ اور مرشد اور پیر ایسا صاحب نظر چاہیئے۔ جیسا کہ میرے پیر شیخ محی الدین رضؓ ہیں۔ جنہوں نے ہزارہا مریدوں کو ایک ہی نظر میں بعض کو تو الا اللہ کی معرفت میں غرق کر دیا۔ اور بعض کو محمدی حضوری عنایت کی۔ ایسا گنج بخش پیر چاہیئے۔ جو کہ بغیر ریاضت اور تکلیف کے نظر ہی سے دل کو ذکر الٰہی سے چاک کر دے۔ اور نفس کو ہلاک کرے۔ اور روح کو رحمان کے موافق اور شیطان کے مخالف کرے۔ اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آئے اور شیخ محی الدین رضؓ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی جناب میں رجوع کرے اور کہے "اَحْضَرُ وَیَا مَلِکُ اَلَّھُمَّ قُدُّوْسُ الْقُدُّسِ وَالْحَیُّ وَالْحَقُّ" اور تین مرتبہ کلمہ طیب کی ضرب دل پر پہنچائے

تو پیر صاحب تشریف لے آتے ہیں۔ اور آواز دیتے ہیں۔ اور اس مشکل کو حل کرتے ہیں۔ جو صاحب عقل اور دانش ہے وہ جانتا ہے۔ کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کے حکم اور اُس کی نظر رحمت اور محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے لکھی گئی ہے +

سالک کو چاہیئے کہ پہلے کامل مرشد کو جو عالم۔ عامل۔ صاحب شریعت اور قادریہ سروری ہو تلاش کرے اور اس سے وسعت بیعت کرے۔ پھر سلوک کی راہ میں قدم رکھے۔ کیونکہ قادری طریقے کی ابتدا کو بھی کسی طریقے کی انتہا نہیں پہنچ سکتی۔ خواہ ساری عمر ریاضت میں پتھر پر سر مارا کرے۔ قادری مرشد جامع اور مجمل ہے اور اسی کا ظاہر و باطن ذکر و فکر میں مشغول ہوتا ہے۔ اور قادری طریقہ میں الاالله کی معرفت کی ظاہری اور باطنی قرب اور مجلس نبوی کی حضوری حاصل ہوتی ہے اور زندگی میں کفر اور شرک سے نجات پا کر عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ اور محبوب ربانی پیر دستگیر حضرت شاہ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت اور برکتوں سے مشرف ہوتا ہے۔ چنانچہ ہر روز آپ پانچ ہزار مریدوں کو معرفت میں مشاہدہ اور واحدانیت کے نور میں غرق کرتے۔ ان میں سے تین ہزار کو" اذا تم الفقر فھو اللہ" کے مرتبے پر پہنچا دیتے۔ اور دو ہزار مجلس محمدی میں پہنچاتے تھے یہی طریقہ اسم اللہ کے حاضرات کی باطنی توجہ اور حضوری سے کلمہ طیب کا ذکر ضربی اور ذوق اور تصور اور تصرف کی سخاوت قادری طریقہ میں ایک سے دوسرے کو قیامت تک پہنچتی رہیگی۔ اور آفتاب کی طرح دونوں جہان میں اس کی روشنی چمکتی رہیگی۔ اور اس سے فیض حاصل ہوتا رہے گا ؎

کیمیا گنج مفلس را نمود ہر کرا عقل ہست حاصل کسوز دو

باہُو نے کیمیا کا خزانہ مفلس کو دکھا دیا ہے — جس کو عقل ہو گی وہ جلدی حاصل کر لے گا

اسمِ اعظم انتہا باہُو بود — وِرد باہُو روز شب باہُو بود

اسمِ اعظم ہُو سے ختم ہوتا ہے — باہُو کا ورد دن رات ہُو کے ساتھ ہے

کور چشمے کے بہ بیند آفتاب — کور را از آفتابش صد حجاب

اندھی آنکھ آفتاب کو کب دیکھ سکتی ہے — اندھے کو اس کے آفتاب سے سو پردے ہیں

واضح رہے کہ جو قادری ہو کر کسی دوسرے صاحب طریقہ سے رجوع کریگا۔ وہ بے برکت اور گنہگار ہوگا۔ اور اس کے مراتب سلب کئے جائینگے۔ لیکن سالک کو مرشد پکڑنا ضروری ہے۔ جو شغل مرشد کی رہنمائی کے بغیر کیا جائے اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ ورنہ ہی سالک اس سے کسی مرتبے پر پہنچتا ہے جیساکہ اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ" (اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو) اور حدیث نبویؐ میں ہے "اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ" (پہلے رفیق تلاش کرو پھر رستہ چلو)۔ اگر قادری کامل مرشد نہ مل سکے۔ تو لازم ہے کہ دن رات اس کتاب کا مطالعہ رکھے۔ اور اخلاص سے پڑھے اور یقین صادق رکھے۔ تو اُسے مجلس محمدی حاصل ہو جائے گی۔ اور جلدی ہی اس پر اسرار الہٰی منکشف ہونگے۔ اور زمین آسمان کی کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہیں رہیگی اس کتاب کے پڑھنے والا عارف حق اور رہنمائے خلق ہو جاتا ہے۔ اور جو محتاج اسے پڑھے وہ اولیائے لایحتاج میں سے ہو جاتا ہے۔ اور اگر مفلس پڑھے تو غنی ہو جاتا ہے۔ اور اگر پریشان پڑھے تو صاحب جمعیت ہو جاتا ہے۔ جو شخص اس کتاب کو ابتداء سے انتہا تک پڑھیگا۔ اس کو بیعت کی ضرورت نہ رہیگی۔ اگر صاحب رجعت پڑھیگا تو رجعت سے خلاص ہوگا۔ اگر مردہ دل

پڑھے گا۔ تو زندہ دل ہو جائے گا۔ تو حیّ قیوم کے احوالات کے علوم کو پہنچ جائیگا اور ماضی حال اور مستقبل کے حالات معلوم کر سکے گا۔

اصل یقین است یقین باز کن — محرم اسرار شو بے کن زکن

یقین ہی جڑ ہے۔ تو یقین کر — اور محرم اسرار بن کے ہو جا

اصل یقین است یقین گر شود — کار تو از ہفت فلک بگذرد

یقین ہی اصل ہے اگر تجھے یقین آجائے — تو تیرا کام ساتوں آسمانوں سے بڑھ جائے

مطلب یہ ہے کہ مرشد کامل کو چاہیئے کہ طالب اللہ کو پہلے اسم اللہ کا تصور شروع کرا کے فنا فی اللہ کے مراتب کو پہنچا دے۔ اور مشاہدہ تک پہنچا دے۔ تاکہ طالب اللہ کو چلے یا ریاضت کی حاجت نہ رہے۔ اہل حضور لایحتاج کو اس بات کی احتیاج نہیں کہ ورد وظائف میں مشغول ہو۔ انسان ہرگز نفس اور شیطان کی قید سے رہا نہیں ہوتا۔ اور اُس کا دل دُنیا سے سرد نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ کامل مرشد نہ پکڑے۔ اور اسم اللہ ذاتی کے برکات میں مشغول نہ ہو جائے۔ اور اسم ذاتی کے تصور سے ربوبیت کے ذکر میں غرق نہ ہو جائے۔ طالب اللہ کو ہر منصب نور حضور سے دکھائی دیتا ہے۔ اور ظاہر و باطن میں لوح محفوظ اس کے ضمیر میں رہتی ہے۔ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ کے کلمہ کے تصور کے حاضرات سے پاک ذکر اُسے نصیب ہوتا ہے۔ اور یہ طالب اللہ کو دونوں جہان میں بہرہ ور بناتا ہے۔ کامل مرشد صادق طالب کے لئے ان سات چابیوں سے ساتوں قفل حاضرات کے کھولتا ہے۔ اور ایکدم ایکقدم سے طالبوں کو دونوں جہان کے مقصود دکھا دیتا ہے۔ اور مرشد کامل قادری سروری جامع اور مجموع الفضل مندرجہ ذیل تصرف اور مراتب بغیر ریاضت اور تکلیف اٹھانے کے دے سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔ ظاہری۔ باطنی ازلی

کے تفرقات جو ایک
ابدی۔ دنیا۔ عقبیٰ۔ غرق۔ فنا فی اللہ اور توحید معرفت کے تفرقات جو ایک
دوسرے سے اعلیٰ اور بڑھ کر ہیں ۔
واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان فقیروں کو جو اسم اللہ کے حاضرات کے
صاحب ہیں۔ یہ قوت عطا کی ہے۔ کہ اگر وہ چاہیں۔ تو غیب الغیب کے مؤکل اور
علم کیمیا کے مؤکل سنگ پارس کو جو لوہے کو سونا بنا دیتا ہے لاکر اُسے دے
سکتے ہیں۔ لیکن وہ اہل اللہ و فقرا جو ہمیشہ ظاہر میں غنی دل اور باطن میں مجلس
نبوی میں ہوتے ہیں۔ وہ مؤکلوں کے مراتب اور قوم جن اور کیمیا اور سنگ پارس
کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ اگرچہ وہ فقر و فاقہ سے خونِ جگر کھاتے ہوں
کیونکہ دنیا لعنتی ہے ۔
سنو! ایک دفعہ صحابیوں اور یاروں نے رسول صلعم سے پوچھا کہ یا حضرتؐ
وہ کونسی اچھی چیز ہے جس سے دُنیا اور آخرت میں قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔
اور وہ کونسی بُری چیز ہے جس کے ذریعے دُنیا اور عاقبت میں خدا سے دوری
حاصل ہوتی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ معرفت الٰہی اور فقیروں کا دوست رکھنا
یہ دونوں نعمتیں دونوں جہان میں سرفرازی اور فخر کا باعث ہیں اور دنیا کی طرف نہ دیکھ
لیکن حقارت کی نظر سے کیونکہ یہ شیطان کی مطیع ہے ۔
اے عزیز! جب تک اسم اللہ ذات کی مشق کی آگ نہ جلے۔ نفاق باہر
نہیں نکلتا۔ اور نہ ہی دل کا زنگار دُور ہوتا ہے۔ اور بغیر ذکر کے دل زندہ نہیں
ہوتا۔ اور نہ ہی نفس مرتا ہے۔ خواہ ساری عمر ہی کیوں نہ تلاوت قرآن اور مسائل
فقہ میں خرچ کی جائے۔ اور خواہ کتنا ہی زہد اور ریاضت کرنے سے پیٹھ کُبڑی
ہو جائے۔ اور بال کی طرح باریک ہو جائے۔ دل کی سیاہی اُسی طرح
رہتی ہے۔ اور اسم اللہ کے تصوّر کی مشق بغیر کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اگرچہ

ریاضت کا سر تجربہ کیوں نہ کیے اور اسم اللہ کے تصور کی مشق کرنے والا ان مرغوب مراتب کا بے مشقت معشوق اور بے محنت محبوب حاصل کر لیتا ہے اگر زمین کو طے کرنا چاہے تو آدھے قدم میں طے کر سکتا ہے اور وہ پانچوں وقت کی نماز باجماعت کعبہ میں پڑھتا ہے۔ اور ہمیشہ حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت میں رہتا ہے اور علم کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور حضرت آدم سے لے کر خاتم النبیین صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ اور خاتم النبیین سے لے کر قیامت تک کے تمام صوفیاء اور اولیاء اللہ اور صاحب مرتبہ اشخاص اور مومن مسلمانوں کے ارواح کے ساتھ مصافحہ ملاقات اور مجالس کرتا ہے۔ اور ہر ایک درج کا نام جانتا ہے۔ اور اسے پہچانتا ہے۔ اور روئے زمین پر جس قدر صاحب ورد و وظائف اور اہل دعوت اور حافظ اور تلاوت قرآن جو دن رات باطہارت پڑھتے ہیں۔ یا وہ شخص جو ساری دنیا کو قبضے میں لا کر دن رات فی سبیل اللہ خرچ کرے۔ اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔ ان سب چیزوں سے بڑھ کر اسم اللہ کے تصور کے تصرف میں غرق ہونا اور مجلس سرور کائنات میں مشرف ہونا ہے ؟

جاننا چاہئے کہ انسان کو کسی دم یاد الٰہی سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ حدیث میں آیا ہے اَنْفَاسٌ مَعْدُوْدَۃٌ کُلُّ نَفَسٍ یَخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ مَیِّتٌ (گنتی کے سانس ہیں۔ اور جو بغیر یاد الٰہی نکلتا ہے۔ وہ مردہ ہے) ؎

ہر کہ دیوانہ شود با ذکر حق	زیر پائش عرش کرسی ہر طبق
جو ذکر حق کا دیوانہ ہو۔	اسکے پاؤں کے نیچے عرش کرسی اور طبقہ ہوتا ہے
ہر کہ غافل سے شود ذکر خدا	نفس او فربہ شود کفر از ریا
جو یاد الٰہی سے غافل ہو	اسکا نفس موٹا تازہ اور ریا کفر بڑھ جاتا ہے

باب دوم

ذکر کے شروع کرنے کے بیان میں

واضح رہے کہ مرشد کامل کا پہلا فرض یہ ہے۔ کہ طالب کو خوف ورجا اور کشف قبور اور مجلس محمدی کے مقام کا مشاہدہ کرائے۔ اور بعد ازاں اُسے علم معرفت تلقین کرے۔ چنانچہ پہلے اُسے ذکر۔ فکر۔ مراقبہ۔ اور ورد و وظائف میں ہرگز مشغول نہ کرے۔ پہلے اسے صرف اسم اللہ کا تصوّر سکھائے۔ کیونکہ اس تصوّر سے باطن معمور ہوتا ہے۔ اور مرشد کامل کو چاہیئے۔ کہ پہلے اسم اللہ خوشخط لکھ کر طالب اللہ کے ہاتھ دے اور کہے۔ اے طالب! اسم اللہ دل پر لکھ۔ جب طالب دل پر لکھ لیوے۔ اور دل پر نقش جم جائے۔ اور قرار پکڑ جائے۔ تو طالب کو کہے۔ کہ اے طالب! اسم اللہ کے حرفوں سے آفتاب کی طرح نور نکلتا ہے! اور یہ کہ دل کے گرد ملک لایزال اور میدان جو کہ چودہ طبقوں سے وسیع ہے! اور اس میدان میں دل کالے دانے کی مانند ہے اور اس میدان میں ایک روضہ ہے جو طالب کو نظر آتا ہے! اور اس روضہ کے دروازوں پر کلمہ طیّب کا قفل ہے۔ یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہ جس کی چابی اسم اللہ ہے۔ اور جب وہ اسم اللہ کو پڑھے اور قفل کھل جائے اور طالب اندر آجائے۔ تو وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس عظیم کو دیکھیگا۔ جس میں آنحضرت کو معہ اصحاب کبار دیکھیگا۔ اور اللہ تعالےٰ کے حکم سے اور مرشد کامل کی عنایت سے قرب حبیبؐ حاصل ہوگا۔ اور اگر کوئی چاہے کہ دل کو جو شیطانی وسوسوں اور نفسانی توہمات اور خطرات کے سبب سیاہ

اور مردہ اور پژمردہ ہوگیا ہو۔ اُسے درست کرے۔ تو مرشد کامل کو چاہیئے
کہ اسم اللہ کے تصور کا حکم کرے۔ اور اسم اللہ اور کلمہ طیب کے حروف
فکر اور توجہ سے طالب کے دل کے گرد لکھے ان کے لکھنے سے سر سے پاؤں
تک نوروں کی آگ پروردگار کے دیدار کی معرفت کے قرب سے بھڑک اٹھیگی اور
تمام توہمات وغیرہ جل جائیں گے۔ اور اس کے بعد طالب حقیقی مسلمان صفات القلب
اور تصدیق الیقین ہو جائیگا۔ اور جو توحید دیدار میں غرق ہو۔ وہ کفر اور شرک سے
بیزار ہوتا ہے +

اے میری جان تیرے بائیں پہلو میں نفس کا مقام ہے۔ اور تیرے دائیں
پہلو میں شیطان کا مقام ہے۔ اور دونوں دشمنوں سے جنگ ضرور شروع
ہوگی۔ پس جو شخص دو ایسے دشمن پہلو میں زخم تیر کی طرح اندرون خوار رکھتا ہو
اُسے خواب وخوش سے کیا سروکار۔ اے دانا اب تو ہر وقت خبردار رہ
کیونکہ زحمت اور موت کا کیا اعتبار ہے۔ کہ کس وقت آجائے۔ پس طالب
کو مناسب ہے۔ کہ اسم اللہ کے تصور میں مشغول رہے۔ اور اس سے
اسم اللہ کے حروف سے انوار کی تجلی کا شعلہ پیدا ہوگا۔ اور ان انوار میں
غرق ہوکر پروردگار کے دیدار سے ایسا مشرف ہوگا کہ نہ اُسے بہشت
کی خواہش نہ دوزخ کا ڈر ہوگا۔ اور ایمان خوف اور امید کے درمیان واقع ہے +

جب فقیر اسم اللہ کی مشق میں مشغول ہوتا ہے تو اس کے بدن کا ہر بال
زبان کھولتا ہے۔ اور جوش میں آکر اللہ اللہ کہتا ہے۔ اور اس کا دل نعرہ مار
کر ھُو ھُو ھُو پکارتا ہے۔ اور رُوح ھُو الحق ھُو الحق کی فریاد کرتی ہے۔ اور نفس
اس ورد میں مشغول ہوتا ہے "رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا" اور اسم اللہ
کے وجود کی مشق محبوبی اور معشوقی مرتبہ رکھتا ہے۔ انسان کے

وجود میں دو دم ہیں۔ ایک وہ جو اندر جاتا ہے۔ دوسرا وہ جو باہر آتا ہے۔
ان دموں پر دو فرشتے مؤکل ہیں۔ جب انسان اندر کی طرف دم لیتا ہے
تو مؤکل اللہ تعالےٰ کے حضور میں عرض کرتا ہے۔ کہ پروردگار میں اندر
دم قبض کروں۔ یا پھر باہر جانے دوں۔ اور دم جب باہر آتا ہے۔ تو بھی یہی
عرض کرتا ہے؁

اور وہ دم جو اسم اللہ کے تصور سے باہر نکلتا ہے وہ نورانی صورت میں درگاہ
الٰہی میں چلا جاتا ہے۔ اور مثل موتی کے ہو جاتا ہے۔ کہ جس کی قیمت کا مقابلہ دونوں
جہان کا اسباب بھی نہیں کر سکتا۔ اور وہ بے بہا موتی ہے۔ اسی واسطے فقیروں کو
اللہ کا خزانچی کہتے ہیں۔ اللہ بس باقی ہوس؁

طالب کو چاہئے کہ اوّل وضو کرے اور کپڑا پاک پہنکر خالی جگہ میں قبلہ
کی طرف منہ کر کے قعدہ کی صورت بیٹھے۔ جب اسم اللہ کا شغل کرنا چاہے۔ تو
دونو آنکھیں بند کر کے مراقبہ کرے۔ اور اسم اللہ کا تفکر کرے۔ لیکن شروع
کرنے سے پیشتر شیطان کے ظاہری اور باطنی راستے بند کرے اور نفسانیت
کے خطرے کو اپنے سے دور کرے۔ پہلے تین مرتبہ آیتہ الکرسی پڑھے پھر
تین مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اور تین مرتبہ درود اور تین مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن
رَّبٍّ الرَّحِیْمٍ ط اور تین بار چاروں قل۔ اور تین مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور تین
مرتبہ سبحان اللہ اور بعد میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے۔ اور پھر ہزار
مرتبہ استغفار پڑھے اور تین تین مرتبہ کلمہ شہادت اور کلمہ طیب پڑھے۔ اور
اپنے بدن پر پھونکے۔ پھر اسم اللہ کا تصوّر شروع کرے۔ تفکر سے اسم اللہ
دل پر لکھے۔ اس کی تاثیر سے سینہ صفائی پکڑتا جائیگا۔ اور خناس لعین مرجائیگا
پھر آنکھ میں تصوّر کرے اور پھر پرواز کر کے اس وسیع میدان میں

جو دل کے گرد سے جاتے۔ اور مجلس محمدی میں داخل ہو جاتے۔ اس وقت لاحول اور سبحان اللہ اور درود پڑھے تاکہ مجلس سے نام ہو کر اسے دم ہے تصور یہ خاص محمدی مجلس ہے۔ اور شیطان کو یہ طاقت نہیں کہ یہاں آسکے۔ پھر طالب اس کے سچا جھوٹا ہونے میں تحقیق کرے معائنہ تحقیق کرنا اس طرح پر ہے کہ دل کے گرداگرد چار میدان ہیں۔ میدان ازل کا مشاہدہ۔ میدان ابد کا مشاہدہ۔ عرش سے فرش تک کے طبقات کے میدان کا مشاہدہ۔ اور عقبیٰ کے میدان کا مشاہدہ۔ دل میں قلب اور قلب میں سر ہے اور سر میں مشاہدہ نورِ حضور معرفت۔ وہاں پروردگار کا دیدار ہوتا ہے۔ کامل مرشد طالب صادق کو پہلے ہی دن مشاہدہ دل کے مرتبے پر پہنچا دیتا ہے۔ اور ناقص مرشد دن رات چلوں اور ریاضتوں میں مشغول رکھتا ہے۔ اور تب کہیں جاکر دل کی صورت نظر آتی ہے۔ کامل مرشد دل کا میدان کھول دیتا ہے اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قفل یا فتاح کی چابی سے کھول دیتا ہے اور اس کے بعد اسم اللہ اور اسم محمدؐ کا تصور کراتا ہے اور پھر توحید الٰہی کے دریا میں غوطہ دیتا ہے۔ اور ذکر اللہ کی تجلیات میں غرق کر دیتا ہے اور پھر اسے اپنے آپ کی سدھ بدھ نہیں ہوتی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ" ٹھیک اس کی بھی یہی حالت ہو جاتی ہے۔ وہ دونو اسم شریف یہ ہیں:

اللہ
محمد

واضح رہے کہ معرفت کی بنیاد روحانی ملاقات کی محبت۔ حضوری قرب اسرار ربانی کے مشاہدے۔ فقر کے مراتب۔ فنا فی اللہ۔ بقا باللہ۔ ابتداء شروع سے لے کر آخر تک۔ توحید سبحانی اسم اللہ کے مشق کنندہ کے توکل۔ توجہ۔ تصرف۔ تفکر۔ تصور پر منحصر ہیں۔ طرح طرح کے حضوری ذکر اور کلمات ربانی

کے علم اور الہام اسم اللہ کی مشق کی تاثیر سے ہیں۔ کہ تفکر سے انگلی کے ساتھ اسم
اللہ دل پر لکھتا ہے اور اس اسم سے علم معلوم ہو جاتا ہے۔ اور وہ علم یہ ہیں۔
جیسا کہ "عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا" (سکھائے آدم کو سب کے نام) اور
جیسا کہ "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ" (پڑھ
ساتھ نام پروردگار کے جس نے پیدا کیا۔ پیدا کیا آدمی کو جمے ہوئے لہو سے)
"اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ" (رحمٰن نے سکھایا
قرآن۔ پیدا کیا آدمی کو سکھایا اس کو بولنا) اور جیسا کہ "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا
بَنِيْٓ اٰدَمَ" (بیشک ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی) اور جیسا کہ "اِنِّيْ جَاعِلٌ
فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً" (اور میں زمین میں ایک خلیفہ بنانا چاہتا
ہوں) اور جیسا کہ "وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا" (اور
یاد کر نام پروردگار اپنے کا۔ اور رجوع ہو جا طرف اس کے رجوع ہونا پورا)
اور جیسا کہ "وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى" (اور یاد کیا نام پروردگار اپنے
کا پس نماز پڑھی)۔

علم دو ہیں۔ ایک علم معاملہ اور دوسرا علم مکاشفہ۔ علم مکاشفہ سے معرفت
الٰہی حاصل ہوتی ہے اور علم معاملات علم مکاشفات ہی میں آ جاتا ہے۔ اس
واسطے کہ اسم اللہ کے تصور کی مشق سے حاصل ہو جاتا ہے۔
اور نیز علم ظاہری اور باطنی اور کلمات الحق کا علم اس سے حاصل
ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ
لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا" (کہو
اگر دریا سیاہی ہو۔ واسطے باتوں پروردگار میرے کے البتہ تمام ہو جاوے

ور یا پہلے اس سے کہ تمام ہوں باتیں رب میرے کی۔ اور اگرچہ لاویں ہم برابر اس کے مدد) ◆

اسم اللہ کے تصور کی مشق سے نفس کی پاکیزگی۔ اور دل کی صفائی اور روح کی روشنی اور سِر کا تخلیہ حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ اس کا قالب قلب کا لباس پہنتا ہے۔ اور قلب روح کا لباس پہنتا ہے۔ اور روح سِر کا لباس پہنتا ہے۔ جب ہمہ تن ایک ہوجاتا ہے۔ تو بُرے اوصاف بالکل اس کے وجود سے نکل جاتے ہیں۔ اور حواس خمسہ ظاہری بند ہوکر باطنی حواس کھل جاتے ہیں۔ بعد ازاں " وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي " کے علم کو پہنچ جاتا ہے ◆

جب پہلے پہل آدم علیہ السلام کے وجودِ معظم میں روحِ عظیم داخل ہوئی۔ تو داخل ہونے کے بعد جب پہلی مرتبہ اللہ کا نام لیا۔ تو بندے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب نہ رہا۔ اگر قیامت تک بھی اس قسم کے پردے اٹھتے رہیں۔ تو بھی اسم اللہ کی انتہا کو نہیں پہنچیں گے ؎

ہر چہ خوانی اسم اللہ را بخواں — اسم اللہ با تو ماند جاوداں

جو کچھ تو پڑھتا ہے اللہ کے علم سے پڑھ — کیونکہ اسم اللہ تیرے ساتھ ہمیشہ رہیگا

وہ فقیر جو علم ظاہری سے دوستی نہیں رکھتا۔ وہ باطن میں مجلس انبیاء سے خارج ہوجاتا ہے اور کسی مرتبے کو نہیں پہنچتا۔ اور جو عالم کہ ظاہر و باطن میں کامل فقیر سے معرفت الٰہی اور ذکر اللہ کی طلب نہیں کرتا۔ وہ بھی آخر کار معرفت الٰہی سے محروم رہجاتا ہے۔ اس واسطے اللہ کی طلب کے بغیر دنیاوی محبت کبھی دل سے نکل نہیں سکتی ؎

اوّل بدر کن خطرات را — تا بیابی وحدت حق ذات را

پہلے خطرات کو دل سے نکال تاکہ تجھے ذاتِ حق کی وحدت معلوم ہو

جیسا کہ فرمایا ہے ان اللہ لا ینظر الی صورکم و لا ینظر الی اعمالکم لکن ینظر الی قلوبکم و نیاتکم "بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اعمال کو نہیں دیکھتا ہے بلکہ وہ تمہارے دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے"

اسم اللہ کے تصور کی مشق دل کو ایسا زندہ کرتی ہے۔ جیسا کہ بارانِ رحمت کے قطروں سے خشک زمین اور خشک گھاس زندہ اور سرسبز ہوتی ہے۔ اور زیادہ تصور کرنے سے بدن کا ہر ایک بال اللہ اللہ پکارتا ہے۔ اور ذکر کنندہ عمر بھر شیطان اور اہل شیاطین سے محفوظ رہتا ہے اور دوزخ کی آگ سے بچ جاتا ہے۔ اور اس کے لئے قبر ایک عمدہ خوابگاہ بن جاتی ہے۔ اور منکر نکیر بھی اُسے دیکھ کر ادب سے اندر آتے ہیں۔ اور حیرانگی سے چُپ کھڑے رہتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں۔ تجھ پر آفرین ہو۔ تو بڑا خوش آیا ہے۔ اس اسم کا ذکر نے والا راہ فقر اور سلوک کا خاصہ ہے۔ اور ہر نبی اور ولی کی روح سے مجلس میں ملاقات کرتا ہے۔ بعض جن کو وہ جانتا ہے اور بعض وہ جن کو وہ نہیں جانتا۔ اس وقت مجلس میں ان سے واقف ہو جاتا ہے۔ کہ وہ بھی ولی اللہ ہیں اور ذکر جلالیت اور حال سے شور اور جوش کرنے والے ہیں۔ اور جن کو وہ نہیں جانتا وہ اللہ کی قبا کے نیچے پوشیدہ ہیں۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ان اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری" میرے ایسے دوست بھی ہیں۔ جو میری قبا کے نیچے ہیں۔ اور جن کو میرے سوا کوئی نہیں جانتا) اور اس ذکر کے کرنے والے سے دوزخ کی آگ ستر سالہ راہ کے فاصلے مطابق دور رہتی ہے۔

واضح رہے کہ اسم اللہ میں چار حروف ہیں۔ ا۔ ل۔ ل۔ ہ۔ پس چاروں ملک اسی اسم میں ہیں۔ اول ازل۔ دوم ابد۔ سوم دنیا۔ چہارم عقبےٰ +
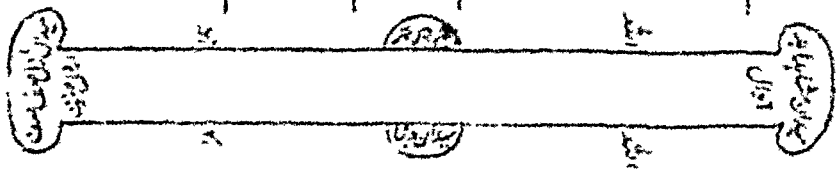
جس شخص کو اسم اللہ کے الف سے دل میں روشنی پیدا ہوگئی۔ اُس کا دِل جام جہان نما اور آئینہ سکندری بن جاتا ہے اور صفائی پکڑ جاتا ہے۔ اور اٹھارہ ہزار عالم اُسے نظر آتے ہیں۔ اور احدیت کو پہنچ جاتا ہے۔ اور پہلے لام سے مقام لاہوت اور دوسرے لام سے لانہایت ملک یعنی لامکان میں پہنچ جاتا ہے۔ اور ہ سے صاحب ہدایت اور ہادی ہو جاتا ہے۔ جس میں یہ احوال نہ پائے جاتے ہوں۔ گویا اسم اللہ نے تاثیر ہی نہیں کی۔ اور اُسے اسم اللہ کی خبر ہی نہیں۔ اور جب طالب اللہ کے وجود میں اسم ذات تاثیر کر جاتا ہے۔ تو اُس کا وجود معرفت کا رنگ پکڑتا ہے۔ اور دوئی اُس کے وجود سے نکل جاتی ہے اور مراد کو پہنچ جاتا ہے۔ دِل کی طرف سر سے لیکر قدموں تک ظاہری آنکھ سے دیکھتا ہے۔ کہ ہر بال پر اسم ذات سارے وجود پر لکھا ہؤا ہے۔ اور اس کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے۔ کہ اس کے گوشت پوست ہڈیوں بالوں اور مغز تک ہر جگہ اور ہر شہر اور بازار کے در و دیوار پر اسم ذات لکھا ہوا نظر آتا ہے۔ اور درختوں وغیرہ غرضیکہ جس چیز کی طرف نظر کرتا ہے۔ ظاہرا اُسے اسم ذات ہی نظر آتا ہے۔ جو کچھ سُنتا ہے یا کہتا ہے اسم ذات کی آواز سنتا ہے۔ اور دوزخ اس سے ستر سالہ راہ کے موافق دُور بھاگتا ہے۔ اور بہشت اتنا ہی اسکے استقبال کو آتا ہے +

اسم ذات کی مشق چھ قسموں پر منقسم ہے۔ اسم ذات۔ اسم اللہ۔ اسم لہٗ۔ اسم ہو اسم محمدؐ اور کلمہ طیب ؛

جب کوئی اسم ذات اور اسم سرور کائنات اور کلمہ طیب میں محو ہو جاتا ہے۔ اُس کا ہر گناہ نابود ہو جاتا ہے۔ اور اسم اللہ ذات کے نور کے لباس میں وہ رہتا ہے۔ اس نہایت کو "اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ" کہی سہروردی قادری مرشد کامل جو "مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا" کے موافق اوّل روز ہی سے عارف باللہ ہوتا ہے۔ پہنچاتا ہے۔ اور "مُوْتُوْا قَبْلَ مُوْتُوْا" اُسے کہتے ہیں۔ کہ جو مراتب موت کے ہیں۔ وہ زندگی میں دیکھ لے۔ یعنی زندگی کیا چیز ہے اور موت کے مراتب کیا ہوتے ہیں۔ موت کے مراتب یہ ہیں۔ کہ جان کنی کے وقت جو حساب کتاب کیا جائے اس کا عذاب و ثواب اس گذر جائے۔ اور محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نوری ہاتھ سے حوض کوثر سے شراباً طہوراً کے پیالے پئے۔ اور پانسو سال حضرت رب العالمین کے حضور میں سر بسجود رہے۔ اور بعد ازاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صفات کی متابعت میں کہ جس میں ہر روحانی صفت پائی جاتی ہے۔ کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر اور رب العالمین کی رویت کے دیدار سے مشرف اور منوّر ہووے۔ اور ظاہری اور دلی آنکھ سے ہمیشہ لقا کے دیدار کو دیکھتا رہے۔ اسی واسطے اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ۔ اور مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کا حکم ہوا ؛

اسم ذات کے حاضرات کے تصورات کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور دکھائی دیتے ہیں۔ مرشد جامع سروری قادری ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے ؛

اے عزیز! ذکروں سے ذکر ثابت نہیں ہوتا۔ تا وقتیکہ ذکر کی کنجی حاصل نہ کی جائے۔ وہ چابی اسم اللہ ذات کا ذکر ہے جس کے تصور سے اس قدر ذکر نکلتے ہیں۔ کہ جن کا حساب نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جتنے بال ہیں۔ ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ ذکر اللہ کا ایک ایسا نعرہ نکلتا ہے کہ سر سے لے کر پاؤں تک گوشت پوست اور رگیں منور ہو جاتی ہیں۔ اور تمام ہڈیاں جوش و خروش میں آتی ہیں۔ اسم اللہ ذات کے تصور والے کا یہ مرتبہ ہے کہ ہاتھ سے لیکر مغز تک سب اعضا ذکر میں مشغول ہیں +

ذکر بغیر ان چار چیزوں کے ثابت نہیں ہوتا۔ اور وہ یہ ہیں۔ مشاہدہ غرق فنا فی اللہ حضوری مجلس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ ماسویٰ اللہ سے نکلنا اور بقا باللہ کو پہنچنا۔ یہ چاروں مراتب حسب ذیل ذکروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ ذکر خفیہ عین العیانی۔ ذکر حامل نفس فانی روح کی فرحت۔ ذکر سلطانی سے اور دل کی زندگی۔ ذکر قربانی سے۔ اور ذکر مجموع العلم رحمانی جو بے حساب ہے۔ اور جو شخص ذکر سے دیوانہ ہو جائے۔ اس کے بدن پر ہاتھ رکھ کر دیکھیں۔ اگر اس کا وجود گرم انگارے کی طرح ہے۔ تو سمجھو کہ وہ معرفت الا اللہ کے مشاہدہ میں ہے۔ اور اگر اس کا وجود سرد ہو۔ تو گویا وہ مجلس انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کی ملاقات سے مشرف ہو گیا ہے۔ اور یہ دونو مراتب توحید کی وجہ سے ہیں۔ اور جو وجود نہ گرم ہو نہ سرد بلکہ آہ و فغاں میں مشغول ہو۔ وہ اہل تقلید سے ہے +

جب دل جنبش میں آتا ہے تو صاحب قلب اللہ کے تصور سے قلب کے سر پر اسم اللہ ذات کا نقش کیا ہوا دیکھتا ہے۔ اور اسم ذاتی کے ہر ایک حرف سے آفتاب کے نور کی طرح نور کے شعلے نکلتے ہیں۔ اور دل کے اندر

گرد چمکتے ہیں۔ اور سارا قلب نور ذات کی تجلیات میں آتا ہے۔ اور زبان سے
یا اللہُ یا اللہُ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ کہتا ہے جس وقت دل ہر مرتبہ اللہ کا نام لیتا ہے۔ اور کلمہ طیب
پڑھتا ہے اُسے ستر ہزار ختم قرآن کا ثواب ملتا ہے۔ بلکہ اس کا ثواب
بے شمار ہے۔ اور جب ایسا صاحب قلب اسم اللہ کے تصور سے آنکھ
بند کر کے مراقبہ میں قلب کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو وہ ذات کی تجلیات
اور مشاہدہ ربوبیت کے نور میں غرق ہو جاتا ہے اور کراماً کاتبین کے دفتر
سے اس کے ۳۵ سالہ گناہ منسوخ ہو جاتے ہیں۔ اور یہ عمل اللہ تعالٰے کے
امر اور اسم اللہ کی عظمت کے نور کی برکت اور کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی
برکت سے پوشیدہ اور بے ریا ہے۔ اور ہمیشہ خدا کی مدِ نظر رہتا ہے
کیونکہ اللہ تعالٰے کی نظر ہمیشہ دل کی طرف ہوتی ہے +

واضح رہے کہ جب اسم اللہ ذات کے تصور والا کلمہ کی ترتیب کے
موافق آنکھ بند کر کے مراقبہ کرتا ہے۔ اور اسم اللہ ذات کے تصور کی تلوار
ہاتھ میں لیتا ہے تو اپنی عمر بھر کے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں اور نفس اور شیطان
کو قتل کر دیتا ہے۔ اور تمام روئے زمین کے خناس۔ خرطوم۔ اور تمام
خطرات کو قتل کر دیتا ہے۔ حدیث :۔ اَلتَّفَکُّرُ سَاعَۃً خَیْرٌ مِّنْ
عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ " (ایک گھڑی کا تفکر تمام جہان کی عبادت سے بڑھ کر
ہے) چونکہ آنحضرت ہمیشہ مراقبہ حضور اور تفکر تمام میں رہا کرتے تھے۔ اس لئے اس
آیت :۔ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ " (بیشک نیکیاں برائیوں کو زائل کر دیتی ہیں)
کے موافق آپ کو مجموعُ الحسنات کہتے ہیں +

واضح رہے کہ جب ذاکر حقی آنکھ بند کر کے مُراقبہ غرق میں متوجہ ہوتا ہے

تو پہلے بلند آواز سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا ہے بعد اس
نعمت عظمٰے کو حاصل کر لیتا ہے۔ وہ رحمانی ذاکر اور حافظ ہو جاتا ہے۔ اور جو
اس نعمت سے محروم رہتا ہے۔ وہ سیاہ دل رہتا ہے۔ اور خطرات شیطانی
میں مبتلا رہتا ہے۔ انسان اور حیوان کے درمیان یہی دل ہے۔ اگر یہ اللہ
کے نور سے روشن ہے۔ تو انسان ہے۔ نہیں تو حیوان ہے۔ انسان اُسے
کہتے ہیں۔ جو ظاہر میں عبودیت اور باطن میں مشاہدہ دل سے معرفت الٰہی کے
نور کو حاصل کرے۔ یہ دو تو حالتیں اس میں ہوں +

واضح رہے کہ ہر ایک اعمال ظاہری کا سلک سلوک چراغ کی طرح ہے۔
اور سالک حضوری کی راہ میں حاضرات اسم اللہ ذات کا تصور آفتاب کی طرح
ہے۔ جب وہ آفتاب نور توحید ذات سے شعلہ مارتا ہے تو اس
روشنی سے سارا قلب روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ جب اسم اللہ کی چمک لوح
دل پر پڑتی ہے۔ تو صاحب لوح کا نام علم معرفت الٰہی میں لکھا جاتا ہے۔ اور
اُسے علوم حی قیوم کی تحصیل اور توحید کے مقامات کی معرفت حاصل ہو جاتی
ہے۔ اور اس وقت لوح ضمیر مثل آئینہ کے صاف ہو جاتی ہے۔ اور مجلس
محمدی کی برکت سے جو علم اور حقیقت لوح محفوظ پر لکھا ہوا ہے۔ سب لوح ضمیر
پر لکھا جاتا ہے۔ اور اس کلام الٰہی کا مقابلہ جو لوح محفوظ پر لکھا ہوا ہے۔ لوح
ضمیر سے کرتا ہے۔ اگر ظاہر و باطن میں کلام الٰہی کے موافق ہو۔ تو تحقیق ہے اور
اگر موافق نہیں۔ تو تحقیق نہیں۔ چونکہ خداوند تعالےٰ کو عرش و کرسی اور لوح
محفوظ مدِ نظر نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کی نظر لوح ضمیر پر ہے۔ اس لئے وہ صاحب
لوح ضمیر جو نفس پر قادر اور طاعت اور بندگی میں چست ہے۔ اور اللہ تعالےٰ
کو جنوں اور انسانوں کے پیدا کرنے سے غرض اپنی عبادت تھی۔ جب اس کا

دل ذکر الٰہی سے جنبش کرتا ہے۔ تو وہ نور حضوری کے مشاہدہ میں غرق ہو جاتا ہے۔ اور معرفت الٰہی اس پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ ایسا دل خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتا ہے۔ اور پھر کعبہ دل اور عرش کے گرد بموجب آیت کریمہ کے کرتا ہے۔ "وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی تا لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی"

جو شخص اللہ تعالےٰ کے ننانوے ناموں میں سے کسی نام کو تصور کے تصرف میں لاتے۔ تو اس نام کی برکت سے دل کی سیاہی اور کدورت اور زنگار دور ہو جاتا ہے اور جو دل اس طرح معرفت الٰہی کی روشنی سے منور ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی نظر گاہ کے لائق ہوتا ہے۔ قولہٗ تعالےٰ "اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ" فقیر اس مرتبے پر پہنچکر الہام اور جواب باصواب سنتا ہے۔ اے خادم! مغرور نہ ہوجیو کیونکہ یہ مقام بھی مبتدی کا ہے :۔

واضح رہے کہ دل گھر کی مانند ہے۔ اور وہ نور کا خانہ جو ہمیشہ اللہ کی مدنظر رہتا ہے۔ وہاں پر حسب ذیل سات الٰہی خزانے ہیں۔ ایمان۔ علم۔ تصدیق توفیق محبت فقر۔ اور معرفت اللہ و توحید۔ اور خانہ دل کے گرد ساتوں خزانوں کی حفاظت کے لئے سات قلعے ہیں۔ اور ہر قلعے میں ستر لشکر ہیں۔ نور الٰہی ان ساتوں قلعوں پر حاکم ہے۔ اور دل کا گردا سات دن میں آراستہ کیا گیا۔ جس میں زندگی اور موت میں شیطانی اور نفسانی خطرات اور توہمات اور وسوسے اور دنیا اور آخرت کے حادثے ہیں :۔

حافظ ربانی کی دعوت کے عامل کے یہ مراتب ہیں۔ کہ اس کا دل زندہ اور نفس فانی ہوتا ہے۔ اور روحانی فرحت اُسے حاصل ہوتی ہے۔ اور جو اس طریقے سے دعوت پڑھے وہ قبور کا عامل ہے۔ اور حضوری میں کامل دعوت یہی ہے | ہو | اور یہ تمام مراتب اس جوہر شناس کے لئے جمعیت

بخش ہیں ؎

جب کوئی شخص اسم اللہ محمدی صلعم کا تصور کرتا ہے۔ تو وہ ہرایک بات میں حضور پُر نور سے لب کھولتا ہے۔ اور لایحتاج ہو جاتا ہے۔ اور جس میں اسم محمدی تاثیر کرتا ہے۔ وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور وہ صاحب قلب سلیم ہو جاتا ہے۔ اور سیدھی راہ پر آجاتا ہے۔ اور محمد صلعم کا ہمدم ہمقدم۔ ہم جسم اور ہم جان اور ہم زبان ہو جاتا ہے۔ اور نیز آنحضرت کا ہم گویائی ہم بینائی اور ہم شنوائی ہو جاتا ہے۔ اور بدن پر شریعت کا لباس پہنتا ہے۔ اور اسم محمدی کا صاحب تصور نہ دم مارتا ہے اور نہ خروش کرتا ہے اور اُسے نہایت رجوع الہٰی حاصل ہوتی ہے ؎

محمد صلعم کے حرف میم سے معرفت الہٰی کے مشاہدہ کا تصور حاصل ہوتا ہے اور حٓ سے مجلس محمدی ظاہر ہوتی ہے اور دوسرے میم سے دونوں جہان کا تماشا عمل میں آتا ہے۔ اور دال سے سب مقصد حاصل ہوتے ہیں۔ چاروں حرف کافروں اور یہودیوں کے لئے بمنزلہ کاٹنے والی تلوار کے ہیں۔ یہ ہے محمدؐ

جو اسم فقر کا تصور کرے اُسے کوئی احتیاج نہیں رہتی۔ اور اُسے دنیا اور عاقبت کے تمام خزانوں کا تصرف مل جاتا ہے اور جس چیز کو کہتا ہے کہ اللہ کے حکم سے ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔ اور تصور اُسے سلطان الفقر کے مرتبے تک پہنچاتا ہے۔ اور اُسے جزو کل حاصل ہو جاتے ہیں۔ اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا مرتبہ اس پر ظاہر ہو جاتا ہے اس آیت کے بموجب "وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا" یہ ہے فقر

جو کوئی کلمہ طیب کا تصور کرتا ہے۔ اس پر تمام علوم ظاہر ہو جاتے ہیں

اور قرآن شریف سے اُسے اسم اعظم معلوم ہو جاتا ہے۔ اور تمام دیووں کی روحیں اس سے ملاقات کرتی ہیں اور زمانہ گذشتہ۔ حال۔ اور آئندہ کی حقیقت اُسے معلوم ہو جاتی ہے اور پہاڑ سے وہ سنگ پارس کو دریافت کر سکتا ہے۔ اور تمام جن اور انسان اور فرشتے اس کے فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ اور اُسے کسی قسم کی ضرورت نہیں رہتی۔ اگر کلمہ طیّب کے تصوّر والا زمین پر چلے۔ تو درخت اور گھاس وغیرہ سب اس سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ اور نیز دریا بھی۔ اگر مٹی اور پہاڑ کی طرف توجہ کر کے کہے کہ سونا ہو جا۔ تو وہ فوراً سونا ہو جاتا ہے اگر چاہے کہ آگ اور پانی پیدا ہو جائے تو فوراً ہو جاتا ہے۔ اگر کافر کی طرف توجہ کرے تو مسلمان ہو جاتا ہے۔ اگر جاہل پر توجہ کرے تو عالم ہو جاتا ہے اور اگر مریض کی طرف دیکھے تو اُسے صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ غرض جو چاہے اُسے مل سکتا ہے تمام چیزوں کی چابی بھی کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ذکر قلبی یہ ہے۔ کہ قلب کے اندر سات کلمے ولایت کے آئیں۔ اور ساتوں الٰہی خزانے جو ولایت قلب میں موجود ہیں۔ بغیر تکلیف اور محنت کے قبضے میں لائے۔ ایسے شخص کو صاحب ولایت قلب کہتے ہیں حدیث

"اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ" (ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے)۔

جو شخص نفس کے خوف کے مقام میں آتا ہے۔ وہ گناہوں سے استغفار کرتا ہے اور کہتا ہے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا" اور جب مقام رجا میں آتا ہے۔ جو نفس اور روح کا درمیانی مقام ہے جسے مقام قلب بھی کہتے ہیں۔ تو قالب قلب ہو جاتا ہے۔ اور ہفت اندام نوری لباس پہنتے ہیں۔ اور جب خوف اور رجاء دونو مدِ نظر ہوتے ہیں۔ تو اولیاء کے مرتبے کو پہنچ جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا ہے۔ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ہ بیشک
اللہ تعالےٰ کے اولیاؤں کو نہ خوف ہے اور نہ غمگین ہوتے ہیں ؛ ؛

اور اولیا اللہ اُسے کہتے ہیں۔ کہ سر سے پاؤں تک ایمان۔ صدق اور تصدیق سے رحمت الٰہی میں لپٹا ہوا ہو۔ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر ان چار رکن ایمان کا مجموعہ ہے۔ اہل ایمان کے نصیب ہو۔ اور خاتمہ بالخیر ہو۔ جو شخص ایمان سلامت لے جاتا ہے۔ وہ گویا سینکڑوں خزانے لے جاتا ہے اور جو بے ایمان ہو کر جاتا ہے وہ مفلس مرتا ہے ؛

واضح رہے کہ ذکر کی چار قسمیں ہیں۔ زبانی قلبی۔ رُوحی اور سرّی۔ زبانی ذاکر سیف زبان ہوتا ہے۔ اور قلبی ذاکر کے دل میں محبت الٰہی کا ایسا داغ ہو جاتا ہے۔ کہ سوائے ذکر الٰہی کے اُسے کسی سے الفت اور محبت نہیں رہتی۔ اور اس کا قلب تصدیقی ذکر سے زندہ ہو جاتا ہے! اور زندگی اور موت میں ہرگز نہیں مرتا۔ اور رُوحی ذاکر ہمیشہ انبیا اور اولیاء کی روحوں کا ہم مجلس رہتا ہے۔ اور اُسے نفسانی مجلس نہیں بھاتی۔ اور سرّی ذاکر پر ظاہری اور باطنی تجلیات کے مشاہدے اس طرح برستے ہیں۔ جیسے بارانِ رحمت کے قطرے۔ اور جب یہ چاروں ذکر یکبارگی ہوتے ہیں۔ تو عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ اور خاک ہو جاتا ہے ؛

واضح رہے کہ جب اسم ذات کے صاحب تصور کو اسم اللہ کے حروف کا استغراق حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اسم اللہ کے حروف ساتوں زمینوں ساتوں آسمانوں اور عرش کرسی اور لوح قلم سے بھی زیادہ وسیع ہیں۔ تو وہ گویا معرفت مطلق۔ اور توحید اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ تجرید اور تفرید کے مقام میں آگیا۔ اور اسم ذات کے ہر حرف سے واقف ہو گیا۔ اور وہ ذات

پاک اور وجود مطلق سے واصل ہو جاتا ہے۔ جو اسم ذات کے حروف کا مجموعہ ہے۔ اُسے قیامت تک کے حساب کتاب کا کیا ڈر ہے۔ جیساکہ خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ "اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ"
جو شخص اسم اللہ کے حروف کا عارف ہو جاتا ہے تو جو کچھ دنیا اور آخرت میں ہے سب اس پر ظاہر ہو جاتا ہے خلقت کے نزدیک وہ حقیر اور بُرا ہوتا ہے لیکن باطن میں نبیوں اور ولیوں اور اہل بہشت کی روحوں اور اجازت نبوی کا مشتاق ہوتا ہے ایسے عارف کو عارف باللہ ذات حروف کہتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ عارف باللہ کی نشست و برخاست ہر کام حکم حضوری خدا سے ہوتا ہے۔ اور ان کا دینی اور دنیاوی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا چنانچہ "فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْا عَنِ الْحِكْمَةِ" (حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا) اس پر دال ہے۔ اسے ہر حال و قال اور ہر عمل و فعل میں معرفت الٰہی کا وصال حاصل ہوتا ہے کیونکہ ان کا اصل اصول اسم اللہ کے تصور پر ہے۔ ان کا ہر ایک کام اصل مطلق سے ملا ہوتا ہے۔ اگر ان کا کام خلقت کی نگاہ میں گناہ ہو۔ لیکن خالق کے نزدیک ثواب اور راستی پر مبنی ہوتا ہے جیساکہ سورۂ کہف میں حضرت خضر علیہ السلام کا کشتی توڑنا۔ دیوار گرانا۔ اور بچے کو مار ڈالنے کا ذکر ہے۔

واضح رہے کہ سمندر اور جنگل اور خشکی اور تری کی کوئی چیز جو توحید کے متعلق ہو ایسی نہیں جو قرآنی آیات سے باہر ہو۔

واضح رہے کہ بعض بزرگوں نے بارہ اور چالیس سال تک ریاضت کرکے لوح محفوظ کا مطالعہ کیا ہے۔ اور پھر عرش تک پہنچے ہیں۔ اور عرش کے اوپر پہنچکر عرش سے اوپر ہزارہا مقام طے کرکے غوثی

اور قلبی کا درجہ حاصل کیا ہے۔ عزت اور مرتبے اور نعمت اور
ننگ کے طالب نے کشف و کرامات اور موکلات زیر کئے
ہیں۔ اور مراتب کو معرفت الٰہی سمجھا ہے۔ اور بعض بزرگوں
نے قلبی ذکر سے لوح ضمیر کے مطالعہ میں غرق ہو کر الہام
کو معرفت اور توحید اختیار کیا۔ اور بعض بزرگوں نے سر میں دماغ کی جنبش
کو جو بہ سبب روحانی تجلیات کے ہو اور مشاہدہ کے چراغ کو ہی توحید
اور معرفت سمجھا ہے۔ ان مراتب سے ہر ایک مخلوق کے لئے درجہ ہے۔ اور
اہل تقلید کے درجات فقر محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے دُور ترین ہیں۔ مطلب
یہ کہ اللہ تعالےٰ کی ابتدا کو کسی نے نہیں دیکھا۔ اور نہ اس کے انتہا کو کوئی
پہنچا ہے۔ پس معرفت کیا چیز ہے۔ اور توحید کسے کہتے ہیں۔ اور مشاہدہ
قرب حضوری کیسا ہے۔ اے سالک سلوک معرفت الٰہی سُن! حضوری مشاہدہ
کے قرب کی توحید کا یہ مطلب ہے۔ کہ طالب اللہ اسم اللہ کا تصور معہ
کلمہ طیب کے تصور کے حاصل ہو۔ اسم ذات اور کلمہ طیب کے ہر حرف
سے نور کی تجلیات اہل تصور کو لپیٹ کر محمدی کے مکان پر لے جا کر محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مد نظر کر دیتا ہے۔ اور وہاں پر دریائے
وحدانیت میں طرح طرح کی لہروں سے وحدۃ وحدۃ کے نعرے نکلتے
ہیں۔ جو اس دریائے وحدت کو دیکھتا ہے۔ وہ عارف باللہ ہوتا ہے۔
اور جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دست مبارک سے پکڑ کر اس دریا میں
غوطہ دیتے۔ وہ دریائے وحدت کے غوطہ خور ہو جاتے ہیں! ور فنا فی اللہ
کے درجے کو پہنچ جاتے ہیں۔ اور بعض غوطہ خور سالک مجذوب
اور بعض مجذوب سالک صاحب اہل توحید ذات ہو جاتے ہیں! ور ذات

محبوب کے مراتب کے بعض اہل درجات جو لامکان میں پہنچتے ہیں۔ وہ نور توحید کے دریا میں غرق ہوتے ہیں۔ اس واسطے وہ مقام ہمیشہ کے لئے بندگی میں غرق رہنے کا ہے۔ شیطان کو لامکان میں دخل نہیں۔ اور نہ ہی اس جگہ دنیا کی گندگی ہے۔ اور نہ وہاں نفسانی خواہشوں کی ناپسندیگی ہے۔ یہاں ہمیشہ بندگی میں غرق رہتے ہیں۔ شیطان میں یہ طاقت ہی نہیں۔ کہ اس مکان تک پہنچے۔ اللہ تعالےٰ کے اس قول " فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ " کا مطلب یہی ہے۔ کہ لامکان میں جس طرف تو دیکھے توحید ہی کا نور ہے۔ یہ مراتب محمدی رفاقت اور شریعت اور کلمہ طیب کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ لامکان کی راہ تحقیق ہے۔ جو اس میں شک کرے وہ کافر ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے۔ کہ جب تک طالب چاروں ذکروں چاروں مراقبوں اور چاروں فکروں میں پختہ نہ ہو جائے اس کا وجود محمدی مجلس کے لائق نہیں ہوتا۔ وہ چاروں ذکر حسب ذیل ہیں :-

اوّل ذکر زوال۔ اس ذکر کے شروع میں ادنٰے واعلےٰ خلقت کا رجوع ہوتا ہے۔ اس کے طالب اور مرید بے شمار ہو جاتے ہیں۔ جب ذکر زوال اپنی تمامیت کو پہنچ جاتا ہے اور مرید اور طالب سارے برگشتہ ہو جاتے ہیں تو کہتے ہیں۔ کہ ذکر اور ذکر کے فکر سے ہزار بار استغفار ہے۔ پس وہی صادق مرید ہوتا ہے۔ جو کہ حال پر قائم رہ کر انتہا کو پہنچ جائے۔ اور معرفت الٰہی کا وصال حاصل کرے۔

دوم ذکر کمال۔ اس کے شروع میں فرشتوں کا رجوع ہوتا ہے۔ اور جب ذکر کمال ختم ہوتا ہے تو فرشتوں کے لشکر اور کراماً کاتبین نیکی

بدی کا الہام دیتے رہتے ہیں۔ اور گناہ سے باز رکھتے ہیں ؛

سوم ذکر وصال۔ اس کے شروع میں اولیاء اور انبیاء کی مجلس کا وصال باطنی ہوتا ہے۔ جب وصال باطنی حاصل ہو جائے۔ تو یہ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے ؛

چہارم ذکر احوال۔ اس میں تجلیات حاصل ہوتی ہیں۔ اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ جب ان چاروں سے گذر جائے پھر مجلس محمدی کے لائق ہوتا ہے ؛

اے عزیز! جس کو ارشاد تلقین اور تعلیم کا اثر نہ ہو۔ اور دل ذکر الٰہی میں مشغول نہ ہو۔ اور اسم ذات اس کے دل پر قرار نہ پکڑتا ہو۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ اسم اللہ کا وجودی تصور لازم پکڑے۔ اور اسم اللہ کو مدِ نظر رکھکر زبانی مشق بھی کرے۔ اور دونو کانوں اور دونوں آنکھوں اور دل اور ناف پر اسم اللہ کی مشق کرے۔ اور سینے پر اسم اللہ محمدؐ کی مشق کرے۔ اور دونوں کندھوں اور ناف پر اسم اللہ ذات کی مشق کرے۔ اور ناف کے آگے پیچھے دائیں بائیں اسم ذاتی کی مشق کرے۔ ار دگرد پہلوؤں کی طرف اسم ذات کی مشق کرے۔ اور سر اور دماغ میں اسم ھو کی مشق کرے۔ جب ان تمام شغلوں کو کرے گا۔ تو صاحب تصور اسم ذاتی ہو جائیگا جس سے اس کے ساتوں اعضا نورانی ہو جائینگے۔ اور اس کے وجود پر اسم ذاتی غالب آ جائے گا۔ اور اسم اللہ کی جابی کی تاثیر اس کے وجود میں ظاہر ہو گی ؛

اگر کوئی چاہے۔ کہ میں ہر حالت میں با ایمان رہوں۔ اور میرا باطن زیادہ روشنی اختیار کرے۔ اور کبھی یہ روشنی سلب نہ ہو۔ اور ہمیشہ معرفت الٰہی کا مشاہدہ حاصل رہے۔ تو اُسے چاہئے۔ کہ ہمیشہ اسم ذاتی کا تصور

کرے۔ آنحضرت صلعم بھی اسم ذاتی کے تصور میں غرق رہا کرتے تھے۔ اگر کسی
کے وجود میں اسم اللہ سکونت اور قرار نہ پکڑے۔ تو اُسے چاہئے۔ کہ
دن رات فکر سے دل سینے اور دماغ اور آنکھ پر اسم اللہ لکھے۔ چند روز
کے بعد ساتوں اعضا پر اسم ذاتی قبضہ کر لیگا۔ اور سر سے پاؤں تک تجلیات
موجزن ہونگی۔ اور اسم ذاتی سکونت کر جائیگا۔ اور پھر اُس سے کبھی جدا نہ ہوگا
اور وہ شخص مجلس محمدی سے مشرف ہوگا۔ اور اس کے تمام مطلب حاصل
ہوگئے۔ اور اگر یقین ثابت کرکے مندرجہ ذیل مشق کا تصور دماغ میں
کرے۔ تو سر سے لے کر پاؤں تک اُس کا وجود قلب ہو جائیگا
اور تمام جسم سے نور کی تجلیات ظاہر ہونگی۔ اور اُس کا باطن معمور
ہو جائیگا۔ اور ہمیشہ اللہ کی مد نظر رہیگا۔ اور جو کچھ دیکھے گا کلمہ طیب
سے دیکھیگا۔ اور اُسے قدرت الٰہی کے نور کا مشاہدہ اور ہمیشہ کی آگاہی
اور حضوری حاصل ہوگی۔ اور "عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا" کا علم اس پر منکشف
ہو جائیگا۔ جو اس قسم کی توجہ کو اللہ کے حضور کا قرب خیال کرے۔ اس کی توجہ
روز قیامت تک قائم رہے گی۔ دائرہ دماغ یہ ہے :-

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

ھو سرّ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
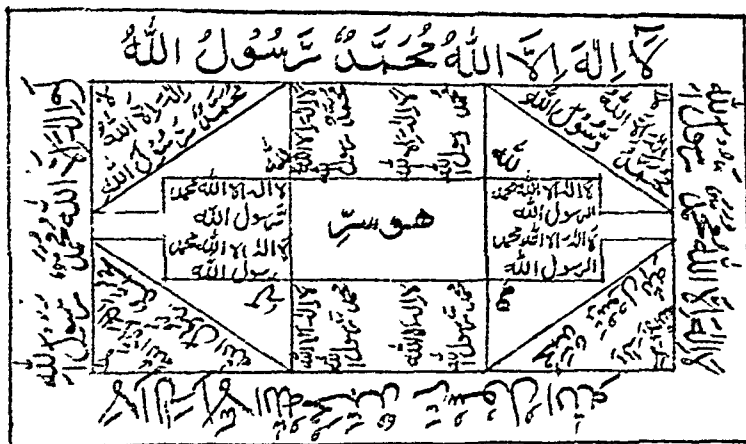
نقل ہے کہ درویش کی پانچ قسمیں ہیں۔ اوّل کشف القلوب جو دلوں کی خبریں جانتا ہے۔ دوّم کشف القبور جسے دونوں جہان کی خبر ہو۔ سوّم اوتاد۔ چہارم قطب جسے ساتوں زمینوں اور ساتوں آسمانوں کی خبر ہو۔ پنجم غوث جو عرش کے اوپر ستر ہزار پردوں کی خبر رکھتا ہو۔ ایک قطب چھ اوتاد کا سا مرتبہ رکھتا ہے۔ اور ایک غوث چھ قطبوں کا سا مرتبہ رکھتا ہے۔ اور ایک اور روایت ہے۔ کہ ہر رات کو تین سو ساٹھ غوث ہوتے ہیں۔ قطب نیم پیر کا ہوتا ہے۔ اور غوث مکمل پیر ہوتا ہے۔ اگر غوث اور قطب کے سوا کوئی اور پیری کا دعوےٰ کرے۔ تو وہ قیامت کو شرمندہ ہوگا ؂

جس شخص کا نفس سرکش ہوگیا ہو۔ اور اس کے مکر شیطان کے موافق ہوں۔ یا مفلس ہو۔ یا ظاہر میں اس کا دِل غنی نہ ہو۔ یا باطن میں اُسے مجلس محمدی حاصل نہ ہو۔ یا فقر و فاقہ میں مبتلا ہو۔ یا گھبراہٹ میں ہو۔ یا کسی کامل مرشد سے اُسے جواب مل گیا ہو۔ یا دائم المریض ہو۔ اور بیماری کی سختی سے ایسا بیقرار ہو کہ نہ دن کو چین نہ رات کو نیند آتی ہو۔ اور طبیب لا دوا کر چکے ہوں یا دعوت کے پڑھنے سے رجعت میں آگیا ہو۔ اور دیوانہ ہوگیا ہو یا کوئی فقیر جو علیین کے مرتبے سے سجین کے رتبہ کو پہنچ گیا ہو۔ اور سلک سلوک بند ہوگیا ہو۔ یا کوئی کسی سے دشمنی رکھتا ہو۔ اور وہ صلح نہ کرتا ہو۔ یا جس پر مرشد ناراض ہوگیا ہو۔ اور اس کا روشن دل تاریک ہوگیا ہو۔ اور نقدی حال اس سے چھن گئی ہو۔ اور بے حال ہوگیا ہو۔ اور وصال کی معرفت سے زوال کے مراتب میں آگیا ہو۔ یا کسی نے دعوت زوال کی ہو اور قبض سے بسط حاصل نہ ہوتی ہو۔ یا ہوس کے لشکر سے خلاصی نہ ہوتی ہو۔ یا خواب

اور مراقبہ میں کافروں کو دیکھتا ہو۔ یا اہل بدعت کی مجلس میں بیٹھتا ہو۔ یا اس پر نیند غالب آتی ہو۔ اور دل کی زندگی حاصل ہوتی ہو۔ یا کوئی فسق و فجور اور ظلم و ستم اور شراب خوری وغیرہ سے باز نہ آسکے۔ ان مذکورہ بالا باتوں کا علاج یہ ہے۔ کہ اسم ذاتی کے حاضرات اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے تصور سے ہر ایک کا حال تحقیقاً معلوم ہو جاتا ہے۔ اور علاج ہو سکتا ہے دعوت اہل قبور اور اسم ذاتی کی برکت سے سب کچھ ہو سکتا ہے جس کو یہ طریقہ معلوم ہے۔ وہ اپنے ہر ایک مطلب کو حاصل کر سکتا ہے عام لوگوں سے اس کے خزانے مخفی ہیں۔ اور دین اور دنیا کے حکیم خاص کے خزانے تصرف میں آسکتے ہیں۔ اسم اللہ کے حاضرات کے تصور کا طریقہ وحدانیت ہے۔ یہ راہ عطائے الٰہی ہے۔ ریاضت سے حاصل نہیں ہوتی۔ یہ بے مشاہدہ اور بے مجاہدہ فضل الٰہی ہے۔ یہ فضل الٰہی محبت کرنے پر منحصر نہیں۔ اور یہ گنج الٰہی محنت سے حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ معرفت اور محبت سے یہ خدا کی رحمت کی راہ ذکر سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ حضوری قرب سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ خدا کے لطف کی راہ فکر سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ نفس کو فنا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ اولیا اللہ کے شرف کی راہ مردار دنیا کی طلب سے نہیں ملتی۔ بلکہ اللہ میں مشغول ہونے سے۔ یہ دعوت کی راہ نہیں۔ بلکہ مجلس محمدی میں مشرف ہونے کی راہ ہے۔ یہ رجعت کی راہ نہیں۔ بلکہ جمعیت کی راہ ہے۔ اس سے تمام مقامات ذات کے منکشف ہوتے ہیں تصور سے ہزار مشق ناف سے نفس تک اور قلب سے دماغ تک تفکر کی انگلی سے لکھتا ہے اور تمام لوگوں کا حال اس پر واضح ہو جاتا ہے۔ مندرجہ بالا مشق کے سبب نور محمدی سے وجود روشن ہوتا ہے۔ اسم ذات اور کلمہ طیب کے

تصور سے معرفت اور توحید معبود حاصل ہوتی ہے +

اسم اللہ میں چار حروف ہیں ۔ ہر ایک کا وجود ایک دریا ہے یعنی ہر ایک سے ایک دریا ظاہر ہوتا ہے ۔ اول توکل کا دریا ۔ دوسرا برکت کا تیسرا معرفت کا چوتھا دریائے توحید ۔ شخص ان چاروں دریاؤں میں غوطہ لگائے وہ فقیر عارف باللہ ہو جاتا ہے ۔ ایسے مراتب عارف قادری کو بہ سبب ضرب قدرت کے حاصل ہوتے ہیں ۔ جس کو ان کا تصور حاصل ہو گیا ۔ وہ غنا لٹا دونوں جہان میں امیر کبیر ہو گیا ۔ تصور آفتاب سے بڑھکر روشن ہے اور علیات کا کوئی حجاب اس کے سامنے نہیں رہتا ۔ اس سے نفس تابعدار اور فرمانبردار غلام بن جاتا ہے ۔ وجود ہی میں بات کرتا ہے ۔ اور جواب اُسے ملجاتا ہے ۔ اور نیز اس تصور سے اپنے نفس کی شناسائی حاصل ہو جاتی ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ " (جس نے اپنے تئیں پہچان لیا ۔ اس نے خدا کو پہچان لیا) یعنی جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا ۔ اس نے رب کو بقا سے پہچانا ۔ اور تصور قلبی سے قرب الٰہی کا مرتبہ حاصل کرتا ہے ۔ اور روحی تصور سے ذات الٰہی کا نور حاصل ہوتا ہے ۔ اور نفس کی قید سے روح آزاد ہو جاتی ہے ۔ اور علیات میں پروردگا کے قسم قسم کے مشاہدے اور اسرار وانوار نظر آتے ہیں ۔ اور وہ ما یحتاج سے بے نیاز ہو جاتا ہے ۔ اسم ذات اور اسم محمدؐ اور کلمہ طیب کے تصور والے پر بھی دو علم واضح اور روشن ہو جاتے اوّل علم ظاہر یعنے عبادات اور معاملات کا ۔ دوسرا باطنی یعنی معرفت توحید ذات نور ذات اور مشاہدات ۔ علم در اصل دو ہی ہیں ۔ علم معاملہ اور علم مکاشفہ ۔ ان سے ہر ایک مشکل حل

ہو جاتی ہے نقشہ ذیل کی توجہ حاصل ہو جائے - اس سے یہ کچھ بھی بعید نہیں، کہ وہ عرش سے لیکر فرش تک سب زیر و زبر کر دے - اور اس کے بتدریج پڑھنے سے فقر حاصل ہوتا ہے - اور ہر ملک اور ولایت پر غالب اور مالک ملک اور صاحب اختیار ہو جاتا ہے - جس کو چاہے ولایت دے جسے چاہے نکال دے - وہ نقشہ یہ ہے -
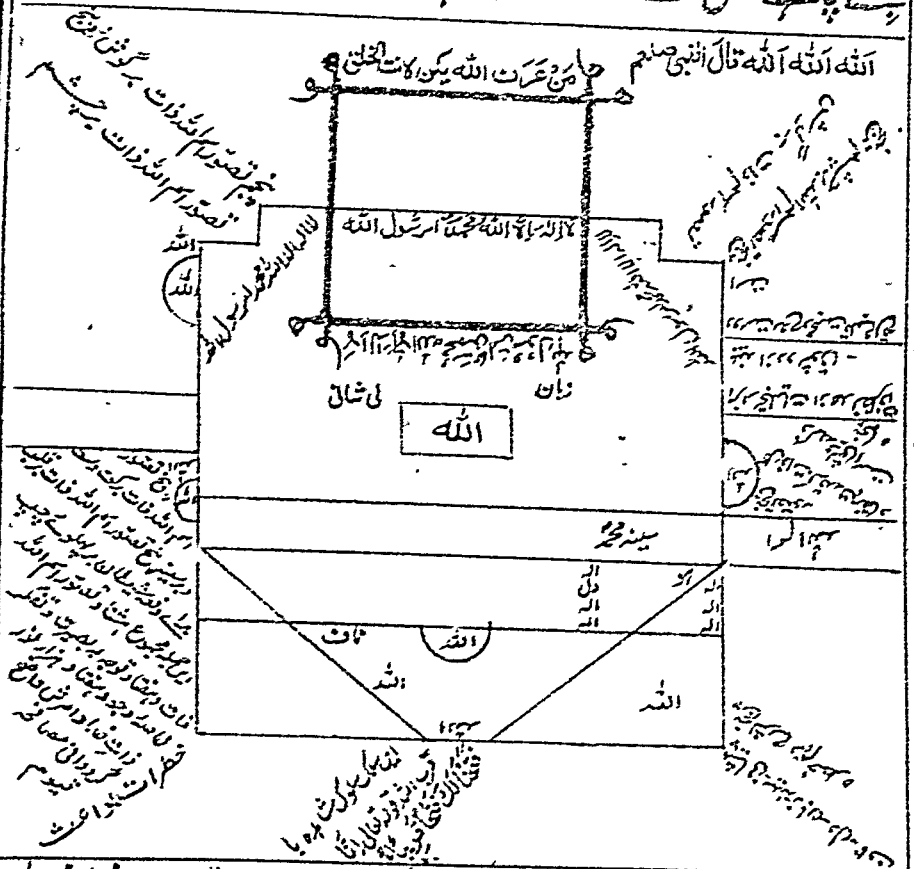
اور یہ خدمات اسم ذات کے ذکر والے کے ذمے ہوتی ہیں جو فنا فی اللہ ہو - جو تصرف اور دولت کا خزانہ ان کے ہاتھ میں ہے - کہ اس نقش کامل سے کھل جاتا ہے یقین جاننا کہ یہ نقش اولیاء اور انبیاء کے تاج کا مقام ہے - اور وہ نقش یہ ہے ﴿
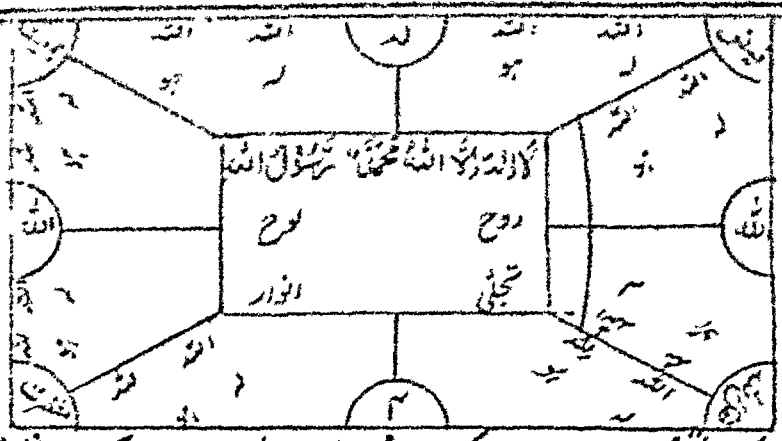
اگر کوئی شخص عمر بھر میں ایک دفعہ اسم اللہ ذات کے اس نقش کو وجود میں بالفکر تصور مرقوم کی مشق کرے گا۔ تو روز قیامت تک اسم اللہ ذات اس کے ساتوں اعضاء سے جدا نہیں ہوگا۔ اور یہ ایسا عمل ولیگا۔ کہ اس کی زندگی اور موت ایک ہو جائیگی۔ جو شخص اس نقش کا داغ دماغ میں دے۔ تو اُسے اسرار محبت اور مشاہدہ حضوری اور مراقبہ مواج حاصل ہونگے۔ اور یہ عمل اس اسم ذاتی کے نقش میں ہے۔ کہ اس سے نفس کی پاکیزگی دل کی صفائی اور روحانی تجلیات اور سر کی تجلیات معلوم ہوتی ہیں۔ اور عارف بالیقین ہو جاتا ہے۔ نقش یہ ہے ⁘

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ سلام قولا من رب الرحیم ۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لن تنالوا البر حتی

اِسم اللہ ذات اِسم اعظم ہے۔ اور اسم اللہ معظم ہے۔ اسم لِلّٰہ اور اِسم ہو اِسم عظمت العظمےٰ ہیں۔ جو اس کو ایک مرتبہ کر لے وہ خدا کے حضور میں پہلے روز حضوری مرتبہ پاتا ہے۔

بغیر رجعت اور غم کے خاتم ختم اِس نقش میں ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بحق یٰسٓ

ھو

اگر کوئی پہلے ہی روز قطب یا غوث کے مرتبہ پر پہنچنا چاہے اور عرش سے لیکر فرش تک کے طبقات کی واقفیت حاصل کرنا چاہے۔ تو اس نقش کی مشق دلو پہلوؤں میں کرے نقش یہ ہے:-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ	ھو	یَا فَتَّاحُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ		یَا حَیُّ
اللّٰہ لِلّٰہ لہٗ ھو		یَا قَیُّوْمُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ		یَا رَحْمٰنُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اللّٰہ اللّٰہُ لہٗ ھو		
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اللّٰہ لِلّٰہ لہٗ ھو		یَا رَحِیْمُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اللّٰہ لِلّٰہ لہٗ ھو		

مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ

باب سوم

در ذکر مراقبہ

مراقبہ دل کی نگہبانی کو کہتے ہیں۔ تاکہ غیر حق دل میں نہ آئے۔ جیساکہ خطرات نفسانی اور شیطانی وغیرہ وغیرہ۔ مراقبہ اللہ تعالےٰ تک پہنچا دیتا ہے اسے مشاھدہ خاص نما بھی کہتے ہیں۔ اور مراقبہ محبت محبوب کو کہتے ہیں۔ اور اسے محرم اسرار بھی کہتے ہیں۔ اور مجلس محمدی کا بھی مراقبہ ہوتا ہے۔ اور تجلی ذات کے مراقبہ کو نور الھدیٰ کہتے ہیں۔ مراقبہ کی شرح حسب ذیل ہے:

پہلے پہل جو شخص علم مراقبہ کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور محبت سے مجلس حاصل ہوتی ہے۔ اور اس مجلس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم النبیین صلوات اللہ علیہ تک کے ارواح کو دیکھتا ہے۔ یہ علم مراقبہ کا ابتدائی سبق ہے۔ مراقبہ کو محرم اسرار بھی کہتے ہیں۔ اور اسم ذاتی کے مراقبہ کو مشاھدہ ذات حضور نما کہتے ہیں۔ اور یہ مراقبہ لاہوت اور لامکان میں پہنچا دیتا ہے۔ جو ذکر فکر اور حبس دم میں حیران پریشان اور نادان ہے۔ وہ مراقبہ کی قدر کیا جانے۔ اور نیز مراقبہ کی شرح موت کے قرب کے متعلق ہے۔ جو اسم ذات کا تصوّر اور مراقبہ کرتا ہے۔ اُس کو مرتبہ موت کے حالات کا مشاھدہ ظاہر ہوتا ہے۔ وہ جان کنی قبر کی حقیقت۔ منکر نکیر کے سوال اور قیامت کی سوال گاہ سب کچھ دیکھ لیتا ہے مختصر یہ کہ اہل مراقبہ واصل اور حق الیقین کے مرتبے کو پہنچ جاتے ہیں ؎

۵۰ گر بگویم شرح ایں احوال را ہر کہ غیرت خورد شد عارف خدا
ان احوال کی شرح یہ ہے۔ کہ جس نے اپنے بدن سے سفر کیا وہی عارف باللہ ہو گیا
مراقبہ ایمان کا موتی ہے۔ جو اللہ تعالے کی حضوری میں اس کا مقرب ہے +
واضح رہے۔ کہ مراقبہ چار چیزوں سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ چار چیزیں چار
میم ہیں۔ اوّل مراقبہ محبت کا میم اس سے محبت بڑھتی ہے اور مراقبہ محبت سے
پروردگار کے اسرار کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ یہ اسم اللہ کے تصور سے حاصل
ہوتا ہے۔ دوم معرفت کا میم اس کے مراقبہ سے انوار الٰہی کی توحید نمودار
ہوتی ہے۔ یہ بھی اسم اللہ کے تصور سے پیدا ہوتا ہے۔ تیسرا میم معراج
کا ہے مراقبہ صلوٰت اللہ کہتے ہیں۔ یہ دل سے نکلتا ہے۔ اس سے
ہمیشہ ذکر جاری رہتا ہے۔ اور دل کو شوق ذوق اور فرحت حاصل
ہوتی ہے۔ وجود کے اعضا اور بالوں سے اسم ذاتی کی آواز نکلتی ہے۔ یہ
بھی اسم اللہ کے تصور سے حاصل ہوتا ہے۔ چوتھا مجموع الوجود کا کہ
جس میں سر سے لے کر پاؤں تک عجیب وغریب انوار کے مشاہدہ میں رہتا
ہے اور نفس اور شیطان پر غالب آتا ہے۔ اور ان پر قادر ہو جاتا ہے یہاں
تک کہ جب تک مجلس انبیاء اور اولیاء کی ملاقات نہ کرے مراقبہ سے باہر
نہیں آتا۔ ایسا شخص ظاہر میں لوگوں سے گفتگو کرتا ہے۔ اور باطن میں
مراقبہ کرتا ہے۔ ایسے شخص کے بدن سے مراقبہ کے وقت ہر اعضو سے
ستر ہزار صورتیں اللہ اللہ کرتی نکلتی ہیں۔ اور جب صاحب مراقبہ ختم کرتا
ہے تو پھر وہ صورتیں غائب ہو جاتی ہیں۔ ایسے شخص کو بعض صاحب مراقبہ
کہتے ہیں اور بعض نہیں کہتے۔ یہ مراقبہ اسم ھُو کے تصور سے حاصل ہوتا ہے۔ اور
اسم ھُو سے چار منتہی ذکر حاصل ہوتے ہیں۔ جن کو شخص خضوری اور غرق فی النور

کہتے ہیں۔ پہلے ذکر حائل حاصل ہوتا ہے۔ یہ مرشد کامل سکھلاتا ہے۔ دوسرا ذکر سلطانی اس سے لاہوت اور لامکان میں پہنچ جاتا ہے۔ سوم ذکر قربانی اس میں خطرات شیطانی سے خلاصی ہو جاتا ہے۔ چوتھے ذکر خفی جس سے مجلس نبوی ہمیشہ کے لئے حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص اس ذکر کو نہ جانے اور مراقبہ کرے۔ اور اس کی مراد دنیا کو طلب کرتا ہو۔ اس کا بھی دل سیاہ نہیں رہتا۔ اور دنیاوی عزت اور مرتبہ اُسے حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن جس کی نظر آخرت پر ہو۔ وہ دنیا۔ نفس اور شیطان سے فارغ ہو جاتا ہے۔ اور وہ صاحب وصف کریم ہو جاتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس +

صاحب مراقبہ کے مراتب نہایت عظیم ہیں۔ صاحب مراقبہ کو سیدھی راہ مل جاتی ہے۔ مراقبہ صاحب مراقبہ پر ثابت نہیں ہوتا لیکن اسم اللہ سے اور بھی مراقبہ خاص الخاص ہے۔ اور صاحب مراقبہ مجلس نبوی دیکھتا ہے اور اس میں اولیاء اور انبیاء کی روحوں سے ملاقات کرتا ہے۔ جو مراقبے پر دو گواہ نہیں رکھتا۔ اس کا مراقبہ غلط ہے۔ اور مراقبہ اُسے راہ نہ دیگا۔ اور مراقبہ نفسانی خطرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور منزل بمنزل اور مقام بمقام پہنچاتا ہے۔ یہاں تک کہ مجلس محمدی اُسے حاصل ہو جاتی ہے۔ ایسا صاحب مراقبہ طریقے سے ہر وقت ملازم حضور رہتا ہے۔ اور عارف باللہ کا درجہ اُسے حاصل ہو جاتا ہے۔ اُس کا خاتمہ خیر سے ہوتا ہے۔ اور اس کا باطن معمور رہتا ہے +

واضح رہے کہ تین چیزیں کبھی پوشیدہ نہیں رہتی۔ خواہ ہزاروں پردوں میں انہیں چھپایا جاوے۔ اوّل آفتاب۔ دوسرے دین محمدی کی خوشبو وا مشک تیسرے معرفت الا اللہ عارف باللہ +

واضح رہے۔ کہ جو شخص خواب یا مراقبہ میں بہشت کے انار آئے۔
اور بہشتی کھانا کھائے! اور غربت کی ناری کا پانی پیئے۔ اور حور و قصور کا
تماشا دیکھے۔ تو جب وہ خواب یا مراقبہ سے باہر آئیگا۔ اُسے عمر بھر کھانے
پینے کی ضرورت نہ رہیگی۔ اور بھوک پیاس اُس کے وجود سے دُور ہو
جائیگی۔ اور عمر بھر اُسے نیند نہ آئیگی۔ اور ایک ہی وضو سے ساری عمر
گذار دے گا۔ اور طاعت کی توفیق اُسے اس قدر حاصل ہو گی۔ کہ دن رات
سجدہ سے سر نہ اٹھائے گا۔ اور دن بدن موٹا ہوتا جائے گا۔ لوگ سردی
گرمی میں ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ لیکن اُسے سردی گرمی سے لذت حاصل
ہو گی۔ یہ بھی درویش کے ایک ادنے سے مراتب ہیں۔ فقیر اس کو
کہتے ہیں۔ کہ اُسے اِن مراتب سے شرم و حیا آئے۔ یہ باتیں محمدی فقیر
سے بعید ہیں۔ اس کا انتہا یہ ہے۔ کہ مراقبہ یا خواب میں لقائے رب العالمین
سے مشرف ہو! ور ظاہر میں بند نہ رہے اور ہر وجود سے اُسے اسم ذات
کی آواز آئیگی۔ اور اسم ذاتی کے تصور سے اس میں کچھ ایسی آگ پیدا ہو جاتی
ہے۔ کہ دن رات وہ نفس کو عتاب کرتا ہے۔ اور اس سے قہر اور غضب کے
ساتھ پیش آتا ہے! ور شریعت کا لباس پہنتا ہے۔ اور شریعت میں کوشش
کرتا ہے۔ اور یہ پڑھتا ہے" تَفَکَّرُوْا فِیْ نَعْمَائِہٖ وَلَا تَفَکَّرُوْا
فِیْ ذَاتِہٖ" (اس کی نعمتوں کو سوچو نہ کہ اُس کی ذات کو) سب سے بڑی
نعمت معرفت توحید ہے۔ اللہ تعالےٰ کی صورت شکل اور آنکھ کی بابت
نہ سوچ۔ کیونکہ وہ بے مثل اور بے مانند ہے۔ بلکہ ذکر کی آگ اپنے آپ
میں ایسی پیدا کرے۔ جو اس طرح جلا دے۔ جیسے آگ خشک لکڑی کو
جلاتی ہے۔ اور اگر ذرّہ بھر اس جلالیت حضوری کی آگ کا زمین و آسمان

پھینکا جائے۔ تو فوراً جل جائے۔ آفرین ہے اس پر جو اس آگ سے جلتا ہے۔ اور دم نہیں مارتا۔ اور اس سے روز قیامت تک خلاصی نہیں پاتا۔ اس ریاضت سے سخت اور کوئی ریاضت نہیں۔ بعض ان مراتب میں کافر اور مشرک ہو گئے اور بعض دیوانے اور بعض مجنون جو جسم شریعت کا لباس پہن لے۔ وہ پھر باخبر اور ہوشیار ہو جاتا ہے۔ اور خلقت کو نہیں سنتا اور ہزار ہا مجذوب اس آگ میں جل گئے ہیں اور ہزاروں رحمت الٰہی کے پانی سے سرد ہو گئے۔ اور مجذوب کے مراتب کو پہنچ گئے۔ افسوس میری حالت پر۔ اللہ بس باقی ہوس ۔

واضح رہے کہ زمین اور آسمان کے طبقات جو بے ستون کھڑے ہیں یہ سب اسم ذاتی کے آداب سے قیامت تک اسی طرح اسم اللہ کی طرف متوجہ رہینگے اور جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے۔ وہ اسم اللہ کی تسبیح میں مشغول ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ (جو چیز زمین اور آسمان میں ہے۔ وہ اللہ کی تسبیح میں مشغول ہے۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَہَا وَاَشْفَقْنَ مِنْہَا وَحَمَلَہَا الْاِنْسَانُ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا۔ (ہم نے زمین آسمان اور پہاڑوں کو امانت رکھنے کے لئے کہا۔ لیکن وہ اس کے اٹھانے سے ڈرے۔ مگر انسان نے جو ظالم اور جاہل ہے اسے اٹھا لیا) ۔

خواب اور مراقبہ کے احوال ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں۔ لیکن مراقبہ خواب سے زیادہ غالب ہے۔ چنانچہ اونچی آواز سے پکار کر

سوئے ہوئے کو جگا سکتے ہیں۔ لیکن جو شخص مراقبہ کے وقت مشاہدہ واحدانیت
اور نور حضور میں غرق ہو۔ اگر اس کی گردن بھی اس وقت الگ کر دی
جائے۔ تو بھی اُسے خبر نہیں ہوتی۔ پس معلوم ہوا کہ مراقبہ موت ہے۔
کیونکہ موت میں انسان کی یہی حالت ہوتی ہے ؎

مراقبہ معرفت اللہ سے عارفوں کو سرفرازی ملتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے "رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَضُوْا عَنْهُ" (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے
اور وہ اُس سے راضی ہیں) اور نیز فرماتا ہے اَرْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ
رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ (اپنے پروردگار
کی طرف لوٹ راضی ہو کر۔ اور میرے بندوں میں شامل ہو کر بہشت
میں داخل ہو) مراقبہ محرم اسرار الٰہی ہوتا ہے۔ صاحب مراقبہ کو
بیداری میں خواب اور خواب میں ہشیاری حاصل ہوتی ہے۔ اور
ماسوی اللہ کے مشاہدہ سے وہ استغفار کرتا ہے۔ صاحب مراقبہ محبت کو مجلس
محمدی نصیب ہوتی ہے۔ مراقبہ سے مردہ مردود اور محروم دل بھی درست
ہو جاتا ہے۔ مومنوں کے لئے محمدی حضوری کا مراقبہ بمنزلہ معراج کے ہے۔
اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ (نماز
مومنوں کا معراج ہے۔ لیکن حضوری قلب کے سوائے نماز نہیں ہوتی) ؎

مراقبہ اور معرفت عارف باللہ کے لئے بمنزلہ پر و بال کے ہیں
جس سے ہمیشہ اس کی نظر معرفت مولیٰ پر رہتی ہے ؎

مراقبہ کی بہت سی قسمیں ہیں۔ چنانچہ جب مراقب اسم ذات آنکھ بند کر کے
مراقبہ میں سر دونوں گھٹنوں کے درمیان نیچے جھکاتا ہے۔ اور اسم ذاتی
کا تصور کرتا ہے۔ تو باطن میں وہ آخرت کی طرف اس طرح پرواز

کرتا ہے۔ کہ دار الفنا سے دار البقا کو پہنچ جاتا ہے۔ گویا کہ وہ بالکل مُردہ
ہے۔ اور اس میں اسم ذاتی کے حالات پیدا ہوتے ہیں۔ اور جان کنی کی
تلخی دیکھ چکا ہے۔ اور لوگ اس کے لئے نہلانے والے کو لے آئے ہیں
اور اُسے غسل دیکر لوگوں نے اس کا جنازہ پڑھ لیا ہے۔ پھر دماغ میں
ایک ہڈی ہے۔ جسے دلیت الدین یا سفید ہڈی کہتے ہیں۔ جو زمین اور
آسمان سے وسعت میں زیادہ ہے۔ اس میں روح کو لاکر فرشتوں نے
ستتر ہزار سوال پوچھے۔ اور اس نے اُن کا جواب دیا۔ اور ایک لحظہ
میں جنازہ اٹھایا گیا۔ یہاں تک کہ اُسے قبر پر لے گئے۔ وہاں پر اُس
سے فرشتوں نے ستتر ہزار سوال وجواب کئے۔ پھر اُسے قبر کے
اندر لحد میں رکھا۔ جس کی فراخی زمین اور آسمان سے زیادہ ہے۔ اس
میں منکر اور نکیر نے سوال پوچھے۔ اُس سے خلاصی پاکر اُسے کہا گیا۔ کہ تو اسمیں
سو یارہ۔ پھر رُمان نام فرشتے نے اُسے جگایا۔ اُس نے انگلی کو قلم اور لعاب
دہن کو سیاہی اور مُنہ کو دوات اور کفن کو کاغذ بنا کر نیکی بدی اُس کے کفن
پر لکھی۔ اور اس کو تعویذ کی طرح اُس کے گلے میں باندھ دیا۔ اور غائب ہو گیا
قبر میں اُسے ہزارہا سال گذر گئے۔ پھر اسرافیل ع کی کرنا کی آواز سنی۔ تو مردہ
نباتات کی طرح زمین سے نکل آیا۔ اور اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوقات قیامت
کے میدان میں جمع ہو گئیں۔ اور اعمال نامہ اُس کے ہاتھ میں دیکر بُرے
اعمال اُس سے لیکر پلصراط سے پار کر دیا۔ پھر وہ بہشت میں داخل ہوا اور
پاک شراب کے پیالے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دست
مبارک سے پئے! اور پیتے وقت کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول
اللہ صلعم پڑھا۔ اور پھر خدا کی طرف متوجہ ہو کر پانسو سال رکوع میں

اور پانسو سال سجود میں گذارے۔ اور پھر سجدہ سے سر اٹھا کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہم صحبت ہوا۔ اور انبیاء کی صف کے پیچھے دیدار الٰہی سے مشرف ہوا۔ جب اس طرح لقائے الٰہی کرنے کے بعد ہوش میں آیا۔ تو بے مثل بن گیا۔ پس جس وقت وہ باطن کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو دیدار الٰہی سے مشرف ہوتا ہے۔ اور ہر لحظہ اُسے دنیاوی لذتیں ہیچ دکھائی دیتی ہیں۔ اگرچہ ظاہر میں لوگوں سے گفتگو کرتا ہے۔ لیکن باطن میں اُسے ہمیشہ کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ "مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا" اور "اِذَا اَتَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ" یہی مراتب واصلوں اور عارفوں کے ہوتے ہیں اور کلام الٰہی کی آیتوں اور شرع محمدی کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں +

پیغمبر خدا نے فرمایا ہے "مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ" (جس نے اپنے تئیں پہچانا۔ اُس نے خدا کو پہچان لیا) اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے "مَنْ هُوَ فِيْ هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى" (جو دنیا میں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں اندھا ہوگا) یہ مراتب اُن عالموں کے ہیں۔ جو دست بیعت کر کے عامل بھی ہیں۔ اور فقیر کے طالب بھی ہیں۔ صاف دل فقیروں پر ہنسی نہیں اڑانی چاہیئے۔ کیونکہ خود پیغمبر خدا فرماتے ہیں سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَاءِ" (قوم کا سردار فقیروں کا خادم ہوتا ہے) پس دوسرے کی کیا مجال ہے۔ کہ اُن سے دم مارے۔ جو اُن کا مقابلہ کرتا ہے۔ وہ دونوں جہان میں خراب اور پریشان ہوتا ہے +

خدا اور بندے کے درمیان نیاز کا پردہ ہے۔ اگر تو آئے تو تیرے لئے دروازہ کھلا ہے۔ اور اگر نہ آئے تو خدا بے نیاز ہے +

واضح رہے کہ بندہ اپنی مرضی سے پیدا نہیں ہوا۔ اور ہر ایک کام

اُس کی مرضی سے نہیں ہوتا حدیث " فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْ عَنِ الْحِكْمَةِ " (حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہیں) پس بہتر یہی ہے ۔ کہ تو اپنے کام خدا کے سپرد کر دے ۔ اور خود دخل نہ دے ۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ۔ (میں اپنا کام خدا کے سپرد کرتا ہوں ۔ بیشک اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو دیکھتا ہے) ۔

واضح رہے کہ اللہ تعالےٰ بے مثل اور بے مثال ہے اور حَیٌّ الْقَیُّوْمُ اور اَحَدٌ ہے ۔ اللہ تعالےٰ کی صورت غیر مخلوق ہے ۔ جو مراقبہ یا خواب کی حالت میں دیکھی جاتی ہے ۔ وہ بھی محبوب کے دیکھنے سے ہوتی ہے ۔ اگر جاگے اور ہوشیار ہو جائے ۔ تو توحید الٰہی کے نور سے اِس کے وجود میں ایسی گرمی پیدا ہو کہ جلکر مر جائے ۔ اور زبان پر مُہر خاموشی رہے ۔ اور اگر دن رات سجدہ سے سر نہ اُٹھائے ۔ اور بدن پر شریعت کا لباس پہنے ۔ اور شریعت میں کوشش کرے ۔ اور بے مثل صورت کی مثال قائم نہ کرے ۔ تو پھر مشاہدہ حضوری کی اسقدر ایسے نعمت حاصل ہو ۔ کہ شمار میں نہ آسکے ۔ اور وہ عارف اور واصل ہو جائے ۔ یہ مراتب بھی اسم ذاتی کے حاضرات اور کلمہ طیّب کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں ۔ اور کلمہ طیّب کا طریقہ تحقیق ہے ۔ پس معلوم ہُوا کہ نفس کا سوال مقام اور آواز اور احوال اور ہے ۔ اور قلب کا آواز ۔ سوال اور مقام اور احوال اور ہے ۔ اور روح کا سوال ۔ مقام اور آواز اور احوال اور ہے ۔ نفس کی آواز دنیا ہے ۔ اور اس کا مقام خواہش اور دل کی آواز ذکر ہے اور اس کا حال محبت الٰہی اور شوق ۔ اور اس کا مقام صفا باطن ہے اور روح کی آواز کلام اللہ یعنی قرآن اور حدیث اور اس کا مقام جمعیت

ہر ایک گروہ کے مقام سے معلوم کر لینا چاہیئے کہ آیا یہ اہل نفس ہے۔ یا اہل دل یا اہل روح۔ اللہ بس باقی ہوس ؛

باب چہارم

فنافی الشیخ۔ فنافی الرسول اور فنافی اللہ کے بیان میں

مرید کو تین مرتبے طے کرنے پڑتے ہیں۔ پہلا فنافی الشیخ کا جس میں شیخ کی صورت کا اس طرح تصور کرنا پڑتا ہے۔ کہ جس طرف دیکھے شیخ ہی دکھائی دے دوسرا مرتبہ فنافی الرسول کا جس میں صورت اسم محمدؐ کا اس طرح تصور کرنا پڑتا ہے۔ کہ جس طرف دیکھے۔ اُسے مجلس محمدی نظر آئے۔ تیسرا مرتبہ فنافی اللہ کا جس میں اسم اللہ کا تصور اس طرح کرنا پڑتا ہے۔ کہ جس طرف دیکھے اسم اللہ کی بے شمار تجلیات اُسے نظر آئیں۔ اسی کو لامکان کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کو کسی خاص مقام یا مکان میں مقرر کرنا کفر کا موجب ہے ؛

واضح رہے۔ کہ قرب کے بھی تین مرتبے ہیں کہ اُن سے تین تصور یعنے فنافی الشیخ۔ فنافی الرسول اور فنافی اللہ حاصل ہوتے ہیں ؛

واضح رہے کہ تمام مخلوقات نور محمدی سے پیدا ہوئی ہے۔ اور نور محمدی نور الٰہی سے۔ جو مرشد پہلے روز وحدانیت کے نور کی صورت نہ بنا دے اُسے مرشد نہیں کہ سکتے۔ جب اسم ذات کے تصور سے نفس کی پاکیزگی اور دل کی صفائی اور روح کی تجلیات اور سر کے نور مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔ تو پھر وہ نور بموجب اس حدیث کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ ”(ہر ایک چیز اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہے) کے اپنے اصل کی طرف رجوع کرتا ہے ؛

راہ حضوری کی ابتدا فنا فی الشیخ ہے۔ اور متوسط فنا فی اللہ ہے۔ اور انتہا ہے راہ حضوری فنا فی الرسول ہے۔ جو شریعت محمدی اور امر معروف اور نص حدیث کی خلاف ورزی کرے۔ وہ مردود اور خبیث ہے۔

واضح رہے۔ کہ جب طالب اسم اللہ کے تصور پر تصرف کر لیتا ہے اور اسم ذاتی کا نقش اس کے دل پر قرار پکڑ جاتا ہے۔ اور دل سے اس طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ تو دل کے گرد آگ کا ایک شعلہ سا پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ نور کی طرح ہوتا ہے۔ اور جب طالب خیال کرتا ہے۔ کہ وہ تجلی حضور ہے اس شیطانی آگ سے شیطان آواز دیتا ہے۔ کہ تو میرا یار ہے۔ اور میں تیرا یار ہوں اب ظاہر و باطن میں بندگی کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایسی صورت میں استغفار پڑھنی چاہیئے اس تجلی کے بعد شیطان لڑکے کی صورت میں اور پھر جوان کی صورت میں اور پھر بوڑھے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور پھر شیطانی صورت میں کہتا ہے۔ کہ یہی فقیری کے مراتب ہیں۔ پھر وہ شیطانی اندر سے ماضی۔ حال اور مستقبل کی خبریں دیتا ہے۔ اور لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ فلاں فقیر صاحب کشف ہے۔ لیکن یہ مراتب اندرونی شیطان کا استدراج ہے۔ اس سے باخبر ہونا چاہیئے۔ جب ایسی شیطانی صورت ہمکلام ہو۔ تو کلمہ طیب اور لاحول پڑھنی چاہیئے۔ فوراً شیطانی صورت دفع ہو جائیگی۔ پھر نورانی صورت کی تجلیات جو اسم اللہ کے حروف سے نکلیں وہ قرآن حدیث کے موافق ہیں۔ اس وقت تو آمنا و صدقنا کہہ۔ جو باطن شریعت کے مطابق نہ ہو۔ وہ باطل ہے۔ چنانچہ اس بارے میں ایک حدیث ہے کُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَاهِرِهِ فَهُوَ بَاطِلٌ (جو باطن کہ ظاہر کا مخالف ہو وہ باطل ہے) کیونکہ فنا فی الشیخ کے مراتب کا تعلق اسم اللہ اور حضوری انوار کے

مشاہدات اور تجلیات اور مجلس نبوی سے ہے۔ جو فنا فی الشیطان ہوتے ہیں۔ وہ نفس پرست مغرور اور ناقص شیخ کے مرید ہوتے ہیں۔ ایسے مرید بیشمار ہوتے ہیں لیکن فنا فی الشیخ کے طالب روشن ضمیر اور معرفت اِلَّا اللّٰہ کے لائق اور حضوری پیغمبرؐ کی مجلس کے لائق ہوتے ہیں۔ وہ شریعت میں ہوشیار ہوتے ہیں ❖

تصور فنا فی الشیخ کا مفصل حال

تصور شیخ کی زیادتی سے وجود میں ایک نورانی صورت ظاہر ہوتی ہے وہ صورت علم کی فضیلت بیان کرتی ہے۔ کہ قرآن۔ حدیث۔ فقہ۔ فرض۔ سنت۔ واجب اور مستحب کو بجالانا چاہیئے! اور کبھی وہ صورت ذکر اللہ میں غرق ہوتی ہے۔ تو اس صورت کے وجود سے آواز نکلتی ہے۔ "سِرُّہٗ ھُوَ سِرِّیْ ھُوَ الْحَقُّ لَیْسَ فِیْ الدَّارَیْنِ اِلَّا ھُوْ" اور کبھی وہ صورت زمانہ گذشتہ زمانہ حال اور زمانہ مستقبل کے حالات ایک ایک کر کے ظاہر کرتی ہے۔ اکثر وہ صورت اپنے تئیں دن رات نماز طاعت اور بندگی سے فارغ نہیں رکھتی اور ہمیشہ وہ صورت شرع کی پابند رہتی ہے۔ اور کبھی بھولکر خلاف شرع کام اُس سے ہو تو ہو۔ ورنہ کبھی کفر یا شرک یا بدعت کا کلمہ اس سے ظاہر نہیں ہوتا۔ اور کبھی وہ صورت محاملات میں نفس کا محاسبہ لیتی ہے اور نفس کو کہتی ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ۔ "مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَاءِ" (جس نے اپنے تئیں پہچانا اُس نے اپنے رب کو پہچانا۔ اور جس نے اپنے نفس کو فناء سے پہچانا اُس نے اپنے رب کو بقاء سے پہچانا) ۔ اور نفس کو پہچانتا ہے۔ فنا فی الشیخ کے مرتبے میں وہ صورت وجود کے

اندر غائب رہتی ہے۔ اور وجود گناہوں سے تائب رہتا ہے۔ ایسی صورت نفسانی تصور سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ صورت نفس کو ملامت کرنے کے لئے اُسے "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى" یاد دلاتی ہے۔ تاکہ سرکشی اور انحراف چھوڑ دے اور راستے پر آجائے۔ یہ مراتب طفلانِ شناسی نفس کہلاتا ہے۔ شیخ کامل کو الہام پیغام سے نہیں آزمانا چاہیئے۔ جس میں معرفت اور فقر کا پیغام نہ پایا جاتا ہو۔ تو اس پر دھوکا نہ کھانا چاہیئے۔ کامل مرشد کی یہ نشانی ہے کہ اُسے قرب الٰہی حاصل ہو۔ اور خدا کی حضوری کا منظور ہو اور اس کا باطن معمور ہو اور شوق میں مسرور ہو۔ اور ناقص مرشد یہ ہے۔ جو مخنث صورت بے شرع۔ بے اثر اور اہل بدعت ہو۔ ایسا مرشد کسی کام کا نہیں۔ اگر صاحب فنافی الشیخ گناہ کی طرف رجوع کرے۔ تو صورت اس کو منع کرتی ہے۔ اور گناہ سے بچاتی ہے اور حرص اور شہوت کے غلبوں کو روکتی ہے۔ اور اگر سو جائے تو وہی صورت توفیق الٰہی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اللہ کی توجہ میں غرق کرتی ہے اور اگر مراقبہ کرے۔ تو وہی صورت ہاتھ پکڑ کر مجلس محمدی میں پہنچاتی ہے اور منصب اور مراتب دلاتی ہے اور ایسے شخص کا باطن نہایت صاف ہوتا ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ وہ صورت ہمیشہ یہ تسبیح پڑھتی ہے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ سُبْحَانَ ذِى الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِى الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِىْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ" اور وہ صورت سخاوت میں حاتم سے بڑھ کر ہوتی ہے مذکورہ بالا مراتب صاحب فنافی الشیخ کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور اس کا باطن صفا

ہوتا ہے اور مقام فنا فی الشیخ کا یہ ہے۔ کہ جب طالب اللہ شیخ کی صورت کا باطن میں تصور کرتا ہے۔ تو شیخ کی صورت اسی وقت حاضر ہو کر طالب کا ہاتھ پکڑ کر معرفت اور مجلس محمدیؐ میں پہنچا دیتی ہے۔ ایسے شیخ کو یُحیی و یُمیت کہتے ہیں۔ اور فنا فی الرسول یہ ہے۔ کہ جس وقت اسم محمدؐ کا تصور

فنا فی الرسول

کیا جاتا ہے۔ فی الفور آنحضرتؐ کی روح پاک مع اصحاب کبار بڑی مہربانی کے ساتھ تشریف فرما ہوتی ہے۔ اور صاحب تصور کو فرماتے ہیں۔ کہ میرا ہاتھ پکڑ لو۔ آپ کا دست مبارک پکڑتے ہی اُسے معرفت الٰہی حاصل ہو جاتی ہے اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور ارشاد کے لائق ہو جاتا ہے اس واسطے کہ آنحضرتؐ خود زبان مبارک سے تصور کی بابت فرماتے ہیں پس بیعت کرنے والا گو پیغمبر صاحب کے حکم سے دست بیعت کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ" اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھ پر ہے مجھ کو ان لوگوں پر بڑا تعجب آتا ہے۔ جو معرفت الٰہی کے نور سے باطنی لذت حاصل نہیں کرتے۔ اور فقر الی اللہ کو مومن اللہ خیال کرتے ہیں +

فنا فی اللہ

مقام فنا فی اللہ سے یہ مراد ہے۔ جو اسم اللہ تصور کرے تو اسم اللہ کی تاثیر اُسے اِلّا اللّٰہ کی معرفت بخشتی ہے اور غیر حق کو اس کے دل سے دُور کرتی ہے۔ جو اس مقام پر پہنچتا ہے۔ وہ تو جب معرفت کے دریا سے پیالہ پیتا ہے اور شریعت کا لباس سر سے پاؤں تک پہنتا ہے۔ اور شرعی احکام بجالاتا ہے۔ اور جو بال بھر بھی معرفت الٰہی دیکھتا ہے۔ اُسے جاہل کے رُو برُو بیان نہیں کرتا۔ اور نہ جوش خروش کرتا ہے۔ اور ڈینگیں نہیں مارتا ۵

تا توانی خویش را از خلق پوش ... عارفانی کے پسند نا خود فروش

جہانتک تجھ سے ہو سکے تو اپنے تئیں خلقت سے چھپا ... نمود کو عارف کب پسند کرتے ہیں

باب پنجم

در بیان مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم

مجلس محمدی میں داخل ہونے کا یہ طریق ہے۔ کہ جب طالب کے دل پر اسم اللہ کا تصور اچھی طرح منقش ہو جائے اور ٹھیک طور پر سکونت اور قرار پکڑ جائے۔ اور باطن میں اسم اللہ کو درست دیکھے۔ تو اسم اللہ سے آفتاب کی روشنی کی طرح نور نکلیگا۔ اور معرفت الٰہی کے نور کی تجلیات کے شعلوں سے شیطانی وسوسوں اور خطرات کی تاریکی سیاہی اور اندھیرا دور ہو جائیگا۔ اس وقت مرشد کو لازم ہے۔ کہ طالب کو کہے کہ تو اسم اللہ باطنی تصور اور تفکر سے اور دل کے ارد گرد دیکھ کہ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے۔ اگر دل کے ارد گرد دیکھنے سے طالب باطن میں غرق ہو جائے۔ تو سمجھے کہ اس کے باطن میں معرفت الٰہی کا نور ہے۔ اور اگر باطن میں باشعور رہے۔ تو اسے کہہ۔ کہ دیکھ دل کے گرد ایک وسیع میدان ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ پھر طالب اسم اللہ کی طرف دل سے متوجہ ہووے اور مراقبہ سے نکل کر کہے۔ کہ اس میدان میں روضے کی شکل کا ایک گنبد ہے۔ اور اس کے دروازے پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا ہے۔ جب یہ تالا کھل جائے۔ اور طالب روضہ کے اندر آ جائے۔ تو اسے خاص مجلس محمدی دکھائی دیگی۔ اور اُس

مجلس میں قرآن حدیث کا ذکر اذکار ہوتا دکھائی دے گا۔ پس اُس سے معلوم ہو گا
کہ یہی مجلس محمدی ہے۔ مجلس محمدی سے تو مقام حاصل ہوتے ہیں ۔
اوّل مقام ازل۔ دوم مقام ابد۔ سوم مقام دنیا۔ اور جو دنیا میں بھی چار
مقام حاصل ہو گئے چنانچہ ایک مقام حرم مدینہ میں روضہ مبارک کی مجلس
ہیں۔ دوسرا حرم کعبۃ اللہ ہیں۔ اور دو اور مقام آسمان کے اوپر اور
حضوری مجلس عرش کے اوپر۔ لیکن کامل فقیر وہ ہے۔ جو صحبت محمدی
کا ہم مجلس ہو۔ اور ایک اور مجلس گہرے دریا میں۔ جسے دریائے توحید
مطلق کہتے ہیں۔ جو نور الٰہی سے پُر موج ہے۔ اور ایک مجلس محمدی
لامکان میں ہے۔ جس کی مثال نہیں دے سکتے۔ یہ کلمہ طیب کے ذکر
سے حاصل ہوتی ہے۔ ایسا صاحب تصور جس مجلس میں جاتا ہے۔ وہ
مراقبہ اور ذکر الٰہی میں ایسا محو ہو جاتا ہے۔ کہ گویا وہ مردہ ہے۔ اس مراقبہ
سے مجلس محمدی حاصل ہوتی ہے۔ جب ظاہر باطن ایک ہو جاتے۔ تو وہ
عارف باللہ کامل ہوتا ہے ۔
واضح رہے کہ کاملوں کے لئے مجلس محمدی ہر جگہ آفتاب کی طرح روشن
ہے۔ اور مجلس کا طالب اس کے حضور میں اس ذرّے کی طرح رہتا ہے۔
جو آپ سے کبھی جدا نہیں ہوتا۔ بلکہ آفتاب کی روشنی اس کے ذرّے
کی برکت سے ہے۔ مطلب یہ کہ طالب اللہ ظاہر میں خواہ کتنا
ہی ورد وظائف میں مشغول رہے۔ وہ باطن میں کبھی مجلس محمدی حاصل نہیں
کر سکتا۔ تاوقتیکہ کوئی کامل مرشد اس کی رہنمائی نہ کرے۔ کامل مرشد کی مدد سے
ایک لحظہ میں مجلس محمدی حاصل ہو سکتی ہے! اور وصل خدا بن سکتا ہے ۔
واضح رہے کہ امت پیروی کو کہتے ہیں۔ اور پیروی کا یہ مطلب ہے

کہ حضرت محمدؐ کے قدم بقدم چلا جائے۔ اور اپنے تئیں مجلس محمدی میں پہنچائے مجھے اُن لوگوں سے بڑا تعجب آتا ہے۔ جو حضوری کے راہ کو نہیں جانتے۔ اور عارف باللہ سے اس راہ کی طلب نہیں کرتے۔ جو پیغمبرؐ صاحب کا منظور نظر نہیں۔ خواہ وہ مومن مسلمان فقیر درویش عالم اور فقیہ ہی کیوں نہ ہو۔ اُس کی پیروی جائز نہیں ✤

واضح رہے کہ محمدیؐ حضوری ہدایت کا سر ہے۔ اور ہدایت در ہدایت ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے ؎ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ ؎ (جس نے مجھے دیکھا اُس نے گویا خدا کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں کبھی ظاہر نہیں ہو سکتا) ✤

واضح رہے کہ جو شخص باطن میں محمدیؐ حضوری میں دینی کام کے لئے التماس کرتا ہے۔ تو حکم ہوتا ہے۔ اور اُسی وقت اس کے لئے فاتحہ خیر کہا جاتا ہے۔ اور وہ کام ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اس میں کیا حکمت ہے ایسے طالب اللہ کو واضح رہے۔ کہ وہ ابھی درجہ تکمیل کو نہیں پہنچا۔ ابھی بہت کچھ ترقی کی گنجائش ہے۔ ایسے طالب اللہ کو مشکل پیش آئے تو باطن میں نعم البدل سے خوش وقت ہوتا ہے۔ ایسا ترقی کا مرتبہ اُسے مبارک ہو اگر طالب جاہل ہے یا مردار دنیا کو مجلس محمدیؐ سے طلب کرتا ہے۔ تو اس کو نالائق خیال کر کے مجلس سے باہر نکالا جاتا ہے اور مرتبہ سے گرایا جاتا ہے۔ جس کا ظاہر و باطن ایک ہو جائے۔ اس کی ترقی کا مقام ہمیشہ وہی ہے اس کا مرتبہ ترقی نہیں کرتا۔ جو توحید میں آئے اس کیلئے توحید الٰہی کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور اُسے مجلس محمدی کہتے ہیں ✤

واضح رہے کہ مجلس محمدیؐ کے اور مقام یہ ہیں۔ کہ درجہ بدرجہ

اور مقام بمقام مجلس محمدی تمام ہوتی ہے ۔ پہلے دو مقام کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۔ تیسرا مقام مدینہ کے روضہ مبارک حرم ۔ چوتھا خانہ کعبہ یا حرم خانہ کعبہ یا جبل عرفات کی صف میں جو دعائے حج کے لبیک کی قبولیت ہے پانچواں عرش کے اوپر ۔ چھٹا مقام قاب قوسین ۔ ساتواں مقام بہشت میں جو اس مقام میں کھائے پیئے اُسے تمام عمر بھوک پیاس نہیں لگتی ۔ اور نہ آنکھوں میں نیند آتی ہے ۔ آٹھواں مقام حوض کوثر جہاں پر محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ سے پاک شراب پیتا ہے ۔ تو اُس کا وجود پاک ہو جاتا ہے ۔ اور ترک توکل ۔ توحید تجرید تفرید اور توفیق بحق اس کی رفیق ہو جاتی ہے ۔ نواں مقام مشرف دیدار الٰہی کے انوار میں غرق ہونا جو اپنے آپ سے فنا ہو جائے ۔ وہ معرفت میں انتہا کو پہنچ جاتا ہے ۔ جو شخص ان نو مقامون اور نو مجلسوں میں پیغمبر صاحب سے دنیا یا اہل دنیا کی غرض طلب کرتا ہے ۔ وہ مجلس کے مرتبے سے گرایا جاتا ہے ۔ اور مردود کر دیا جاتا ہے ۔ جب عارف باللہ ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے ۔ تو اُس کی روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے ۔ اور اُس کا نفس نیست و نابود ہو جاتا ہے ۔ جو شخص پہلے پہل مجلس محمدی میں داخل ہوتا ہے ۔ اس کے وجود میں حسب ذیل چاروں نظروں کی مختلف تاثیریں ہوتی ہیں ۔ اوّل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نظر سے اس کے وجود میں صدق پیدا ہوتا ہے ۔ اور کبر اور نفاق اس کے وجود سے نکل جاتا ہے ۔ دوسرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر سے اس کے وجود میں عدل اور محاسبہ نفس کی تاثیر پیدا ہوتی ہے ۔ اور خطرات اور حرص و ہوائے نفسانی اس کے وجود سے نکل جاتی ہیں ۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی

نظر سے اس کے وجود میں ادب اور حیا پیدا ہوتا ہے۔ اور بے ادبی اور بے حیائی اس کے وجود سے نکل جاتی ہے اور حضرت علی رضہ کی نظر سے اس کے وجود میں علم ہدایت۔ فقر اور تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور جہالت اور دنیا کی محبت اس کے وجود سے اٹھ جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ تلقین کے لائق ہو جاتا ہے۔ اور پیغمبر صاحب اُسے درست بیعت کرتے ہیں۔ اور پھر اسے مرشدی مراتب حاصل ہو جاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ محمدی مجلس کسوٹی کی طرح ہے۔ بعض طالب جو دیدار محمدی سے مشرف ہوتے ہیں وہ صادق اور صاف دل ہو جاتے ہیں۔ اور ترک توکل۔ غرق فی التوحید اور ہمیشہ مجلس محمدی میں رہنے کے تمام مطالب انہیں حاصل ہو جاتے ہیں اور بعض کاذب اور منافق مجلس محمدی سے اس مجلس میں ذکر ورد وظائف اور نص حدیث سے بہ سبب نفاق دلی مجلس محمودہ سے مرتد اور مردود ہو جاتے ہیں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہَا ؂

اس مجلس سے وہ نیک احوال اور فضیلتیں وجود میں اثر کرتی ہیں۔ کہ وجود کے تانبے کو اکسیر بنا دیتی ہیں۔ چنانچہ محمدی ذوق اور شوق اور معرفت اور وصال اور جمعیت وصال تمام وجود کو اپنے قبضے میں لے آتی ہیں۔ اور وہ شخص رضائے محمدی میں آجاتا ہے۔ اور اس سے ناشائستہ کام کبھی نہیں ہوتا۔ اور ظاہری باطنی ہر مراتب سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ جب عارف باللہ اس مقام پر پہنچتا ہے۔ تو دعا کے لئے ہاتھ نہیں اٹھاتا۔ اس کو شرم آتی ہے کیونکہ اہل حضور کو التماس سے کیا کام۔ اور وہ دعا یا بددعا اور اظہار مطلب اور کشف وکرامات سے ہزار بار استغفار کرتا ہے کیونکہ اہل حضور کو خود کشف وکرامت حاصل ہے۔ اس واسطے کہ اُن کی نگاہ ونظر

اسم ذات پر ہے۔ اور اہل حضور کو وحدانیت سے مقام وہم حاصل ہوتا ہے جب کسی مشکل کا خیال ہی کرتے ہیں۔ وہ فوراً حل ہو جاتی ہے۔ اور جو کچھ ظاہر اور پوشیدہ ہوتا ہے سب ان کو معلوم ہو جاتا ہے جس بات کا خیال انہیں آجائے وہی پوری ہو جاتی ہے۔ اہل حضور کی پہچان یہ ہے کہ اس کا دل نور کے فکر میں غرق ہو۔ اور صاحب باطن عارف باللہ حضوری ہیں ہر لحظہ استغراق ہیں اللہ کے ذکر میں مشغول رہتا اور شوق میں ہمیشہ خوش رہتا ہے۔ اس کا ابتدائی مرتبہ مومن ہوتا ہے۔ چنانچہ "اَلْمُؤْمِنُ مِنْ مَرَاتِبَۃِ الْمُؤْمِنِیْنَ" واقع ہوا ہے ۔

واضح رہے کہ عامل علماء یا ان کے شاگردوں کو ہر رات یا جمعرات کو یا ماہ بماہ یا سال بسال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دیدار پُرانوار ہوتا ہے بعض کو معلوم ہوتا ہے اور بعض کو نہیں۔ اسی واسطے علماء اور حافظ قرآن کا ادب ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ جو اہل معرفت اور صاحب قرب اور مشاہدہ اور نور حضور اولیاء اللہ ہمیشہ صحبت محمدی کے خاص الخاص ہیں۔ ان کی سات نشانیاں ہیں۔ اوّل یہ کہ ان کے وجود سے جو خوشبو نکلتی ہے۔ وہ کستوری سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کے وجود میں نفس امارہ نہ تھا۔ اور نیز طمع حرص اور خواہش بھی آپ کے وجود مبارک میں نہ تھی۔ اور ہمیشہ فنا فی اللہ میں غرق رہا کرتے۔ آپ نے منی کے پانی سے پرورش نہیں پائی بلکہ آپ کی پرورش کے لئے حضرت جبرائیل علیہ السلام بہشت سے ایک میوہ لایا کرتے تھے۔ جسے شجرۃ النور (نوری درخت) کہتے ہیں۔ آپ کے وجود مبارک کی خوشبو اسی درخت کی وجہ سے ہے۔ آپ کے وجود مبارک کی خوشبو تمام جہان میں مشہور ہے۔ دوسرے ظاہر و باطن

میں غنی دل ہو تیسرے جو بات کہے وہ قرآن حدیث کے موافق ہو۔ چوتھے لباس شرعی پہنے۔ پانچویں سنت جماعت کو اپنے اوپر لازم جانے۔ چھٹے ہمیشہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔ ساتویں سخاوت میں بے نظیر ہو۔ اور ظاہر میں لوگوں سے گفتگو کرے اور باطن میں فنا فی اللہ میں غرق ہو۔

باہو ہر کرا از وکشاید چشم نور	شد حضوری فی اللہ با خدا
اے باہو جسے اسکی طرف سے چشم نور حاصل ہوئی	وہ خدا کے ساتھ حضوری میں فنا فی اللہ ہو گیا
عرش و کرسی در دل وست لوح و قلم	ہر کہ دل را یافت آنرا نیست غم
عرش کرسی لوح قلم سب اس کے دل میں ہے	جس نے دل کو پالیا اُسے کوئی غم نہیں

جو فوائد مجلس محمدی سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان کا بیان نہیں کر سکتے۔

باب ششم

قبروں پر دعوت پڑھنے کے بیان میں

جو شخص علم دعوت کو توجہ کے ساتھ ارواح کو تصرف میں لانے کے واسطے پڑھے۔ تو تمام اولیاء انبیاء اور مومنوں کی روحیں اس کے گرداگرد حلقہ باندھینگی۔ اور ان کی مدد سے پھر علم دعوت پڑھے گا۔ ایسی دعوت ایک قدم میں مشرق سے مغرب تک اپنے عامل کے قبضے میں لے آتی ہے۔ اور اس کو استجاب الدعوات کہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص علم دعوت اسم محمد کے تصور کے نور کی زبان سے پڑھے۔ تو بیشک آنحضرتؐ کی روح پاک مع اصحاب کبار و صغار پڑھنے والے کے گرد حلقہ باندھینگی۔ اور آیات قرآنی سے اس کی مدد کے لئے علم دعوت پڑھینگی۔ اس دعوت کو اگر عمر بھر میں ایک دفعہ

بھی کر لیا جائے۔ تو کافی ہے۔

شرح دعوت یہ وہ دعوت ہے۔ کہ جس کے پڑھنے سے ہزارہا دشمن کافر اور زہزن حیرت اور غیبرت میں آتے ہیں۔ اور دست بستہ حاضر ہو جاتے ہیں۔ اور دین محمدی قبول کرتے ہیں۔ اور یہ وہ دعوت ہے۔ کہ اسم اللہ اور قرآن کے پڑھنے سے تمام دشمن اور حاسد اندھے ہو جاتے ہیں۔ اور صلح کے طالب ہو کر حضور میں آتے ہیں۔ اور جب آ جاتے ہیں۔ تو ان کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔ اور یہ وہ دعوت ہے۔ کہ قرآن کو پڑھنے سے تمام دشمن دیوانے اور از خود رفتہ ہو جاتے ہیں۔ نہ اُن کو اپنے آپ کی ہوش ہوتی ہے۔ نہ گھر کی۔ اور نہ بول سکتے ہیں۔ اور حیران اور پریشان اور خراب حال ہو جاتے ہیں۔ اور جب تک وہ دعوت پڑھنے والے کا چہرہ نہیں دیکھ لیتے انہیں جمعیت اور ہوشیاری حاصل نہیں ہوتی۔ اور یہ وہ دعوت ہے۔ کہ قرآن کے پڑھنے سے تمام جن۔ انسان اور فرشتے اور موکل قبضے میں آ جاتے ہیں۔ اور یہ وہ دعوت ہے۔ کہ جس کے پڑھنے سے تمام پوشیدہ خزانے نکالکر صرف کر سکتے ہیں۔ اور مشرق سے لیکر مغرب تک کے تمام بادشاہ حلقہ بگوش غلام اور مرید اور تابعدار ہو جاتے ہیں اور یہ وہ دعوت ہے۔ کہ اسم اعظم کا ورد پڑھ کر اگر کنکر یا مٹی کے ڈھیلے پر دم کیا جائے۔ تو وہ سونا چاندی بن جائے۔ اگر کوئی عالم دعوت کو اپنے عمل میں لائے۔ تو ورد و وظائف رواں ہو جاتے ہیں۔ اور موکل فرشتے فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ اور کلام الہی وجود میں تاثیر کرتی ہے۔ اور نفع دیتی ہے۔ اور دل کو جمعیت بخشتی ہے۔ اور تمام مخلوق اس کی طرف رجوع کرتی ہے۔ اور مجلس محمدی اسے حاصل ہوتی ہے۔ اور اُس کی ہر ایک مشکل مہم بآسانی

سرانجام ہوتی ہے۔ اور تمام خزانے اس کے قبضے میں آجاتے ہیں +

طریقہ دعوت یہ ہے۔ کہ پہلے وضو کرے۔ اور پھر غسل کرے اور کسی جنگل میں
جاکر ریت یا مٹی پر آنحضرتؐ کے روضہ مبارک کی شکل بنائے۔ اور اس کے
گرداگرد روضہ مبارک کا نمونہ بنائے اور قبر کے اوپر انگلی سے بڑا خوشخط کرکے
محمد بن عبداللہ صلے اللہ علیہ وسلم لکھے۔ شروع کرنے سے پیشتر یہ پڑھے
اور پھر روضہ کے گرد لکھے "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" اور تین مرتبہ یہ کہے۔ کہ خدا کے واسطے
محمد بن عبداللہ صلعم حاضر ہو۔ اتنا کہنے سے آنحضرتؐ کی پاک روح بیشک حاضر
ہوگی۔ اس کے بعد سورۃ ملک۔ یا سورۃ مزمل یا سورۃ یٰسین یا سورۃ انا فتحنا
پڑھے اور نو دفعہ کلمہ طیب کی ضرب دل پر پہنچائے۔ اس کے بعد درود
اور لاحول پڑھے۔ اور آنکھ بند کرکے مراقبہ کرے۔ یہاں تک کہ خواب اور
بیداری ایک ہوجائے۔ اس کے بعد آنحضرتؐ مع لشکر اصحاب کرام پڑھنے
والے کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کریںگے۔ اور اس کی مہم کو سرانجام کرینگے۔ اس دعوت
کو تیغ برہنہ زنگی تلوار کہتے ہیں۔ دعوت روضۂ قبور کا نقش حسب ذیل ہے:

مرشد کامل زیں نقش محمد الرسول اللہ صلعم
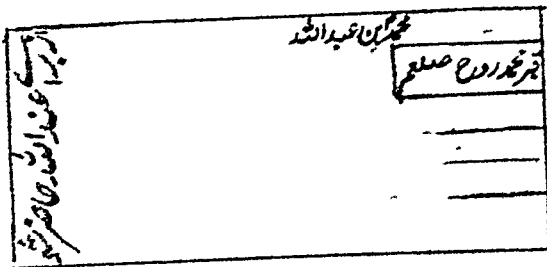
محمد بن عبداللہ

قبر محمد روح صلعم

جب صاحب دعوت کسی ولی اللہ کی قبر پر جائے۔ تو پہلے وضو کر کے دوگانہ ادا کرے۔ اور نزدیک بیٹھ کر سورۃ ملک یا سورۃ یٰسین یا سورۃ مزمل پڑھے یا جو کچھ قرآن سے اُسے حفظ ہو پڑھے۔ اور دل سے روحانی کی طرف توجہ کرے۔ اگر اس دعوت کا پڑھنے والا غالب ہے۔ تو پڑھتے وقت روحانی دست بستہ اُس کے سامنے ادب سے کھڑا ہو کر قرآن سنیگا۔ اور اگر پڑھنے والا ناقص ہے۔ تو روحانی اس کے بالمقابل ایک ہاتھ یا ایک بالشت کے فاصلے پر با ادب بیٹھ کر قرآن شریف سنیگا۔ اور اس وقت پڑھنے والا روحانی کو باترتیب قید میں لائیگا۔ اور اُس کی قید سے عمر بھر رہا نہیں ہو سکتا جس جگہ وہ چاہے۔ روحانی حاضر ہو جاتا ہے صاحب باطن اور عارف باللہ کی روح میں وہ طاقت اور توفیق ہوتی ہے۔ کہ تمام جنوں اور انسانوں اور فرشتوں اور روئے زمین کی تمام چیزوں پر غالب آسکتی ہے۔ اگر صاحب دعوت دعوت کو باترتیب پڑھے۔ تو تمام انبیاء اولیاء اصحاب۔ غوث۔ قطب۔ شہداء۔ ابدال۔ اوتاد فقیر۔ درویش عارف واصل۔ مومن مسلمان۔ جو حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک ہوئے ہیں۔ اور قیامت تک ہونگے۔ سب کی روحیں پڑھنے والے کے گرداگرد صف باندھ کر سنیگی۔ اور تمام ارواح کے ساتھ وہ مصافحہ کریگا۔ اور مجلس کی ملاقات اُسے حاصل ہوگی۔ ساری عمر میں ایسی دعوت کا ایک دفعہ پڑھنا کافی ہے جس کو اس دعوت کا طریقہ یاد نہیں۔ اُسے اُس کے پڑھنے کا کچھ فائدہ نہیں۔ جو فقیر کامل اور اہل حضور اہل قبور کی ارواح کو تکلیف دیگا۔ وہ دنیا اور آخرت میں خراب ہوگا ؛

شرح دعوت | اس کا منتہی شہسوار ننگی تلوار ہاتھ میں لئے ہوتا ہے۔ اور حکم الٰہی سے وہ ذوالفقار کی طرح غازی مرد اور کافروں کا قتل کرنے والا ہوتا ہے۔

اقسام دعوت خواندن | واضح رہے کہ دعوت پڑھنے کی پانچ قسمیں ہیں۔ اوّل دعوت وسیلہ ازل۔ جو ازل کے مقام پر پہنچاتی ہے دوسرا دعوت ابد جو مقام ابد میں پہنچاتی ہے۔ تیسرا وہ دعوت جو مشرق سے مغرب تک ساری روئے زمین کو قبضے میں لاتی ہے۔ دنیا کی تمامیت کو پہنچاتی ہے۔ چوتھی۔ دعوت وسیلہ عقبے۔ جو آخرت کو پہنچاتی ہے۔ پانچویں دعوت وسیلہ معرفت مولے جو مجلس محمدی اور مقام معرفت الٰہی اور مشاہدہ نور نامتناہی میں پہنچاتی ہے۔ واضح رہے کہ دعوت کے پڑھنے کے لائق وہ شخص ہوتا ہے۔ جو عالم عامل کامل اور عارف باللہ ہو۔ کیونکہ رجعت سے سلامت رہنا غالب اولیاء اللہ کا کام ہے۔ نہ کہ نفس مغرور اور حرص وہوا والے کا جو شخص با ترتیب اچھا وضوء کر کے ایک رات کے اندر دو رکعت میں قرآن ختم کرے۔ اور اسی طرح متواتر تین دن رات کرے۔ تو قیامت تک اس کا عمل باز نہیں رہے گا۔ ایسا شخص اولیاء پر غالب ہوتا ہے۔ اور نیز دونوں جہان پر بھی لیکن عامل اور کامل کی اجازت بغیر دعوت رواں نہیں ہوتی۔ جو دوگانہ نہ ادا کرے۔ اور قرآن اسے حفظ نہ ہو۔ وہ سورۂ مزمّل پڑھے وہ ایک ہفتہ میں کامل ہو جائیگا۔

ترتیب دعوت | دعوت کی ابتدائی اور انتہائی ترتیب یہ ہے کہ پہلے قرآن مجید کی دعوت کرے۔ جو کہ دونوں جہان کا معتبر رہنما اور پیشوا ہے۔ اور خشکی تری۔ اور بر و بحر کے تمام ظاہری اور باطنی الٰہی خزانے اور تمام مخلوقات کی حقیقت اور ذات و صفات کی توحید سب کچھ قرآن میں موجود ہے

جیساکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے "وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ" (کوئی چھوٹی بڑی بات نہیں جو اس میں درج نہ ہو) اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آئے۔ تو چار روز تک رات کے وقت اولیا اللہ کی قبروں میں جاکر ایک مرتبہ سورۃ یٰسین پڑھے۔ فوراً مقصود حاصل ہو گا۔ لیکن ہر ایک آیت کی تحقیق کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ ان میں دینی اور دنیاوی کاموں کے واسطے الگ الگ بیشمار خاصیتیں موجود ہیں۔ چنانچہ بعض آیتیں امر معروف اور نہی منکر انبیا کے قصوں اور وعدہ وعید اور ناسخ منسوخ پر مشتمل ہیں۔ اور بعض دعوت پڑھنے میں عامل اور کامل ہیں۔ لیکن مرشد کامل کی اجازت بہتر ہے۔ کیونکہ اس طرح وہ اجازت اور دعوت دونوں میں کامل ہو جائیگا۔ جو باکمال ہوکر دعوت پڑھے۔ اُسے نہ رجعت ہوتی ہے اور نہ ہی زوال آتا ہے۔ اور اس سے دینی اور دنیاوی مشکل کام حل ہو جاتے ہیں۔ اور دعوت کے شروع میں حضوری محمدؐ سے حکم ہوتا ہے۔ ایسی دعوت کے دو طریق ہیں۔ ایک وہ جو اسم ذات کی حضوری سے کی جائے۔ اور دوسری وہ جو اولیاء اللہ کی قبر سے کی جائے جسے ان دونوں طریقوں کی خبر نہیں۔ وہ دعوت پڑھنے کے لائق نہیں۔ اور علم تکسیر سے مراد تکسیر دعوت ہے۔ اور دعوت میں چار حرف ہیں ہر ایک حرف کی بزرگی اور شرف الگ الگ ہے۔ ان کی دعوت باطاعت و شرائط ہونی چاہیئے۔ وہ حرف د ع و ت ہیں۔ حرف دال سے دائرہ دل کو ہمیشہ کے ذکر سے پاک کرے۔ اور ہمیشہ کا ذکر پیغمبر صاحب کی حضوری سے حاصل ہوتا ہے۔ اور حرف عین سے علم غیبی لاریبی اور روحانی مؤکل اور غائب عالم سے ہر ایک کا

حال اُسے معلوم ہو۔ اور حرف واؤ سے وظائف کلام اللہ۔ با ترتیب اور باادب اور باعزت اور با اعتقاد پڑھے۔ اور سنت سے اس چیز کو ترک کرے۔ جسے پیغمبرؐ صاحب نے ترک کیا ہو۔ اور نیز اصحابوں نے ترک کیا ہو ایسی دعوت ابتدائی ہے۔ لیکن یقین ہے کہ کامل مرشد کے سوا پارہ گشتہ نہیں ہوگا۔ اور دعوت عمل میں نہیں آئیگی۔ کاملوں کو اس سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اور ناقصوں کو اس کے پڑھنے سے ہمیشہ رجعت اور رنج حاصل ہوتا ہے۔ کاملوں کو اس سے محمدیؐ حضوری اور جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ جو صاحب دعوت کامل خود کامل ہو۔ اُسے زکوٰۃ نصاب۔ قفل۔ ورآمد۔ ختم وقت کی پہچان اور جگہ کی تفریق اور رجعت اور اعداد حساب نیک و بد اور حیوانات جلالی یا جمالی کے ترک کرنے کی کیا ضرورت۔ یہ بیشمار وسوسے اور خطرات ہمیشہ ناقصوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس واسطے کہ انہیں دعوت کی ابتدا اور انتہا کی واقفیت نہیں ہوتی۔ اور اللہ تعالےٰ کا نام حسبی اللہ بیچ میں نہیں لاتے۔

واضح رہے کہ کل وجزو اور ذکر و فکر اور الٰہی نور کی تجلیات اور منتہی کی دعوت ان دو آیتوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اسم کے ساتھ ملا کر پڑھنی چاہئیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ" یعنی خدا کی طرف آؤ۔ ہر ایک کام کو اللہ تعالےٰ جاری کرتا ہے۔ اس کی توجہ وہم اور خیال سب وصال کی خاطر ہے۔ جو اس آیہ کریمہ سے حاصل ہوتا ہے۔ ایت اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ "اللہ ایمان والوں کا مالک ہے اُن کو اندھیرے سے نکالکر روشنی میں لاتا ہے) یہاں ظلمات سے مراد ازل۔ ابد۔ دنیا اور عقبےٰ ہے۔ اگرچہ ظلمات میں آب حیات ہوتا ہے

لیکن ذات الٰہی کی معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ عارف وہ ہے۔ کہ جو اس
ظلمات کی لذتوں کو چھوڑ کر معرفت الٰہی کی لذت حاصل کرے۔ اور ذات
الٰہی کی وحدانیت میں غرق ہو جائے۔ یہ خاصوں کا مرتبہ ہے۔ کہ وہ
معرفت مولا کے نور کی روشنی تک پہنچتے ہیں۔ اور اس کے سوا اور کونسی
چیز بہتر ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنا چہرہ اللہ کی شنوائی کی طرف لائے اور
اپنے دینی اور دنیاوی کام خدا کے سپرد کردے۔ "وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ
اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ" (اور میں اپنے کام کو خدا کے سپرد کرتا ہوں بیشک
اللہ تعالےٰ بندوں کا نگہبان ہے) عارف باللہ کو معرفت الٰہی میں سات
مرتبے ہوتے ہیں۔ اوّل مراتب نفی لا الٰہ۔ دوسرا مراتب اثبات الا اللہ
تیسرا محمد الرسول اللہ تصدیق سے پڑھنا۔ چوتھا قرآنی آیتوں کا پڑھنا
پانچواں وظائف اور سیفی دعا کا پڑھنا۔ چھٹا اسمائے باری تعالےٰ
یعنی اسماء الحسنیٰ کا پڑھنا۔ ساتواں اسم اللہ ذات کی وحدانیت میں
غرق ہونا۔ یہ سات خزانے ہیں۔ ان ساتوں میں سے ہر ایک سے ستر خزانے
اور کھلتے ہیں۔ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا۔ جو اس میں شک کرے وہ کافر ہے
جو اس انتہا سے دعوت پڑھے۔ وہ عارف باللہ اور عامل کامل ہو
جاتا ہے۔ چنانچہ اس کی نظر کامل ہو جاتی ہے۔ اور اس کی زبان سیف اللہ
ہو جاتی ہے۔ کامل ابھی بات منہ سے نہیں نکال چکتا۔ کہ وہ پوری ہو جاتی
ہے۔ اور اُسے ہر مطلب حاصل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں ایک
حدیث ہے "لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ" (فقیروں کی زبان اللہ تعالیٰ
کی تلوار ہے) عارف کی زبان کبھی سیف نہیں ہوتی۔ جب تک کہ وہ دُنائے
سیفی اولیاء کی قبر کے پاس بیٹھ کر نہ پڑھے۔ اور اُسے دعوت پڑھنے کی ترتیب

معلوم نہ ہوئے

شہسوار قبر کامل شد فقیر — شہسوار قبر عالم ملک گیر

کامل کی قبر کا شہسوار فقیر ہے — اور عالم کی قبر کا شہسوار ملک گیر ہے

ہر کہ را قوت بود اہل القبور — صاحب دعوت چنیں باشد حضور

جسے اہل قبور کی قوت حاصل ہو — ایسا صاحب دعوت حضوری ہوتا ہے

ہر کہ واقف میشود از دعوت قبر — ہر حقیقت یافتہ زیر و زبر

جو شخص دعوت قبر سے واقف ہوا — اس نے نیچائی اونچائی کی حقیقت معلوم کر لی

دعوت تیغ برہنہ دستگیر — قتل موذی را کند فی اللہ فقیر

تیغ برہنہ کی دعوت ہاتھ میں لے کر — فنا فی اللہ فقیر موذی کو قتل کرتا ہے

اگر کوئی شخص قبر پر سوار ہو کر قرآن پڑھے۔ تو کلام الٰہی کی برکت سے اس روحانی کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص اولیاء اللہ کی قبر پر قرآن پڑھنے کا عامل ہو جائے۔ تو قیامت تک دریا کی طرح باز نہیں رہے گا۔ لیکن تین کاموں کے لئے پڑھے۔ اول کسی مسلمان بادشاہ مہم کے لئے۔ جو مذہبی لڑائی لڑ رہا ہو۔ اور دوسرا خاص و عام مسلمانوں کو نفع پہنچانے کے لئے۔ اور تیسرا اہل بدعت اور ملحدوں کے دُور کرنے کے لئے۔ اگر ان تین کاموں کے لئے دعوت کرے تو اُسے چاہئے کہ رات کے وقت اکیلا قبروں کی طرف جائے اور قبر بھی کسی باعظمت شخص کی ہو۔ جیسا کہ غوث۔ قطب۔ شہید۔ یا اولیاء اللہ۔ لیکن پڑھنے والا پہلے اپنے گرد حصار کرے۔ اول قبر کے گرد آہستہ آہستہ یہ پڑھے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ط

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط
یہ بانگ پڑھتے ہی روحانی قبر کے گرد آجائیں گے۔ اگر پڑھنے والا بہت غالب ہے
تو قبروں پر پاؤں مارے۔ یا ہاتھ سے اشارہ کر کے کہے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ (اللہ
تعالٰے کے حکم سے اٹھ) اور ذکر کرتے ہوئے بیہوش ہو جائے۔ جب ہوش میں
آئیگا۔ تو روحانی جواب باصواب دیگا۔ اس کا ہر کام اسی وقت جاری اور رواں
کر دیگا۔ اگر قبر کے گرد بانگ پڑھے۔ اور "قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ" کے کہنے
سے روحانی حاضر نہ ہوں۔ اور جواب باصواب نہ دیں۔ اور نہ مطیع ہوں
تو سمجھے کہ قبر کا روحانی غالب ہے۔ پھر روحانی کو نہ ستائے بلکہ قرآن پڑھے
چونکہ اُسے دولت اور نعمت قرآن شریف کے پڑھنے سے حاصل ہو گی۔ اس
لئے روحانی اس کی مدد کرے گا۔ پس صاحب دعوت کو چاہیے۔ کہ روحانی
کو قید میں لائے۔ اور عاجز کرے چنانچہ اس کی پائنتی بیٹھ کر اور کبھی قبر پر
سوار ہو کر قرآن پڑھے۔ اس عمل سے اسی وقت روحانی فریاد لے کر پیغمبر
صاحب کی خدمت میں جائیگا۔ اور خدا اور رسول کا اُسے حکم ہو گا۔ کہ اس
کی مدد کر کے اس کا کام کر دو۔ پھر جو مطلب ہو گا۔ اسی وقت حاصل ہو جائیگا جیسا
کہ "اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ" وارد ہے۔ یعنی
جب تم کسی کام میں حیران ہو جاؤ۔ تو اہل قبور سے مشورہ کر لو۔ ہر مشکل آسان
ہو جائے گی۔ اور نیز دعوت کی مہمات میں عاجز نہیں ہو گا۔ ایک رات اولیاء
کی قبر کے پاس بیٹھ کر قرآن پڑھنا چالیس چلوں کی ریاضت سے بڑھ کر ہے
اگر کوئی شخص چاہے کہ مجھے دولت نعمت اور عظمت اور بزرگی حاصل ہو۔ اور
دینی دنیاوی الٰہی خزانے بغیر محنت و مشقت مل جاویں۔ اور نفس امارہ قید
میں آجائے۔ اور شیطان ملعون دور ہو جائے۔ اور تمام جہان میرا محکوم

ہو جائے۔ اور تمام مخلوقات مسخر ہو جائے۔ تو اُسے چاہیئے کہ قرآن شریف سے اسم اعظم معلوم کرے۔ تو توکل اُسے خود علم تکسیر علم تاثیر روشن ضمیری اور علم کیمیائی نظر اُسے بذریعہ الہام سکھائینگے۔ اور نقش اللہ کا علم لکھ کر ہر کام کے لئے اس کے ہاتھ میں دیں گے۔ اور نیز اُسے مجلس محمدی بھی ضرور حاصل ہوگی اور اُسے اصحاب کرام سرفراز کریں گے۔ پہلے طالب کو چاہیئے۔ کہ اپنے وجود کو غیر حق سے پاک کرے۔ اور حوصلہ وسیع اور پختہ رکھے۔ اور پوشیدہ راز کسی کے آگے بیان نہ کرے۔ جو کہ اُسے مرشد کی حضوری سے معلوم ہوں۔ تو اس کو تمام زمینی خزانوں کی اطلاع ہو جائے گی۔ اور علم الٰہی کا خزانہ اس کے قبضے میں ہو گا۔ جو شخص نقش کے ان مراتب کو پہنچ جائے۔ وہ محتاج نہیں رہتا۔ اگرچہ ظاہر میں عاجز ہو۔ لیکن باطن میں وہ صاحب معرفت اور وصال ہو گا۔ اولیاء اللہ کی قبر کے پاس دعوت پڑھنے کے لئے پہلے اپنے وجود کو پاک کرے۔

دعوت پڑھنے کی دوسری ترتیب یہ ہے کہ جس میں پڑھتے وقت اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک تمام اس کی قید میں ہوتے ہیں وہ مکرم و معظم دعوت یہ ہے۔ کہ قرآن مجید پر اعتبار کر کے اُسے اپنا پیشوا اور شفیع قرار دے۔ اور قرآن پڑھتے پڑھتے دریا میں غوطہ لگائے۔ تو اس وقت چاروں مقرب فرشتے یعنے جبرائیلؑ۔ عزرائیلؑ۔ میکائیلؑ اور اسرافیلؑ زمین کو پیٹھ پر اٹھا لیں گے۔ اور ہر ایک پاک روح حیرت میں ہو گی اور دست بدعا ہو گی۔ کہ اے پروردگار ایسے حاجتمند کی حاجت کو روا کر تاکہ میں اس پڑھنے والے کی قید سے رہا ہو جاؤں۔ اس دعوت سے زیادہ سخت اور کوئی دعوت نہیں۔

ایک اور دعوت قرآنی جو دریا کے کنارے یا اولیاء کی قبر کے پاس پڑھی جاتی ہے۔ اس سے پہلے زمین جنبش میں آتی ہے چنانچہ مشرق سے لے کر مغرب تک کے تمام شہر ہل جاتے ہیں۔ اس وقت ایک موکل فرشتے ایک ایک اشرفی لاکر اس کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ آواز دیکر غائب ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد بیشمار فرشتے اس کا کام پورا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ یہ علم دعوت کی آزمائش ہے۔ علم دعوت علم کیمیا سے بڑھ کر ہے۔ اس دعوت میں سورۃ مزمل پڑھنی چاہیئے۔ تاکہ کامل ہو جائے۔ اور علم کیمیا اور اکسیر حاصل ہو۔ اور علم تکسیر حاصل ہو۔

شرح دعوت اگر کوئی شخص جو صاحب دعوت ہو تو وہ مندرجہ ذیل کام کر سکتا ہے کافر کو مسلمان کرنا۔ رافضی اور خارجی کی بیخ کنی اور ملک بدر کرنا۔ کسی کی جان کنی یا بیمار کرنا۔ اور اگر وہ چاہے۔ تو مشرق سے مغرب تک تلقین کر سکتا ہے۔ اور محمدی مجلس کی حضوری کرا سکتا ہے۔ اگر کسی کو چاہے کہ وہ اس کا طالب ہو جائے۔ تو ہو سکتا ہے۔ اور صاحب فضیلت اس کے فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ اور دونوں جہان کو زیر و زبر کر سکتا ہے۔ اور اہل معرفت مردہ کو ایک ہی دم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح زندہ کر سکتے ہیں۔ اس راہ کی صفت ان اسما کے تصور کی توفیق اور تصرف باطنی کی برکت سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ اسما مبارک یہ ہیں۔

نقش اللہ	محمد ص
اللہ	محمد ص

محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کے تصور سے مجلس محمدی میں حاضر ہوتا ہے اگر اسم محمد کا تصور کرے تو سلطان الفقر حاضر ہوتا ہے اور اگر شیخ کا تصور کرے۔ تو شیخ حاضر ہوتا ہے۔ السام اسمی کا تصور کرے۔ تو اسرافیل حاضر ہوتا ہے

اور ایک دم میں جس ملک پر ناراض ہو وہ اسرافیل کے دم سے ایسا فنا ہوتا ہے۔ کہ پھر قیامت تک ویران ہی رہتا ہے۔ اور کبھی آباد نہیں ہوتا پھر عزرائیل ہوتا ہے اور خبر دیتا ہے۔ اور تصور ہی میں ایک لمحہ کے اندر دشمن کی جان قبض کر لیتا ہے اور فوراً مار ڈالتا ہے۔ یا وہ دشمن بیمار ہو جاتا ہے۔ اور پھر تندرست نہیں ہوتا۔ لیکن چار موذیوں کا مارنا ثواب میں داخل ہے۔ اوّل نفس موذی کو۔ دوسرے وہ موذی جو مومنوں کو ایذا دے۔ تیسرا موذی کافر۔ چوتھا وہ موذی جو دین محمدی سے منحرف ہو گیا ہو۔ اور ظالموں عالموں۔ اور کامل فقیروں کا دشمن ہو۔ پس جس کو قرآن اور قبور کی ایسی دعوت معلوم نہیں۔ اسے دعوت کے حضور کے تصرف اور تصور کا دم نہیں مارنا چاہیے۔ اگر وہ کرے تو نادان ہے۔

نوع دیگر۔ طالب اللہ رات کے وقت کسی زندہ ضمیر کے پاس جائے جس کی خاک ذکر الٰہی کی فریاد کر رہی ہو اور جو صاحب عظمت اور تیغ برہنہ ہو اور اس کی قبر پر اس طرح سوار ہو جس طرح گھوڑے پر ہوتے ہیں۔ اور پھر جو کچھ اسے قرآن سے یاد ہو پڑھے۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ ظاہری اور باطنی مطلب حاصل ہو جائیں گے۔ اور صاحب قبر پڑھنے والے کو مجلس محمدی میں پہنچا دیتا ہے۔ یا توجہ باری تعالےٰ میں غرق کر دیتا ہے۔ یا ذکر قلبی جاری کرے۔ تو دونو کانوں سے ذکر الٰہی نکلیگا۔ اگر دائیں کان سے نکلے تو ازلی آواز ہے۔ اور اگر بائیں کان سے نکلے تو ابدی ہے۔ ہر ایک حکمت سے خالی نہیں۔ اگر اس عمل میں فرصت ہو تو قرآن بلند آواز سے پڑھنا چاہیے یا کشتی میں سوار ہو کر دن رات قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول ہونا چاہیے تھوڑے ہی دنوں میں مشکل آسان ہو جائے گی۔ واضح ہو کہ زندگی اور

موت میں وجود کی پاکیزگی ہی اصل نزعا ہے۔ اسے حاصل کرنے کے لئے
اسم اللہ کو باطنی نقش کرے ہمیشہ دل پر رکھے۔ جب دل کو بہت لکھائی
حاصل ہوگی۔ تو اس سے یاحیُّ یاقیُّومُ کی آواز نکلے گی۔ پھر اسم مُحَمَّدٌ
دل پر لکھے۔ پھر غوث کی قبر پر دعوت پڑھنے کے لائق ہو جائے گا۔
جب اس طریقہ سے دعوت کی انتہا ہوگی۔ تو فقیر کی توجہ اور وہم سارے
جہان کو مسخر کر لیگا۔ اس واسطے کہ جب صاحب دعوت دعوت ختم کرتا ہے
تو اس کے گرد چار باطنی لشکر نگہبانی کرتے ہیں۔ اگرچہ ظاہری آنکھ
سے اُسے دکھائی نہیں دیتے۔ وہ باطنی لشکر یہ ہیں۔ اوّل نظر الٰہی کا
دوسرا نظر محمدی کا تیسرا موکل فرشتوں کا چوتھا شہیدوں کے ارواح
کا۔ اگر ایسا صاحب دعوت کسی پر ناراض ہو۔ تو اس کی ناراضگی کے سبب
اس کے دشمن کو غیب سے زخم ملے گا۔ اور اسی زخم سے مرجائے گا ✤
لیکن بہتر یہ ہے۔ کہ خلق خدا کا بوجھ اٹھائے۔ اور کسی کو نہ ستائے اور
ہمیشہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے ✤

باب ہفتم
متفرقات میں

جمعیت کی شرح واضح ہو کہ جمعیت کے پانچوں حرفوں میں سے ہر ایک کا تصور
کرنے سے خاص قسم کا مقام اور تصرف حاصل ہوتا ہے۔ جس سے بہت
سی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ اور جب ان پانچوں مقاموں کو صاحب
جمعیت اپنے قبضے میں لاتا ہے۔ تو اُسے کسی قسم کی احتیاج
باقی نہیں رہتی۔ اور نہ اُسے افسوس ہوگا۔ اور جو کچھ چاہے گا۔ اُسے

رل پائیگا۔ اور مقام جمعیت حی قیوم کے تحقیقی علم کا جامع العلوم ہے۔ اور وہ پانچ خزانے جو اس مقام کی بدولت تصرف میں آتے ہیں یہ ہیں مقام ازل۔ تصرف ازل نعمت ازل۔ نعمت ابد۔ تصرف ابد۔ اور گنج ابد۔ اور دنیا کی تمام نعمتیں جو روئے زمین پر ہیں۔ سب تصرف میں آجاتی ہیں عقبےٰ کا تصرف اور نعمت اور خزانہ اور واحدانیت کا قرب۔ اور فنا فی اللہ۔ اور بقا باللہ اس سے حاصل ہوتے ہیں۔ کامل مرشد وہ ہے۔ جو اسم ذاتی اور اسم محمدؐ اور کلمہ طیبہ کے حاضرات سے طالب کو پہلے ہی روز جمعیت کے ہر ایک مقام میں پہنچا دے۔ کامل مرشد تحقیق کی باتیں بیان کرتا ہے۔ اور ناقص مرشد اہل زندیق سے خلاف باتیں اور لاف زنی کرتا ہے اللہ بس باقی ہوس ؂

اخلاص کی ضرورت واضح رہے کہ رحمانی اور شیطانی کام میں تاخیر اور تعجیل کا فرق ہے مجھے ان لوگوں سے تعجب آتا ہے۔ کہ عام و خاص کی زبان میں اسم ذاتی ہے۔ اور حافظ قرآن ہیں۔ اور تلاوت کرتے ہیں۔ اور مسائل فقہ کے عالم ہیں اور پھر ان کے دل سے جھوٹ نفاق نکلتا ہے۔ اور کیوں ان کے وجود سے حرص حسد اور کبر نہیں دور ہوتے۔ اس میں یہ حکمت ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نام اخلاص سے نہیں لیتے۔ اور کلام الٰہی لِلّٰہ نہیں پڑھتے۔ اور باد صر صر کی طرح ھواللہ کہ جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اسم اللہ اور کلام الٰہی اخلاص سے پڑھے یا سنے۔ تو اس کا نفس فنا ہو جاتا ہے۔ اور اسے مجلس محمدی کی ہمیشہ کے لیے حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اس کے روح کو بقا حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ ناخن میں دونوں جہان دیکھ سکتا ہے۔ اور اگر پورے اخلاص سے پڑھے۔ تو معرفت کی گیند صدق کے بلے سے دونوں جہان سے لے جاتا

ہے۔ اللہ کا نام وہ باعظمت ہے۔ کہ اُس کے ابتدا اور انتہا میں معرفت کا نور ہی نور ہے۔ لیکن اسم الٰہی کا با اخلاص پڑھنا دل کے مطلب میں غرق ہوتا ہے۔ جس طرح علماء کتاب کے مطالعہ میں مصروف ہوتے ہیں عارفوں کے لئے یہ بمنزلہ پڑھنا بال کے ہیں ؎

بر در درویش رو ہر صبح و شام ۔۔۔ تا ترا حاصل شود مطلب تمام

توصبح شام درویش کے دروازے پر جا ۔۔۔ تاکہ تیرے سارے مطلب حاصل ہو جائیں۔

گر ترا بر سر زند سر پیش نہ ۔۔۔ آنچہ داری در ملک درویش دہ

اگر وہ تیرے سر پر مارے تو تو سر آگے رکھ ۔۔۔ اور جو کچھ تیرے پاس ہے اُسے درویش کی ملک کر دے

وادہ درویش یابی حب وداں ۔۔۔ از نظر درویش شدی شاہجہاں

جو تو درویش کو دیگا وہ تجھے مل سکے گا ۔۔۔ اور درویش کی نظر کی برکت سے جہان کا بادشاہ ہو جائیگا

ہر کہ مقبول است درویش از نظر ۔۔۔ شد مراتب اوز بالا عرش تر۔

جو مقبول ہوا وہ درویش کی نظر سے ہوا ۔۔۔ اور اس کا مرتبہ عرش سے بھی زیادہ بلند ہو گیا

جمعیت کے جوہر کے دو نشان ہیں۔ ظاہر میں امور شرعی میں ہوشیار رہو۔ اور باطن میں مراقبہ میں غرق رہے اور مشاہدہ ربوبیت سے مشرف ہو۔

علماء اور فقراء کا فرق واضح رہے کہ آسمان اور زمین کی مخلوقات کو قیامت تک پہنچنے کے لئے پچاس ہزار سال کا وقفہ ہے۔ اس پچاس ہزار سال کو دنیا کی ایک رات کہتے ہیں۔ اور قیامت کا حساب گاہ پچاس ہزار سال کا ہے اُسے دن کہتے ہیں۔ وہ رات کے لباس میں اور یہ دن کے لباس میں ہے۔ اور دن کمانے کے لئے ہوتا ہے۔ یعنی ذکر فکر اور معرفت الٰہی میں مشغول رہنا اور عالم لوگ صاحب عبودیت ہوتے ہیں۔ اور فقیر صاحب ربوبیت ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۞"

رات کو ہم نے لباس بنایا اور دن روزی کمانے کے لئے۔ پس جو اہل رات ہیں۔ ان کی نگاہ دنیا پر ہے۔ ان کے ظاہری اعمال دنیا کے مطابق ہیں۔ اور اہل دن کی نظر قیامت پر ہے۔ اور وہ سوائے حق کے کچھ نہیں چاہتے۔ علماء اور فقراء میں یہ فرق ہے۔ کہ علماء غصّے کے وقت "وَاَنَا مِنِّیْ" کے علم کی جلالیت پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور فقراء غصّے کے وقت معرفت اِلَّا اللّٰہُ کی جلالیت کی وجہ سے "مِنِّیْ" سے باہر نکلتا ہے۔ جو عامل علماء کی ابتدا ہے۔ اس کی انتہا اور نتیجہ درویش کامل ہے۔

واضح رہے کہ علم عین سے ہے۔ اور دو عینوں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا مشکل ہے۔ جو عالم عامل ہو۔ وہ کامل فقیر ہوتا ہے۔ جو علم کو اپنی قید میں لاتا ہے۔ اس کے وجود میں چار الہام پیدا ہوتے ہیں۔ اور اُسے غیب الغیب کہتے ہیں۔ جب عالم حجاب سے نکلتا ہے۔ تو وہ خُلق محمدی کو اپنا پیشہ بناتا ہے۔ اور الہام کا علم دل سے پیدا ہوتا ہے۔ جو قدرت سبحانی کے نزدیک ہے۔

دوسرا الہام اسم محمدؐ کے تصور سے حضور استی سے آگاہ کرتا ہے۔ اور تیسرا الہام کراماً کاتبین اور تمام فرشتوں کا جو نیک و بد کام اور ماضی حال اور مستقبل کی خبر آواز بلند سے دیتے ہیں۔ حدیث "حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْنَ" (ابرار کی نیکیاں مقربوں کی برائیوں کے برابر ہوتی ہیں)۔

واضح رہے کہ نص اور حدیث کے عالم و فاضل کا مرتبہ اور ہے۔ اور ورد وظائف والے کا مرتبہ اور ہے۔ خداوند تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرنے سے دل میں حیا پیدا ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ وعید سے نور

توحید الٰہی پیدا ہوتا ہے۔ یہ بھی تفکر ہی کے سبب سے ہے۔ اور علم تلاوت
قران مجید سے دل میں نیک اعمال پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بھی تفکر ہے۔ اور
وہ بھی تفکر ہی ہے۔ جو دنیا کی بابت کیا جائے۔ لیکن اس سے دل میں سیاہی
جمع ہوتی ہے۔ اور شیطانی منصوبہ بازی بڑھتی ہے۔ دنیا میں اہل دنیا
سے بدتر کوئی نہیں۔ ان لوگوں پر بڑا تعجب آتا ہے۔ جو اس بدتر کو دین
محمدی اور فقر محمدی سے بہتر جانتے ہیں۔ مسلمان مومن وہ شخص ہوتا
ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کو اُس کی قدرت سے غالب اور حاضر و ناظر
خیال کرے۔ یہ فرض عظیم جب ادا ہوتا ہے۔ تو یہ سب فرضوں سے
بڑھ کر فرض عین ہے۔ اور جو سنت سب سے بزرگ ہے۔ وہ یہ ہے
کہ گھر اللہ تعالےٰ کی راہ میں صرف کر دیا جائے۔ تاکہ بڑی سنت ادا ہو
جائے۔ اس فرض اور سنت کو اہل اللہ عمل میں لاتے ہیں۔ جو مُردہ دِل
والے اہل دنیا سے کنارہ کرتا ہے۔ اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اور
اس کا نفس مطلق مرجاتا ہے۔ اور نفس کے مرنے یا قتل ہونے سے یہ مراد ہے
کہ وہ شرک کفر و حرص و ہوا اور تکبر کو چھوڑ دے۔ اگر ایسی صورت ہو۔ تو
سمجھو کہ نیک عمل والے مرد کا نفس دنیاوی لذتوں سے پاک ہو گیا۔ اور
اہل دنیا کی مجلس سے اس نے توبہ کر لی۔ اور صفائی قلب سے پاک
روحول اور معرفت کی عبادت میں مشغول ہوا۔ اور نفس امّارہ نے نفس
مطمئنہ کا درجہ حاصل ہے۔

حدیث شریف۔ اَلدُّنْیَا قَوْسٌ وَحَوَادِثُهَا سِهَامُ وَالْاِنْسَانُ فِیْهَا اَمَاجُ۔
(دنیا کمان کی مانند ہے۔ اور اس کے حادثے بمنزل تیروں کے ہیں۔ اور
انسان اس میں نشان گاہ ہیں۔

حدیث كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُوْرِ۔ (دنیا میں تو اس طرح رہ گویا کہ **تو مسافر** ہے۔ یا راہ رَو ہے۔ اور اپنے تئیں اہل قبور سے شمار کر۔

انسام تجلیات | ظاہری علوم اور باطنی معرفت الٰہی کے فقر کے مجموعہ کو ہم ایک نکتے میں بیان کرتے ہیں۔ اور وہ نکتہ ایک حرف میں ہے۔ یعنی تؔ میں اس سے مراد ہے۔ نیک نیت ہونا۔ اور حرص و ہوا سے درگذر کرنا۔ جو ان کو چھوڑ دیتا ہے۔ اُسے علم کل اور معرفت حاصل ہو جاتا ہے۔ ان تینوں سے قطع تعلق کرنا فقیروں کا انتہائی رتبہ ہے۔ مصنف کہتا ہے کہ صاحبِ قلب کو قلب سے فتوحات حاصل ہوتی ہیں۔ کہ ہر ایک فتوح سے ستر ہزار فیض روشنی دیتے ہیں۔ انہیں وہ ہی شخص اچھی طرح جانتا ہے۔ جو ان فیضوں سے روشنی حاصل کر چکا ہوں اور اس مقام میں صاحب یقین مرید کو ہرگز قرار نہیں ہوتا۔ اور نہ اسے نیند آتی ہے۔ کیونکہ ذاتی تجلیات اور ہیں۔ اور اسمی تجلیات۔ اور ہیں اور حرفی تجلیات اور ہیں۔ اور ربانی تجلیات اور۔ اور **تجلیات** کی چار قسمیں ہیں۔ جن کو فیض عطائے ذات الٰہی کہتے ہیں۔ جو کچھ اِسم ذاتی کے حاضرات سے دیکھتا ہے۔ وہ توحید مطلق اور وحدانیت خدا ہوتی ہے۔ اِسی کو معرفت الٰہی کہتے ہیں۔ اور اِسماء کی تجلی دیکھتا ہے۔ ایسی تجلی کو نہ تو تجلی ذات کہتے ہیں۔ اور نہ تجلی صفات ذات و صفات کی تجلی وہ ہے۔ جو نص اور حدیث سے دیکھے۔ ایسی تجلی کو چہار نفس کہتے ہیں۔ اور تجلی حروف تہجی سے دیکھے۔ اُسے حروف قلب المکشوف کہتے ہیں۔ ہر ایک تجلی مشق کرنے سے یقین اور تصور

کے ساتھ یعنیہ دکھائی دیتی ہے ۔ کھلی آنکھ سے تجلّی اور ہوتی ہے ۔ اور آنکھ بند کرنے سے اور ۔ تجلّی میں آنکھ رکھنا عمر بھر کی ریاضت سے بہتر ہے اُس سے فنائی اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے ۔ اور غرق ہونیکے سوا تجلیات کا دیکھنا خام خیالی ہے ۔ اصل غرض تو یہ ہے ۔ کہ اپنے آپ سے گذر جائے اور اللہ تعالےٰ کو پہنچ جائے ۔ کیونکہ وہی علت غائی ہے ۔ بعض نور الہی کے جامے کے پہننے کو جمعیت خیال کرتے ہیں ۔ اللہ بس باقی ہوس !!

جو مرشد کہ اللہ کے طالب کو معرفت الہی اور باقی مقامات کا سبق نہ دے اور نہ عقدہ کشائی کرے ۔ اور اسے دکھانہ دے ۔ وہ ناقص اور لاف زن ہے ۔

در تجلی ذات سوزم سر بسر سر اله	این تجلی ذات شد رہبر خدا راہنما
میں الہی سر سے تجلی ذات حق میں سر بسر جلتا ہوں	یہ تجلی ذات خدا کی طرف رہنما اور رہبر بنی
دیگراں گوناں نیایند غرق نور	از ازل تا ابد من باشم حضور
دوسرے خواہ اس سے نور میں غرق نہ ہوں لیکن میرا حال تو یہ ہے	کہ میں ازل سے ابد تک حضور یعنی خدا میں رہتا ہوں
از ازل ابد بودم مست حال	از ازل تا ابد باشم با وصال
ازل سے ابد تک میں حال میں مست تھا	اور ازل سے ابد تک با وصال ہونگا
از ازل تا ابد از خود شد جدا	از ازل تا ابد بودم با خدا
ازل لیکر ابد تک میں اپنے آپ سے جدا رہا	اس لئے ازل سے ابد تک میں خدا کے ساتھ رہا

دن رات میں چوبیس گھنٹے ہیں ۔ اور دن رات میں آدمی کو چوبیس ہزار دم آتے ہیں ۔ ہر ایک دم کی خبر رکھنی چاہیئے ۔ اور چودہ تجلّی اور چودہ الہام اور چودہ علم ہیں جن میں سے بعض رحمانی ہیں ۔ اور بعض شیطانی اور بعض نفسانی اور بعض دنیادی حسادنے ۔ بعض جنونیت کی وجہ سے اور بعض مؤکل

فرشتوں کے سبب ۔ بعض وجود قلبی ۔ روحی اور سری کے ۔ اگر توفیق الہٰی رفیق ہو ۔ تو مرشد ان کی خبر دیتا ہے ۔ اور ہر ایک مقام کو تحقیق کرکے سلامت رہتا ہے ۔ ورنہ اس سے حال قال سب سلب ہوجاتے ہیں ۔ اور اس مقام میں ہزار ہا گم ہوکر رجعت کھا کر خلاف شرع ہوکر مرے ہیں۔
حدیث "خذ ما صفا ودع ما کدر" یعنی جو کچھ نیک ہے لیلے اور جو بُرا ہے اُسے چھوڑ دو ؛

احوال پیدائش ارواح مخلوق: واضح رہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ میں کن فیکون کو بیان کروں ۔ تو اس نے فرمایا "کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ" (میں ایک مخفی خزانہ تھا ۔ اور میں چاہتا تھا ۔ کہ پہچانا جاؤں پس میں نے خلقت پیدا کی) جب بائیں طرف جلالی قہر سے دیکھا ۔ تو اس سے شیطانی آگ پیدا ہوئی ۔ اور جب لطف وکرم سے دائیں طرف نظر کی تو نور محمدی صلعم پیدا ہؤا ۔ اور اس کی روشنی آفتاب سے بہتر ہوگئی ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے "کن" فرمایا ۔ اور تمام مخلوقات کی روحیں موجود ہوگئیں ۔ اور بڑے ادب کے ساتھ قطار در قطار بلحاظ مرتبوں کے خدا کے حضور میں کھڑی ہو گئیں ۔ اور حکم کی منتظر تھیں ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ؟ تمام ارواحوں نے کہا "بلےٰ" ہاں بے شک تو ہی ہمارا پروردگار ہے ۔ بعض تو ہاں کہنے سے بڑے پریشان ہوئے ۔ کہ ہم نے ایسا کلمہ کیوں کہا ۔ وہ مشرک منافق اور کاذب تھے اور بعض ہاں کہنے سے بڑے خوش ہوئے ۔ پھر ارواحوں سے اللہ تعالےٰ نے کہا ۔ کہ مانگو جو کچھ تم مجھ سے مانگنا چاہتے ہو ۔ تاکہ میں تمہیں عطا کروں ۔ تمام روحوں نے کہا "اے پروردگار ہم تجھ سے تجھے ہی چاہتے ہیں" پھر

اللہ تعالےٰ نے بائیں طرف سے دنیا اور دنیا کی زینت روحوں کے سامنے کی۔ تو دنیا کی چیزوں میں شیطان اور نفس امارہ داخل ہوئے۔ جب شیطان نے دنیا دیکھی۔ تو بلند آواز سے چوبیس بانگیں دیں۔ ان بانگوں کے سننے سے بعض روحیں شیطان کی مرید ہو گئیں۔ وہ چوبیس بانگیں حسب ذیل ہیں۔ اول خوش آواز کی بانگ۔ دوسرے حسن پرستی کی بانگ تیسرے مستی اور حرص وہوا کی بانگ۔ چوتھے شراب کی۔ پانچویں بدعت۔ چھٹے تارک الصلوٰۃ ساتویں وہ جو سرود اور راگ اور رنگ کے متعلق چیزیں ہیں۔ جیسے طنبور۔ رباب۔ سرنا ے۔ دف۔ ڈھولک۔ وغیرہ۔ ناویں تارک الجماعت کی بانگ۔ دسویں غفلت کی۔ گیارھویں خود پسندی کی۔ بارہویں ریا۔ تیرھویں۔ حرص۔ چودھویں حسد۔ پندرھویں کبر۔ سولھویں نفاق۔ سترھویں غیبت۔ اٹھارھویں شرک۔ انیسویں کفر۔ بیسویں جہالت۔ اکیسویں کذب (جھوٹ) بائیسویں بدظنی تیئسویں بدنظری۔ چوبیسویں طمع کی بانگ۔ جو ان صفات سے موصوف ہوں۔ اُن کی روحیں اس قوم میں سے ہیں۔ جو اب تک شیطانی بانگیں سنتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَاءِ" شیطان تمہیں فقر سے منع کرتا ہے۔ اور برے کاموں کا حکم کرتا ہے۔ جو کچھ شیطان کے متعلق ہے۔ اور شیطان کی تابعداری سے دنیا کو پہنچ گیا۔ اور اسی میں غرق ہو گیا۔ ان تمام میں سے نواں حصہ روحیں اللہ تعالےٰ کے روبرو کھڑی رہ گئیں۔ اللہ تعالےٰ نے پھر لطف وکرم سے فرمایا۔ اے روحو! مانگو؟ جو کچھ مانگتے ہو۔ انہوں نے کہا اے پروردگار ہم تجھ سے تجھے ہی چاہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالےٰ نے دائیں طرف سے بہشت اور حور وقصور اور بہشتی

نعمتوں کی لذت بڑی آب وتاب اور زیب وزینت سے روحوں کی سلطنے
کی۔ تو ان میں سے نو حصے بہشت میں چلی آئیں۔ وہ متقی پرہیز گار اور
شرع محمدی پر غالب تھیں۔ اور باقی ایک حصہ روحیں اللہ تعالے کے روبرو
کھڑی رہیں۔ کہ جنہوں نے نہ دنیا کی آواز سنی اور نہ آخرت کی۔ وہ نور الٰہی
میں فنافی اللہ رہیں۔ وہ مجلس محمدی کی متابعت سے عارف باللہ کی
روحیں تھیں۔ انہیں کے بارے میں پیغمبر خدا نے فرمایا ہے "اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ
وَالْفَقْرُ مِنِّیْ اَلدُّنْیَا حَرَامٌ عَلٰے اَهْلِ الْعُقْبٰے وَالْعُقْبٰے حَرَامٌ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا
وَالْعُقْبٰے حَرَامٌ عَلٰے طَالِبِ الْمَوْلٰی" فقر میرا فخر ہے۔ اور فقر مجھ سے ہے
اہل عقبٰے پر دنیا حرام ہے۔ اور اہل دنیا پر عقبٰے حرام ہے۔ اور طالب
مولے پر دونوں حرام ہیں۔ **حدیث** مَنْ لَهُ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْکُلُّ" جس
کا خدا ہے۔ اس کا سب کچھ ہے۔

حکایت۔ ایک روز مرید نے اپنے مرشد سے پوچھا۔ کہ اپنی قدرت
کا خلاصہ جیسا کہ ہے۔ ہے۔ اور باقی اسرار ہے۔ جسے اللہ تعالے جانتا ہے
اور موجودات مٹی اور پانی سے بنائی گئی ہے۔ جو سوائے خلاصہ کے جنبش
نہیں کر سکتی۔ پس جہانیوں کا سردار کس طرح بن سکتے ہیں۔ مرشد نے
جواب دیا۔ کہ جو چیز ابتداء اور انتہاء سے منسوب ہو سکتی ہے۔ وہ در اصل کچھ
بھی نہیں ہوتی۔ اور نہ اس کا وجود ہوتا ہے۔ اور نہ اس پر اعتبار کر سکتے
ہیں۔ اگر تو یہ کہے کہ جہان کی حرکت اور جنبش تو دکھائی دیتی ہے۔ یہ کیا ہے۔ تجھے
یاد رہے۔ کہ جہان کی صورت وہمی اور خیالی ہے۔ جو اپنی نابودگی کو ظاہر کرتی ہے
جیسا کہ آئینہ میں کی صورت۔ کہ اسے دیکھ تو سکتے ہیں۔ لیکن در اصل کوئی چیز نہیں
ہوتی۔ ان معنوں میں جہان کے وجود کا باعث آدم کی نیستی ہے۔

جیساکہ سونے کی کوئی دوا بناتے ہیں۔ تو اس سونے کا نام کوئی نہیں لیتا۔ یعنی میل جول سے خلاصہ نے اپنے وجود کو ایسا گم کیا۔ کہ لوگ ہرگز خلاصے کے وجود کو نہیں سمجھتے۔ اور سوائے ظاہری وجود کے اور کچھ نہیں دیکھتے اسی واسطے اس میں زندگی اور موت کی امید رکھتا ہے۔ اور جہان کی صورت کا وجود اسے دکھلائی دیتا ہے۔ لیکن باطن میں جب طالب مولیٰ کو خلاصہ معلوم ہوتا ہے۔ تو نہ وجود رہتا ہے۔ اور نہ حواس اور نہ جہان رہتا ہے۔ اور نہ آدم۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ جیسے آگ سے خشک لکڑی جل کر خاکستر ہو جاتی ہے۔ فَافْهَمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب ؂

(کتاب شمس العارفین بہ عنایت الٰہی تمام ہوئی)

ترتیب نماز برائے زیارت النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

چاہیے کہ جمعرات کو وتروں سے پہلے فرض اور سنت ادا کرکے غسل کرے اور پاکیزہ لباس پہنے اور بدن پر خوشبو ملے۔ اور خلوت میں جا کر دو رکعت نماز نفل ادا کرے دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اور سلام کے بعد یہ درود ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ درود یہ ہے "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ" درود کے بعد سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ دس مرتبہ پڑھ کر سر شمال کی طرف اور منہ قبلے کی طرف کر سو جائے۔ ہر جمعرات تک اسی طریقہ سے پڑھے۔ تو بفضل الٰہی زیارت آں سرور کائنات حاصل ہوگی اس کی اجازت مولانا مخدوم محمد غوث قریشی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے ؂

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیغمبر خدا نے فرمایا ہے۔ کہ یہ فالنامہ نیک ہے۔ کیونکہ اس میں

پیغمبروں کے نام درج ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ کسی ایک خانے پر انگشت شہادت رکھے۔ اور جو اس میں لکھا ہو۔ اس پر عمل کرے۔ لیکن انگلی رکھنے سے پیشتر سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھ لینی چاہیئے۔ اس فالنامے پر اعتقاد رکھنا چاہیئے۔ جو شک کریگا۔ وہ کافر ہوگا۔ نعوذ باللہ منہا۔

فالنامہ

آدم پیغمبر علیہ السلام	شیث پیغمبر علیہ السلام	ادریس پیغمبر علیہ السلام	ہود پیغمبر علیہ السلام
صالح پیغمبر علیہ السلام	ابراہیم پیغمبر علیہ السلام	اسمعیل پیغمبر علیہ السلام	اسحاق پیغمبر علیہ السلام
لوط پیغمبر علیہ السلام	یعقوب پیغمبر علیہ السلام	یوسف پیغمبر علیہ السلام	ایوب پیغمبر علیہ السلام
موسیٰ پیغمبر علیہ السلام	شعیب پیغمبر علیہ السلام	محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	خضر پیغمبر علیہ السلام
داؤد پیغمبر علیہ السلام	سلیمان پیغمبر علیہ السلام	زکریا پیغمبر علیہ السلام	یحییٰ پیغمبر علیہ السلام
الیاس پیغمبر علیہ السلام	یونس پیغمبر علیہ السلام	عیسیٰ پیغمبر علیہ السلام	نوح پیغمبر علیہ السلام

فال آدم پیغمبر علیہ السلام۔ یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ وکلا منہا۔ اے خداوند فال تجھے نیک کام پیش آیا ہے۔ تو اس میں خوشی دیکھے گا پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ تیرے لئے ہم نے بزرگوں کو مسخر کیا ہے۔ اور تیری مراد حاصل ہو جائے گی۔ جو کچھ تیرے دل میں

ہوگا۔ تو اس سے خوشی دیکھیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ ✤

فال شیث پیغمبر علیہ السلام۔ حَسَنٌ عَارِبَةٌ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ اے صاحب فال چند روز صبر اور تحمل کر۔ تجھے جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ تجھے خوشی حاصل ہوگی۔ اور تو مراد کو پالیگا۔ اور انشاء اللہ تو خوشی دیکھیگا ✤

فال ادریس پیغمبر علیہ السلام۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا۔ اے صاحب فال تو اس نیت سے خوشی دیکھیگا۔ اگر تو سفر کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو تجھے مبارک ہو۔ اگر عورت سے نکاح کرے گا۔ تو بھی مبارک ہے ✤

فال ہود پیغمبر علیہ السلام قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے صاحب فال چند روز صبر کر۔ اور تحمل سے کام کر۔ تاکہ نیک اور مبارک پڑھے۔ اور غلہ یا روٹی کا صدقہ دینا چاہیئے تاکہ تو خوشی دیکھے اور انشاء اللہ تعالےٰ ✤

فال صالح پیغمبر علیہ السلام۔ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ۔ اے صاحب فال جو تو نے دل میں سوچا ہے۔ اگر تو تحمل کریگا۔ اور جلدی نہیں کریگا۔ تو تیرا کام نیک اور مبارک ہوگا۔ اور تو خوشی دیکھیگا انشاء اللہ تعالےٰ ✤

فال ابراہیم علیہ السلام۔ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ۔ اے صاحب فال تو دلی مراد کو پالیگا اور تیری روزی فراخ ہوگی۔ اور غیب سے تجھے کچھ ملیگا۔ اور غیب کی خبر سنکر تو خوش ہوگا ✤

فال اسمٰعیل پیغمبر علیہ السلام۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا۔ اے صاحب فال تجھے یاد رہے۔ کہ جو تیری نیت ہے۔ پوری ہو جائیگی۔ اور اس سے تجھے خوشی اور خرمی حاصل

ہوگی! اور غم اندوہ نہ کر تجھے فرزند عنایت ہوگا۔ اور اگر تو سفر کرے گا۔ تو بھی تیرے لئے مبارک ہوگا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ تیری مراد پوری ہوگی +

فال اسحاق پیغمبر علیہ السلام اے صاحب فال تیری مراد بر آئیگی اور خوشی و خورمی دیکھیگا۔ اور اندیشہ نہ کر۔ انشاء اللہ تعالیٰ تیرا کام ترقی پکڑیگا! اور تو بہت خوشی دیکھیگا +

فال ایوب پیغمبر علیہ السلام وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ۔ اے صاحب فال چند روز صبر کر اور جلدی نہ کر! اور سیاہ غلہ اور کچا گوشت صدقہ کر تاکہ تیرا کام درست ہو جائے +

فال شعیب پیغمبر علیہ السلام۔ اے صاحب فال۔ یہ فال بہت نیک ہے تیرے کاموں کے لئے یہ مبارک فال ہے۔ اور تو خوشی دیکھیگا۔ اور تیری مراد بر آئیگی اور تیرا کام ترقی پکڑیگا۔ اور جس سے تو غم و اندیشہ کرتا ہے۔ اس سے انشاء اللہ تو خلاصی پائیگا +

فال موسیٰ پیغمبر علیہ السلام وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِن بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ۔ اے صاحب فال یہ مبارک فال ہے! اور تیرا کام مبارک ہے۔ اور خوشی کی خبر تجھے ملیگی جس سے تو خوش ہوگا۔ حکم الٰہی سے یہ فال تجھے بہت نیک ہے۔

فال محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ۔ اے صاحب فال یہ فال تیرے حق میں نیک ہے۔ اس سے تو خوشی اور خورمی دیکھیگا کسی قسم کا غم اور فکر نہ کر بلکہ خوشی کر کہ تو مراد کو پہنچ جائیگا +

فال خضر پیغمبر علیہ السلام لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ۔ اے صاحب

فال یہ کام تیرے حق میں نیک ہے تجھے فرزند عنایت ہوگا! اور تیرا ہر ایک کام پورا ہوگا۔ خوشی اور خورمی دیکھیگا۔ اور تیرا کام پورا ہوگا! اور انشاء اللہ دلی مراد بر آئیگی ❊

فال داؤد علیہ السلام "وَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ" اے صاحب فال تو اس سے کچھ غم اور فکر نہ کر سیاہ غلہ اور ہلکی روئی صدقہ کر۔ تیرا کام مبارک ہوگا! اور انشاء اللہ تو خوشی اور خورمی دیکھیگا ❊

فال سلیمان علیہ السلام اے صاحب فال تیری مراد پوری ہوگی! اور تیرا مقصد حاصل ہوگا۔ جتنا تجھ سے ہوسکے گوشت صدقہ کر۔ یہ فال مبارک ہے۔ تو اس سے خوشی دیکھیگا ❊

فال زکریا علیہ السلام "يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ" اے صاحب فال یہ اشارہ اس واسطے ہے۔ کہ کام بخوبی سر انجام ہونگے۔ اور تجھے دلی خوشی حاصل ہوگی۔ اور اللہ تعالے تیری روزی فراخ کریگا۔ اور تیرے کاموں کا انجام نیک ہوگا ❊

فال یحییٰ علیہ السلام اے صاحب فال تیری عمر دراز ہوگی۔ اور تیرا غم جلدی دُور ہو جائیگا۔ اور غیب سے تجھے روزی ملے گی۔ نماز تسبیح میں مشغول رہاکر۔ اور خدا کی درگاہ میں صدقہ دیا کر۔ تو تیرا دلی کام بخوبی سرانجام ہوگا ❊

فال یعقوب علیہ السلام فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا اے صاحب فال کام بخوبی سرانجام ہوگا۔ اور تیرا دلی مقصود حاصل ہوگا۔ تجھے صحت حاصل ہوگی۔ اور انشاء اللہ تعالے تیری دلی مراد بر آئیگی ❊

فال الیاس علیہ السلام وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ؕ اے صاحب فال تو دشمنوں پر فتح پائیگا۔ اور تیرے دشمن مغلوب اور منفور ہونگے اور تیری مرادیں برائینگی اور تیرے کام کا انجام نیک ہوگا۔ اور اگر تو سفر کی نیت رکھتا ہے۔ تو چند روز صبر کر۔ اگرچہ چند روز کے بعد جائے گا تو سلامتی سے واپس آئیگا۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ تیری دلی مراد برآئیگی ؛

فال یوسف علیہ السلام۔ اے صاحب فال تجھے بہت محنت و مشقت اور مصیبت اٹھانی پڑے گی اور گرفتاری اور تنگی اور تاریکی دیکھنے میں آئیگی۔ ان چند روز میں تجھے تکلیف پہنچیگی۔ لیکن بعد میں اللہ تعالےٰ فتح نصیب کرے گا۔ اور تجھے فرزند عنایت ہوگا۔ جو بڑا مبارک قدم ہوگا اور اس کو مال و دولت نعمت سب کچھ ملے گا۔ اور تیری تمام مرادیں برآئینگی اور جو مراد اس وقت تیرے دل میں ہے۔ جلدی برآئیگی۔ اور غایب کی خبر پاکر تجھے خوشی حاصل ہوگی۔ اور تیرے کام حسب دلخواہ پورے ہونگے ؛

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَاٰلِهٖ

مبتدی طالب کو چاہیئے کہ اسم کا تصور اس طرح کرے۔ کہ زبان سے کلمہ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نکلے۔ اور باطن میں مجلس محمدی کی حضوری حاصل ہو۔ اور اس حال پر قائم رہے۔ اور جو شیطانی اور نفسانی احوال ہیں۔ وہ غائب اور دفع ہوجائیں۔ ایسی راہ کونسی ہے جس میں مذکورہ بالا اوصاف ہوں۔ وہ اسم ذاتی اور مجلس محمدی کی تاثیر ہے۔ ان سے صاحب تصوّر کی یہ کیفیت ہوجاتی ہے۔ کہ اس کی

جان ان کے قبضے میں آجاتی ہے۔ اگر دیکھ لے گویا مردہ ہے۔ اور اگر نہ دیکھے تو پریشان حالت رہتا ہے۔ آخر مطلب یہ ہے۔ کہ جو شخص اس تصوّر کا شغل رکھے۔ اُس کے ساتوں اعضاء نورانی اور لائق حضوری ہو جاتے ہیں مشق وجودیہ حسب ذیل ہے۔ اگر ہر طرف تین بار کلمہ طیب کہا جائے تو بہتر ہے۔ دائرہ یہ ہے:-

لا اِلٰہ اِلا اللہ
حَسْبِیَ اللہُ
کَفیٰ بِاللہ
اَللہُ
یَدُ اللہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ (چشم)

مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللہِ
اَللہُ گوش
وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ
اَللہُ چشم
یَدُ اللہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ

ھو — ھو — ھو — ھو

موس زبان

اَللہُ
مُحَمَّدٌ
فقیر
اَللہُ ن باد

لہ الحق

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ
مَنْ عَرَفَ اللہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ

سینہ
قلب قلب ہوا دفع خطرات

مَنْ عَرَفَ اللہَ لَمْ یَکُنْ لَہٗ لَذَّۃٌ مَعَ الْخَلْقِ
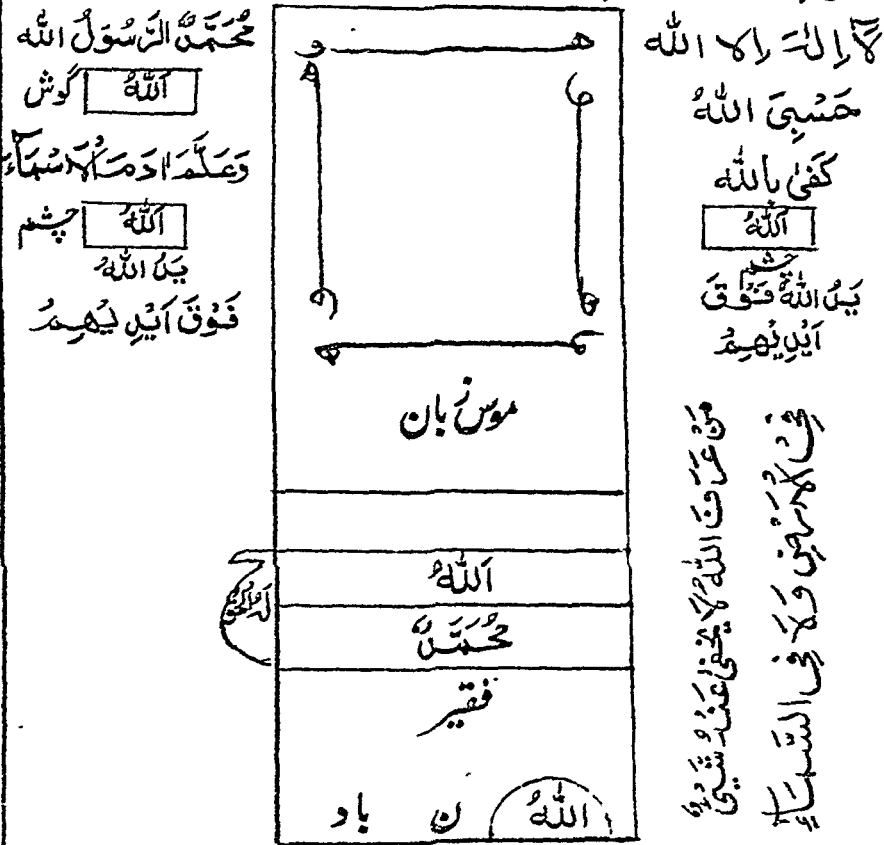
نقش وجودیہ مراتب غوث اور قطب جو ذکر فنا فی جانی اور فنا فی

سے بند ہوتا ہے۔ جسم کا بند بند خدا ہوتا ہے۔ اسی کو مراتب قرب و
تبانی کہتے ہیں۔ اور یہ طفل فقیر کا ابتدائی قاعدہ ہے۔ کہ عرش سے اوپر
جانے کی طلب میں تیس ہزار مقام طے کر کے اللہ تعالےٰ سے ملتا ہے
اور اُسے لوح محفوظ کا مطالعہ ہمیشہ کے لئے حاصل ہوتا ہے۔

وہ نقش وجودیہ جس سے خدا کے ذکر سے بند بند جدا ہوتا ہے۔ یہ
ہے۔ اس میں بے حساب ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اس کی معظم و مکرم شکل
یہ ہے:-

غوث و قطب را باقربن مقام مرتبہ ایشان شد ختم و تمام

ہو
سر
ہو

گوش
ہو

گوش
ہو

پیشانی

قدرۃ العلوم

قدرۃ العلوم

ہو

اسم محمد

اسم محمد

ہو
قرب

ہو
قرب

اللہ

قدرۃ العلوم

نور ہدایت

بسط

ہو
نمر

قوۃ العلوم اسم ذات قوۃ العلوم اسم اعظم
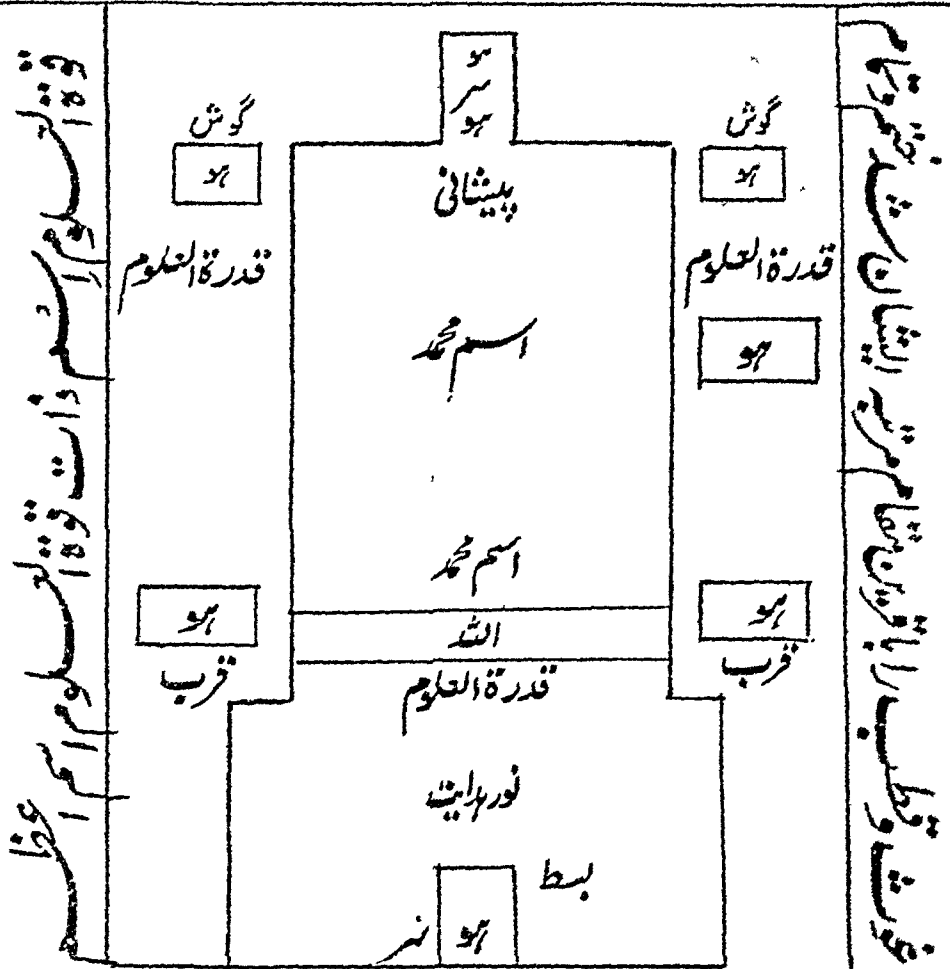
مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کہ جس میں نص حدیث تسبیح اور کلمہ

طیب یا ورد کا ذکر مذکور ہوتا ہے۔ اس کے دیدار پُر انوار سے مشرف کا مقصود یہ ہے۔ کہ چشم اعتبار سے تنقیح کو دیکھ لیا جائے۔ اور وصال حاصل ہو۔ اور عین جمال اور عارف باللہ کا مرتبہ حاصل ہوجائے۔ اور وہ دائرہ یقین حسب ذیل ہے :-

راسہ بیاض املون داھیہ الحیة الاج الالستان

اقنی الالف یاھو ــــ روح السود

الغین

ملیم یاھو ــــ روح مجتمع

یاھو ــــ روح اللحیۃ

طویل الیدین رقیق الانامل لیسوفی بدنہ شواظط من الصنوہ مرائی البشرۃ

| ذکر زوال۔ ذکر کمال۔ ذکر حال اور ذکر احوال |

ذکر زوال تمامیت اسے کہتے ہیں۔ کہ مشرق سے مغرب تک کی تمام مخلوقات خاص و عام اہل دُنیا۔ بادشاہ دین۔ امراء سب اس کے طالب اور مرید اور فرمانبردار غلام ہوجائیں۔ یہ مراتب بھی فقر کی نظر میں بہت حقیر اور کمینے ہیں۔ اس کو ولی خلق کہتے ہیں :-

ولی اللہ ذوق ذکر کمال اُسے کہتے ہیں۔ کہ زمین و آسمان کے تمام فرشتے

اور عرش کے اٹھانے والے اور چاروں مقرب فرشتے اور موکل سب اس کے حکم کے تابع ہوں۔ اور کام میں مدد کریں۔ اور توجہ باطنی سے دیکھے کہ فرشتوں کے لشکر اس کے گرد پھر رہے ہیں۔ یہ مراتب بھی فقر کی نظر میں کم درجے کے ہیں *

تیسرا ذکر حال۔ ذکر حال اسے کہتے ہیں۔ کہ اولیاء اللہ۔ اور اہل عہد اور مومنوں اور مسلمانوں کی روحیں ازل سے ابد تک اس کے ساتھ مصافحہ کریں اور اسے مجلس میں اُن کی ملاقات نصیب ہو۔ یہ ولی کے مراتب ہیں لیکن وہ حالی ولی ہوتا ہے۔ نہ کہ ولی اللہ *

چوتھے ذکر احوال اُسے کہتے ہیں۔ جو توحید الٰہی میں غرق ہو جائے اور اس کے لازوال مراتب کو پہنچ جائے۔ جو شخص ان مراتب کو پہنچ جاتا ہے۔ اس کا وجود پاک ہو جاتا ہے اور اس کے طالب معرفت الٰہی اور معرفت مجلس محمدی کے لائق ہو جاتے ہیں۔ وہ پہلے روز انہیں تعلیم اور تلقین کرتا ہے اور تلقین سے مراد مشاہدہ غرق لامکان اور سر سبحانی ہے یہ ولی اللہ۔ عارف باللہ۔ فقیر فنا فی اللہ لازوال اور بقا باللہ محی الدین قدس سرہ کے واسطے کچھ مشکل نہیں۔ صاحب عیان جدھر نظر کرتا ہے۔ اٹھارہ ہزار اقسام کی مخلوقات کو حاضر دیکھتا ہے۔ اور دائرہ جس کے وسیلے سے دونو جہان کی روشن ضمیری اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ حسب ذیل ہے:-

مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا

تختی لوح

مِنْ لَدُنِّیْ

اسمیت

الله	الله	لک
شو	محمدی	فقر
فیض	خدنل	جامع

جب ان مراتب سے عارف علم توجہ اور تفسیر حاصل کر لیتا ہے۔ وہ علم حضوری سے ایک دن رات یا ایک دم میں سب کچھ حاصل کر سکتا ہے کامل مرشد صادق طالب کو اسم ذات کے نقش کا حاصل جو اس دائرہ میں ہے اس کے تصور کے وسیلے سے ہر مقام اور ہر طرف کی سیر کرا دیتا ہے۔ اور یہ دائرہ حاضرات بلیشک ذات و صفات کے درجات پر پہنچا دیتا ہے اور اس سے مجلس محمدی جس میں نص حدیث یا تسبیح یا کلمہ طیب یا ورد کا مذکور ہوتا ہے۔ حاصل ہوتی ہے۔ اور مجلس محمدی کے دیدار کے انوار کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔ وہ دائرہ معظم و مکرم یہ ہے:۔
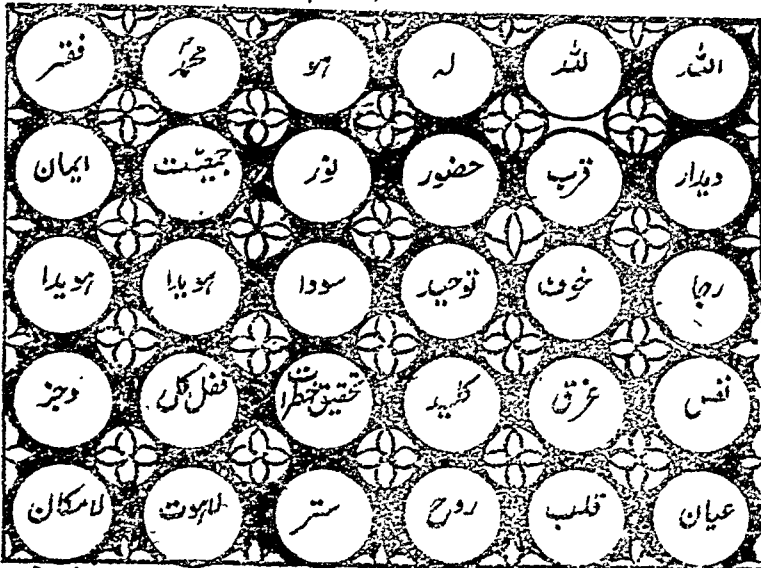
اے اللہ کے طالب! اگر تجھے مولا مطلوب ہے۔ تو موت کو اختیار کر اور موت کا پیالہ پی۔ اور موت کا پیالہ یہ ہے کہ جب اس کو اللہ کا طالب پی لیتا ہے تو اس سے اس کا نفس مر جاتا ہے۔ اور دل زندہ ہو جاتا ہے۔ اور روح نفس سے خلاصی پا جاتا ہے۔

سا غر موت | جب طالب مولا ان مرتبوں سے گذر جاتا ہے۔ یعنی مُوتُوا

قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ۔ (مرنے سے پہلے مرجاؤ) کا مرتبہ طے کرکے آگے بڑھتا ہے۔ تو اُسے ایک دروازہ دکھائی دیتا ہے۔ جس پر دائیں بائیں دو شیروں کی تصویریں ہوتی ہیں۔ اس وقت فرشتہ غیبی آواز دیتا ہے۔ کہ اے طالب مولے! اگر تو شیروں سے بچ نکلیگا۔ تو تو فقیری کے مراتب کو پہنچ جائے گا۔

دروازہ شیر انسان یہ ہے ٭

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

هو — بَابُ الْفَقْرِ — هو — صورت شیران

صراط المستقیم
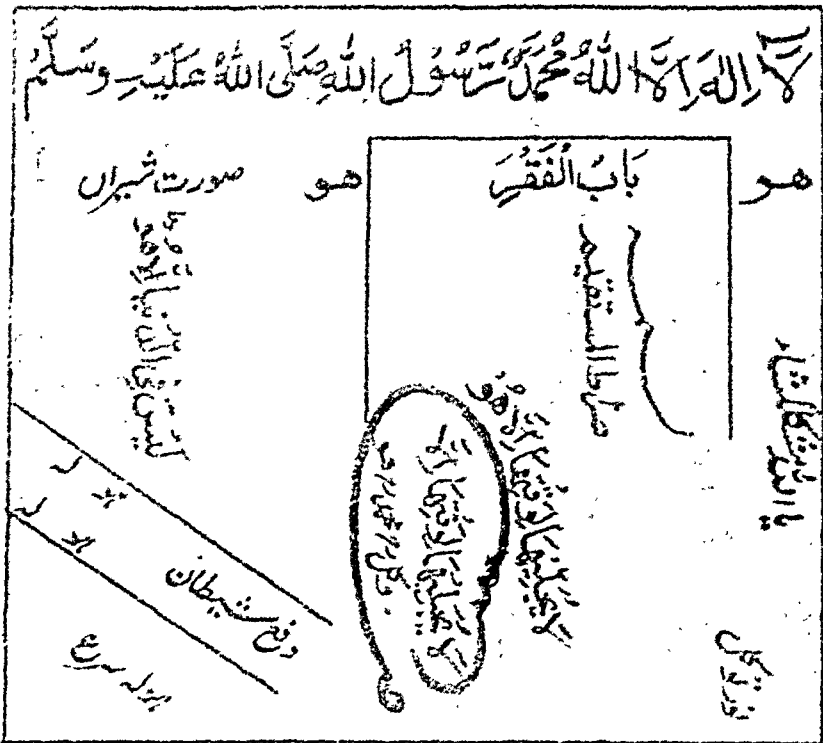
جب طالب مولے شیروں کے دروازے سے گذر جاتا ہے۔ تو اُسے ایک اور دروازہ دکھائی دیتا ہے۔ جس پر آدمی ننگی تلواریں لئے قتل کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس وقت غیبی فرشتہ آواز دیتا ہے۔ کہ اے طالب مولے! اگر تو فقر کو چاہتا ہے۔ تو سر بدن اور گردن سے جُدا کر اور بے سر ہو جا۔ جب تک تو بے سر نہیں ہوگا راہ نہیں پائے گا اور تجھے فقر الٰہی حاصل نہیں ہوگا ٭

وہ دروازہ معہ موکلوں کے حسب ذیل ہے۔

لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ علیہ السلام

بسم اللہ

باب

تیغ برہنہ
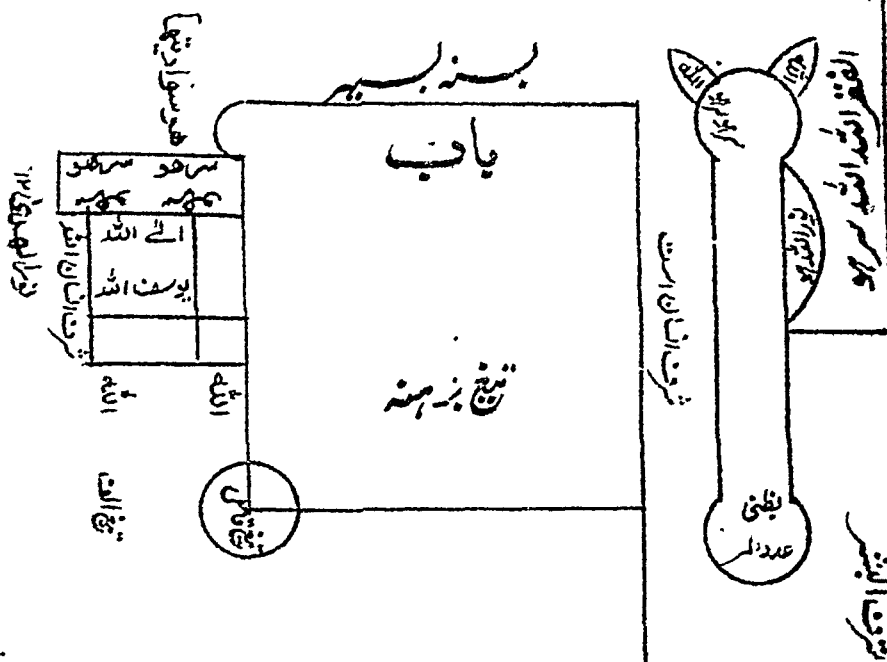
نور کے چار چشمے — نور کے چار چشمے ہیں۔ اوّل ذوق۔ دوم شوق۔ سوم صبر۔ چہارم شکر۔ ان چاروں چشموں سے رحمت جمعیت۔ سردی اور گرمی کا پانی بند ہوتا ہے۔ وہ چاروں چشمے یہ ہیں :-

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
ذوق	شوق	لہ ہو	لہ ہو شکر
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ

جب اس کا نور بند ہوتا ہے۔ تو رحمت الٰہی کے اس پانی کو پینے کے لئے آتا ہے۔ اور اس کی بدخصلتی کے امراض سب کلیۃً دفع ہوتے جاتے ہیں جب

اللہ	اللہ
چشمہ قضا	چشمہ صنا
اللہ اللہ ہو	اللہ

ان چاروں چشموں پر اس کا گذر ہوتا ہے۔ تو دو اور چشمے نور کے یعنے چشمۂ فنا اور بقا ملتے ہیں۔ وہ چشمے صفحہ ۹۲ کے آخیر پر دکھاتے گئے ہیں ؞

جب فقیر نوازش سے گذرتا ہے۔ تو پھر اس کے سامنے ایک گہرا دریا آتا ہے جس کو انوار توحید کہتے ہیں۔ اس سے ایسے نور شعلے مارتے ہیں۔ کہ جن کی مثال نہیں دے سکتے۔ اس مقام میں جس کا ہاتھ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پکڑیں۔ اور دوسرے دستِ مبارک سے اس کی گردن پکڑ کر اس گہرے سمندر میں غوطہ دیں جیسے غوطہ مل جائے۔ اسے ترک۔ توکل تجرید تفرید۔ اور سارا فقر حاصل ہو جاتا ہے ؞

دریائے ژرف کا نقشہ یہ ہے

دریائے ژرف
چوں لازوال ہو الحق
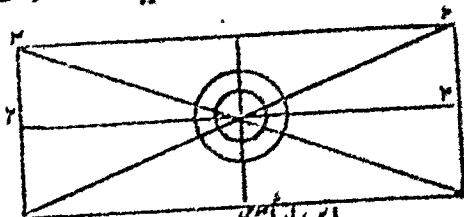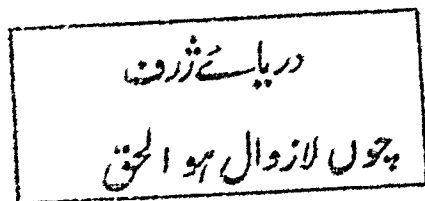
ایں لائق بیعت

طالب جب سر دیدیتا ہے۔ تب اسے حاصل کرتا ہے۔ اور جب اسے حاصل کر لیتا ہے۔ تو مقام پیر سے واصل ہو جاتا ہے۔ ہزاروں میں سے ایک ہی ہو گا۔ جو اس مرتبے کو پہنچتا ہے۔ مگر جان باز عاشق اس سے بھی گذر جاتا ہے۔ تو پھر اسے ایک چشمہ سیاہی کا بھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ کہ وہ چشمہ جف القلم بما ھو کائن کا ہے۔ وہاں پر غیب سے آواز آتی ہے۔ کہ اے طالب تو لے اس ازلی سیاہی سے تھوڑی سی زبان پر مل۔ جب وہ تھوڑی سی سیاہی زبان پر ملتا ہے تو اس کی زبان سیاہ ہو جاتی ہے۔ وہ صاحب سخن اور صاحب لفظ ہو جاتا ہے۔ اور اس کی زبان سیف اللہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ لسان

اَلْفُقَرَاءُ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ" واقع ہے ٭

جب طالب مولے رضا اور قضا کے مرتبہ سے گذر جاتا ہے۔ اور
جب اللہ تعالےٰ کی وحدت کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو قرب الٰہی سے ایک
صُورت پیدا ہوتی ہے۔ جو حُور و قصُور اور بہشت سے کہیں بڑھ کر خوبصورت
ہوتی ہے۔ اور اس صُورت کا نام سلطان الفقر ہوتا ہے۔ اور جو عاشق ہوشیار
اور بیدار ہوتا ہے۔ وہ اُسے بغل میں لے لیتا ہے! ور سر سے پاؤں تک
بے محتاج ہو جاتا ہے۔ اور اس کے وجود میں دنیا اور عقبےٰ کا غم اور فکر نہیں رہتا
سلطان الفقر کی صُورت یہ ہے:-

عزت فقرا از پروردگار داده است

الفقر فخری والفقر منی

یا اللہ یا اللہ یا اللہ

الفقر بقا
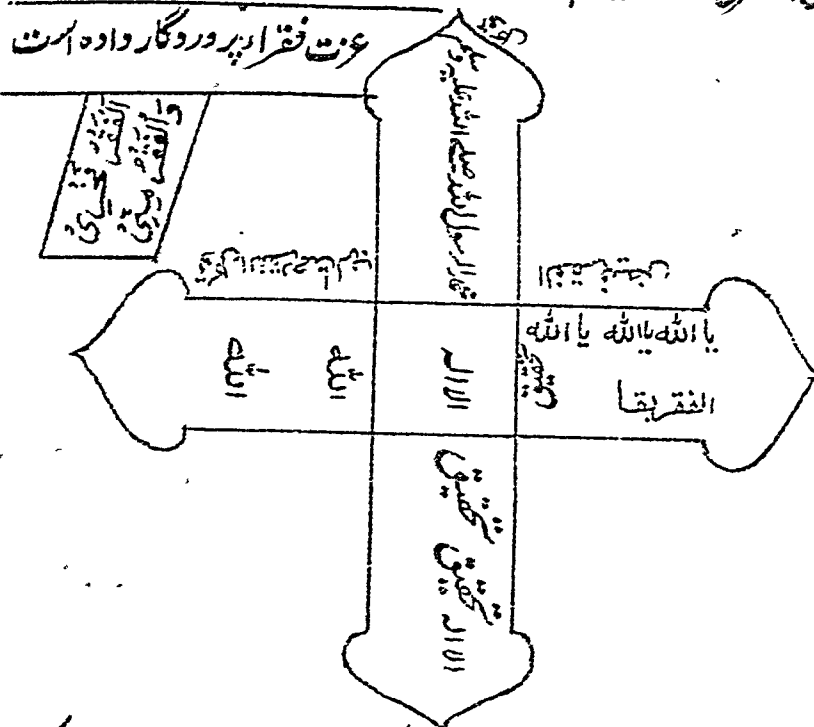
جب طالب مولے اس چشمے سے بھی گذر جاتا ہے۔ تو پھر اُسے ایک
چشمہ خون کا بھرا ہوُا نظر آتا ہے اس وقت فرشتہ غیبی آواز دیتا ہے۔ کہ
اے طالب مولے! یہ پُر خون چشمہ عاشقوں کے جگر کا خون ہے۔ جو اسی کو

کھا کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس لئے تو بھی اسی کو کھا کر زندگی بسر کر۔ جو ہمیشہ خونِ جگر کھاتا ہے۔ وہی عاشق خدا ہوتا ہے۔ اسے ریاضت۔ چلے اور خلوت کی کوئی حاجت نہیں۔ دائرہ روشن ضمیر دو جہان یہ ہے:۔

جس شخص کے وجود میں اسم اللہ اور اسم محمدی تاثیر کرے۔ اس کو لاہوت اور لامکان میں پہنچا دیتا ہے۔ اور دونو جہان اُس کے تصرف میں آجاتے ہیں۔ اسم اللہ کا تصور ایکدم میں اللہ کے حضور میں پہنچا دیتا ہے۔ دائرہ یہ ہے:۔

الله	لله	له
هو	محمد	فقیر
فیض	فضل	جامع

۲	۶	۹
۴	۷	۳
۹	۷	۵

برائے حاجت خالی
[illegible] نقش است

ترتیب و طریق ذکر سلسلہ قادریہ کے مطابق ذکر کی ترتیب اور اس کا طریقہ جو جناب قدس مآب۔ قطب زمان۔ کہف الامان۔ سراج العالمین۔ نافع المسلمین ہادیٔ راہِ ہدایت۔ ولایتِ قدرت کے گوہر سنج۔ اولادِ حسینؓ۔ میرے مرشد میرے سردار حضرت مخدوم سید موسیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے اس مسکین کو پہنچا ہے۔ وہ یہ ہے:۔

اوّل سالک کو تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے باز آنا چاہئے۔ اور استغفار کرنا چاہئے۔ اور دل میں پشیمان ہونا چاہئے۔ یہاں تک کہ توبہ کا تصور حاصل ہو جائے۔ اور صلوٰۃ النبی ادا کرے۔ اور دن میں ایک ہزار ورد کرے۔ اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ فتح ابواب تک۔ کہ اس سے حیات ابدی ظاہر ہو گی۔ اور جب ذکر میں مشغول ہونا چاہے۔ تو پہلے ظاہری اور باطنی طہارت کرے۔ طہارت ظاہر تو ظاہر ہی ہے۔ اور طہارت باطنی کا یہ

مطلب ہے۔ کہ دل کو کدورت اور ظلومات سے خالی کرے۔ اور اخلاص
میں کوشش کرے۔ اور غیر کا خیال دل میں نہ لائے۔ پھر کسی خالی جگہ میں
آئے۔ اور قاعدہ مزاج کے موافق بیٹھے۔ اور مرشد اور پیر کی شکل کا تصوّر
دل میں کرے۔ اور حصار کرے۔ تاکہ شیطان سے بے کھٹکہ ہو جائے
پھر نفی اثبات کے ذکر میں مشغول ہو جائے۔ "لا الٰہ الا اللہ محمدٌ
رسول اللہ صلعم۔ راز کی مدد سے ناف کے نیچے سے دائیں طرف اوپر
لے جاکر سینے کی ہڈی میں ختم کرے۔ اور چہار الفی یا شش الفی ماد کھینچے
اور اس وقت اسی مقدار سے ہاتھ کی چار انگلیاں یا چھ انگلیاں بند کرے
اس کے بعد اللہ تعالےٰ کی آواز کو دائیں ہاتھ پر لائے۔ اور توحید کی
نفی اثبات کا ملاحظہ نگاہ رکھے۔ جب پانسو بارہ (۵۱۲) بار ہو چکے۔ تو محمد الرسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تصور سینے پر کرے۔ پھر مذکورہ بالا ترتیب میں
مشغول ہو جائے۔ اور جب ذکر سے فارغ ہو جائے۔ تو بارہ (۱۲) مرتبہ سورۃ فاتحہ
اور سورۃ اخلاص اور سورۃ الہاکم التکاثر پڑھے۔ اور حضرت شیخ عبدالقادر
جیلانی رحمتہ اللہ علیہ اور اپنے سلسلہ کے پیروں کی ارواح پاک
کو بخشے۔ اور ان سے مدد طلب کرے۔ ہر روز اسی طرح مشغول ہوتے
یہاں تک کہ اس کا سینہ کھل جائے۔ اور تکلیف دور ہو جائے۔
اور صفائی قلب حاصل ہو جائے۔ جب سینہ کھل جائے۔ تو
پھر اسم ذات میں مشغول ہو جائے۔ اور شروع کرتے وقت مذکورہ
بالا قاعدے کا خیال رکھے۔ اور اللہ ہو زبان سے ادا کرے۔ نماز
کے وقت لفظ اللہ اکبر کو دائیں طرف سے شروع کرے اور لفظ ہُو کی ضرب
دل پر لگائے۔ یا ہُو زبان سے بار بار کہے۔ اور لفظ اللہ کہتے وقت سینے

بصیرت اور علیم کا دعوے کرے ۔ اور ایسا خیال کرے ۔ کہ میں اللہ تعالےٰ کے حضور میں حاضر ہوں ۔ اور درمیان کوئی پردہ نہیں ۔ اور بڑے رعب و داب سے بیٹھا ہے ۔ پھر منہ بند کرکے دل سے اسم اللہ ہُو کہے ۔ یہاں تک کہ دل حرکت میں آئے ۔ اور پھر بلند آواز سے یا اللہ ہو کہے ۔ پھر اُس کے بدن پر جتنے بال ہیں ۔ سب کی زبان کھُل جائیگی ۔ اور خفی ۔ سری اور روحی ذکر حاصل ہوگا ۔ چند روز تک اسی طرح کرے ۔ اور مشغول رہے نماز کی نیت کے بعد دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے ۔ اور مربع بیٹھے ۔ اور دل کی توجہ خدا کی طرف کرے ۔ اور خیال کرے ۔ کہ اللہ تعالےٰ حاضر وناظر ہے ۔ اور تصور با تفکر کرے ہاتھ کی اُنگلی سے اسم اللہ ذات کی ضرب دِل پر پہنچائے اور اسم محمدی کی مشق سینے پر کرے ۔ اور مراقبہ کرے ۔ اِس سے ذوق اور شوق اور محبت اور معرفت زیادہ ہوگی ۔ اور ظاہری اور باطنی دشمن مغلوب ہوں گے ۔ مراقبہ کے بعد سورۃ فاتحہ اور اخلاص پڑھکر اپنے پیروں کی روحوں کو بخشے ۔ پس طالب کو ذکر اور فکر میں ایسی کوشش کرنی چاہیئے ۔ کہ کوئی دم ذکر الٰہی سے غافل نہ رہے ۔ اور مراقبہ اُسے کہتے ہیں ۔ کہ ذات وصفات کے تمام مقامات دل میں دیکھے ۔ اور توحید کے دریا میں غرق ہوے ۔ اور مجلس محمدی دکھائی دے ۔ مراقبہ کی شرح زبان سے بیان نہیں ہوسکتی ۔ اور وہ دائرہ میں ظاہر کی جائیگی ۔ وہ دائرہ اسم اللہ ذات اور محمدؐ یہ ہے ۔۔۔

اللہ	جل جلالہ
محمدؐ	صلے اللہ علیہ وسلم

فقیر کامل اور مجلس محمدی کے ہم صحبت کی یہ پہچان ہے۔ کہ جو بات اس کے منہ سے نکلے وہ نص اور حدیث کے مطابق ہو۔ اور جو شخص نماز حضوری کا دعوٰے کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ مجھے ظاہری نماز کی کوئی حاجت نہیں۔ وہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ جب نماز کا وقت ہوتا ہے۔ تو عارفوں کو مجلس محمدی سے نماز ادا کرنے کے لئے حکم ہوتا ہے۔

چناں غرق گشتم بدریا صفا ۔۔۔ زخود خود نیا بم بجز مصطفٰے

میں دریائے صفا میں ایسا غرق ہو گیا ہوں ۔۔۔ کہ سوائے مصطفٰے کے مجھے اپنا آپ ہی نہیں ملتا

نہ آنجا ذکر و فکر و نے مقام است ۔۔۔ فنا فی ذات وحدت حق تمام است

وہاں پر ذکر اور فکر اور مقام کا کچھ تذکرہ نہیں ۔۔۔ وہاں پر ذات وحدت پر فنا ہے

رفت قالبش روح و نفس و سرا ۔۔۔ نور نورم نور باشم غرق فی اللہ یا خدا

میرا قالب روح نفس اور سر جاتا رہا ۔۔۔ اب میں ہمیشہ نور ہی نور ہوں اور ہمیشہ خدا میں غرق رہتا ہوں

حدیث مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَمْ یَکُنْ لَہٗ لَذَّۃٌ مَعَ الْخَلْقِ۔ (جس نے اللہ تعالےٰ کو پہچان لیا۔ پھر اُس کو خلقت کے ہمراہ کچھ لذت نہیں رہتی)۔ فنا فی اللہ اُسے کہتے ہیں۔ جو مرتبہ بقا باللہ کو پہنچ جائے۔ یعنی مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ہو جائے۔

حدیث قدسی۔ جَسَدُ اٰدَمَ الْمُضْغَۃُ وَفِی الْمُضْغَۃِ قَلْبٌ وَفِی الْقَلْبِ فُؤَادٌ وَفِی الْفُؤَادِ سِرٌّ وَفِی سِرٍّ خَفِیٌّ وَفِی الْخَفِیِّ اَخْفٰی وَفِی الْاَخْفٰی (انسان کا جسم گوشت کا لوتھڑا ہے۔ اور لوتھڑے میں دل اور دل میں منہ اور منہ میں سر اور سر میں خفی اور خفی میں اخفٰی اور اخفٰی میں)۔

لیکن جو شخص اعتقاد اور اخلاص سے یہ کہے "یَا شَیْخ عَبْدَ الْقَادِرِ

جِیلانی شَیْئًا لِلّٰہِ" تو اس کے کہنے سے اس کی ابتداء اور انتہا روشن ہو جاتی ہے۔ اور ہدایت کی معرفت اور ولایت حاصل ہوتی ہے محی الدین کے نام میں مشاہدہ حضوری حاصل ہوتا ہے۔ قادری مرید کو چلے اور ریاضت کی کوئی ضرورت نہیں ؛
اگر پیر صاحب کے مرید کو کوئی مشکل پیش آئے۔ تو اخلاص سے فریاد کرے۔ اور سو بار یہ کہے "یَاشَیْخ عَبْدَ الْقَادِر شَیْئًا لِلّٰہِ" حاضر شو۔ اور تین مرتبہ کلمہ طیّب کی ضرب دل پر لگائے۔ اور دل میں کہے تو آپ فوراً آموجود ہونگے اور اس کا کام سرانجام کرینگے۔ فقط تمام شد

غزل عبد اللہ انصاری قدس سرہ

دلا تا کے تماشائے چمنہا شادمان بینی ۔۔۔ بیا یکدم بگورستان کہ حال دوستان بینی
کفن آلودہ تن فرسودہ اندر خاک خون خفتہ ۔۔۔ مثال سرمہ دان از خاک پر ہر استخوان بینی
ہمہ اعضا جداگانہ۔ ز بند خویش بیگانہ ۔۔۔ شدہ غلطان بویرانہ سر و چشم و دہان بینی
بسے گرد و سنبل موئے مشکین لعل و سیمین تن ۔۔۔ کہ از باد اجل گشتہ برنگ زعفران بینی
فتادہ نازنینے در مغاک گور تا پہلو ۔۔۔ سیاہ ماران نشستہ بر بساط ارغوان بینی
بسے شاہان لشکرکش سلاطین سکندر وش ۔۔۔ فتادہ سرنگون اندر میان خاکدان بینی
بسے گردن فرازان سرنگون در گورہا یابی ۔۔۔ بسے طبلے نوازان۔ قوت مار و کژدمان بینی
بمرقدہائے جباران۔ بسے پیچا لہا یابی ۔۔۔ بہ تربت ہائے قہاران سگان شہ نشان بینی
مشو مغرور اے غافل بمال و جاہ بے حاصل ۔۔۔ کہ آخر چند روزے را نہ این بینی نہ آن بینی
نصیحتہائے عبد اللہ کہ در دل دوستان دارند
دگرنہ دشمنان سرحا زہیکہ (؟) بدگمان بینی ؛

تیغ برہنہ

اس کتاب میں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے وہ وہ بھید کی باتیں لکھی ہیں جو بڑی بڑی کتابوں میں بھی تلاش سے نہیں مل سکتیں اس کتاب میں تصورات اور مراقبہ و عملیات کے علاوہ اہم جوہر تصوف کو بہ تفصیل بیان فرمایا ہے۔ دعوات قبور اور نقش بھی درج فرمائے ہیں کتاب درحقیقت راز الٰہی کی ننگی تلوار ہے۔ قیمت ۲/۰۰

اورنگ شاہی

یہ کتاب بھی حضرت سلطان باہو کی تصنیف میں سے ہے۔ کتاب ہذا میں حضرت نے عملیات اور دعوت قبور و ملائکہ و دیدار رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زیارت ارواح اولیاء اللہ وغیرہ کے متعلق نہایت عمدہ نقوش لکھے ہیں۔ اس کے علاوہ مراقبہ پر بہ تفصیل بحث کی ہے کتاب تو چھوٹی سی ہے مگر تمام جہان کی باتیں اس میں درج کر دی ہیں۔ قیمت ۲/۰۰

دیوان حضرت سلطان باہوؒ

یہ دیوان حضرت سلطان باہو قدس سرہٗ نہایت محنت سے بہم پہنچا کر صحیح اور خوش قلم طبع کیا گیا ہے حضرت سلطان صاحب نے ان غزلیات میں جس زور شور سے منازل تصوف کا ذکر فرمایا ہے وہ احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ قیمت ۲/۰۰

توفیق ہدایت

یہ کتاب بھی حضرت سلطان العارفین باہو قدس سرہٗ کی تصنیف سے ہے اس کتاب کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ کیسی بابرکت اور فائدہ رساں ہے۔ اس کتاب میں بھی بعض مدارج روحانی کا ذکر فرما کر اس کی مفصل شرح کی ہے اور سمجھانے کی غرض سے نقش بھی دیتے ہیں۔ جن سے طالب صادق بہت آسانی سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ قیمت ۶۰/

مفتاح العارفین

یہ کتاب بھی حضرت سلطان العارفین باہو قدس سرہٗ تصنیف سے ہے۔ اسمیں نہایت شرح و بسط سے ہر ایک مسئلہ کی شرح کی ہے مثلاً دعوت قبر جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس خاص الخاص کی شرح۔ عالم اور فقیر کا فرق وغیرہ مضامین پر بحث کی ہے قیمت ۱/۴۰

المشتہر

ملک چنن الدین خلف ملک فضل الدین تاجران کتب ککے زئی قومی منزل نقشبندیہ کوچہ ککے زئیاں بازار کشمیری لاہور

اردو ترجمہ کتاب مقصد الاسنےٰ شرح اسماء الحسنےٰ

جناب امام غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسمار باری تعالیٰ کی شرح نہایت شرح و بسط سے فرمائی اور منطقیانہ اور فلسفیانہ طور سے ہر ایک اسم شریف پر بحث ہے ٭ قیمت .. ۱۲ر

اردو ترجمہ جواہر فریدی

اس میں جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مع جملہ اصحاب کبار اور حالات زندگی و کرامات عالیہ معہ مفصل شجرہ اولاد پاک حضرت بابا فرید الدین گنجشکر چشتی رحہ درج ہیں ٭ قیمت .. .. عہ ۱۲ر

اردو ترجمہ انیس الارواح اس کتاب میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات ہیں ۔ مرتبہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی ٭ قیمت .. ۴ر

تصنیفات حضرت سلطان العارفین سلطان باہو قدس سرہ العزیز

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
اردو ترجمہ کتاب عین الفقر ..	عہ	اردو ترجمہ کتاب مفتاح العارفین	۴ر
" " مجالستہ النبی ؐ ..	۲ر	" " " قرب دیدار	۶ر
" " گنج الاسرار ..	۲ر	" " " حجت الاسرار	۲ر
" " نور الہدیٰ	۴ر	" " " کلید التوحید	۲ر
" " توفیق ہدایت	۱۰ر	" " " رسالہ روحی	۱ر
" " محک الفقرا	عہ ۸ر	" " " کشف الاسرار	۲ر
" " امیر الکونین ..	۱۲ر	" " " فضل اللقا	۴ر
" " محبت الاسرار	۳ر	" " " محکم الفقرا خورد	۳ر
" " عقل بیدار	۱۴ر	" " " شمس العارفین	۱۲ر
" " تیغ برہنہ	۲ر	" " " اورنگ شاہی	۲ر
" " اسرار قادری	۸ر	دیوان باہو فارسی ..	۲ر

ملنے کا پتہ: اللہ والے کی قومی دکان مالک ملک چنن الدین نقشبندی مجددی تاجر کتب بازار کشمیری لاہور

اُردو ترجمہ

ہشت بہشت

یعنی

مجموعہ ملفوظات حضرات خواجگانِ اہلِ چشت

اس میں آٹھ اکابر حضرات چشت کے ملفوظات درج ہیں اور ان کے پڑھنے سے برکات الٰہی نازل ہوتے ہیں۔ بہت بڑی کتاب ہے ناظرین کی آگاہی کے لئے ملفوظات درج ذیل ہیں:-

(۱) ملفوظات خواجہ خواجگان حضرت عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ مرتبہ خواجہ غریب نواز اجمیری قدس سرہٗ (۲) ملفوظات حضرت خواجہ بزرگوار خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ مرتبہ حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ۔ (۳) ملفوظات حضرت خواجہ خواجگان خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رضی اللہ عنہ تصنیف حضرت بابا فرید الدین گنجشکر اجودھنی رحمۃ اللہ علیہ (۴) ملفوظات حضرت زہد الانبیا سراج الاولیا بابا فرید الدین گنجشکر اجودھنی چشتیؒ مرتبہ حضرت خواجہ غریب نواز محبوب الٰہی بدایونیؒ (۵) ملفوظات حضرت بابا فرید الدین گنجشکرؒ مرتبہ حضرت بدر الدین اسحاق غزنویؒ (۶) ملفوظات حضرت محبوب الٰہی خواجہ غریب نواز محمد نظام الدین بدایونی تصنیف حضرت طوطی ہند امیر خسرو دہلویؒ (۷) ملفوظات حضرت خواجہ غریب نواز محبوب الٰہی محمد نظام الدین بدایونیؒ تصنیف بلبل ہندوستان خواجہ حسن دہلویؒ (۸) ملفوظات سراج الملۃ والدین خواجہ خواجگان محمد نصیر الدین چراغ دہلوی خلیفہ اعظم حضرت محبوب الٰہی علیہ الرحمۃ مرتبہ حضرت حبیب اللہ صاحبؒ۔ ان آٹھ ملفوظات کے علاوہ اس کتاب کے اخیر پر اوراد نصیریہ الموسوم بہ دُرِّ دل بھی شامل کیگئی ہے تاکہ محبان صادق اور طالبان حق کو ان اوراد کا پتہ لگجاوے جو حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے وظائف میں تھے نہایت عمدہ کتاب طبع کی گئی ہے بہت بڑی ضخامت۔ خوشخط اعلےٰ کاغذ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

ملنے